1284

تحفہ شادی

THE MARRIED LIFE

مہتہ سیتارام دت کویراج آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

راولپنڈی کے مشہور معالج
متعدد طبی و اخلاقی کتب کے مشہور مصنف
بنگال سے سند یافتہ

مہتہ سیتارام دت کویراج

کے

آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

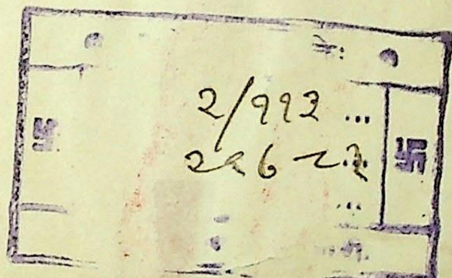
کی

مفید عام ادویات۔ آلات و ہر دلعزیز کتب سے
جسمانی و اخلاقی فائدہ اٹھاؤ

ڈاکٹر پانی
ڈاکٹر کلام
تحفہ شادی
اتالیق صحت


چشمۂ زندگی تصویرہ تحفۂ شادی
نظامِ عصبی
یا
نروس سسٹم
The Nervous System




2/112 ...
२६८८३

ضمیمہ خاوند بیوی

تحفہ شادی

(دوسرا ایڈیشن)

مصنفہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج

مصنف

ضمیمہ زندگی - طبی شور - قانون فضیلت - تحفہ خاوند - تحفہ بیوی

موجد

آدیبہ ر



گیلانی الیکٹرک پریس لاہور

قیمت مجلد ۱۲/

شکریہ و شکایت

میں اپنے اُن معزز دوستوں اور عزیزوں کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے میری پرارتھنا پر یا از خود تحفہ شادی کے پہلے ایڈیشن کے متعلق اپنے اصلاحی نوٹ اور ریویو ارسال فرمائے۔ چنانچہ پنڈت رام سرن صاحب شرما منشی فاضل اور شریمان لالہ جگن ناتھ صاحب کمال کرتا پوری بی۔اے منشی فاضل ادیب فاضل اور ڈاکٹر فضل حسین صاحب پرنسپل ہومیو پیتھک کالج نے خاص طور پر ایک ایک لفظ کو بغور دیکھ کر اپنے نوٹ ارسال کئے ہیں علاوہ ازیں میں اُن شاعران نامدار کا بیحد مشکور ہوں جنہوں نے اپنے ریویو بھجواتے وقت قابل قدر خیالات کا اظہار اشعار میں کیا ہے ۔

مجھے چند معززین سے اس امر کی سخت شکایت ہے کہ اُنھوں نے اس کتاب کے متعلق اپنا فرض قطعاً ادا نہیں کیا۔ میں نے بارہا اُن کو لکھا کہ یہ کتاب پبلک کی کتاب ہے۔ اور اس پر ریویو کرنا آپ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ کتاب لاکھوں نوجوانوں اور شادی شدہ اشخاص کے ہاتھوں میں جائیگی۔ اور بفرض محال اگر اسمیں کوئی بیان یا طرز اخلاق کیلئے خطرناک ہو تب اس کی ذمہ واری آپ پر ہے لہٰذا اس کتاب کو مصنف کیخاطر ملاحظہ نہ کریں۔ بلکہ آنیوالے ہفتوں مہینوں اور سالوں میں آپکے لڑکوں پوتوں اور عزیزوں نے ہی اسکو پڑھنا ہے۔ انکی صحیح رہنمائی اور حفاظت کیلئے اسکو بغور مطالعہ کر کے اپنی رائے دینا آپکا پہلا فرض ہے خواہ وہ رائے کتاب کے حق میں ہو خواہ اس کے برخلاف۔ دونوں صورتوں میں آپکی رائے ضروری اور مفید ہے مگر افسوس کہ مجھے مایوس ہونا پڑا۔ اب دوسرا ایڈیشن پھر اسی مدعا کے لئے انکی خدمت میں ارسال ہوگا۔ کاش کہ وہ اب بھی اپنے فرض کو محسوس کر کے مجھے مشکور کریں ۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء سیتا رام دت

فہرست مضامین

نام مضمون	صفحہ	نام مضمون	صفحہ
شکریہ و شکایت	۲	شرائط و طریق سماگم	۱۲۷
فہرست مضامین	۳	ممنوع عورت	۱۲۸
دوسرے ایڈیشن کا دیباچہ (میری کامیابی)	۷	گربھادھان کی تیاری اور طریق	۱۲۹
نامور شاعروں اور دوسرے معززین کے ریویو	۱۰	جذبہ شہوت کی فلاسفی	۱۳۲
نذریا بھینٹ۔ ضروری ہدایت	۱۸	شادی کی فضیلت اور احتیاطیں (پانچواں باب)	۱۴۴
پہلے ایڈیشن کا دیباچہ	۱۹	بیاہ کی فضیلت	۱۴۶
تمہید۔ کام کی فضیلت تعلیم کی ضرورت	۲۴	نظم	۱۴۸
پودوں میں پرلطف شادیاں اور ملاپ (پہلا باب)	۳۴	عمر	۱۵۰
حیوانات میں جذبہ نسلی کے مشاہدات (دوسرا باب)	۴۵	خاندانی و شخصی صحت اور حالات	۱۵۱
انسان کی تناسلی بناوٹ باتصویر (تیسرا باب)	۵۴	نزدیکی رشتوں میں شادیاں	۱۵۳
ویریہ یا منی کی پیدائش	۵۸	دائمی و عارضی شادیاں اور طلاق	۱۵۶
حفاظت منی کی فضیلت	۶۳	ایک یا زیادہ شادیاں	۱۶۱
ویریہ کی کیمیائی بناوٹ	۸۹	بے میل و ممنوع شادیاں	۱۶۲
خون حیض	۱۰۱	بچپن کی شادی	۱۶۳
گربھادھان یا جذبہ نسل کا قدرتی استعمال	۱۱۲	بڑھاپے کی شادی	۱۶۴
حیوانات میں گربھادھان	۱۱۳	نظم	۱۶۷
انسان کی گراوٹ	۱۱۸	مریضوں کی شادیاں	۱۶۸
انسان میں گربھادھان ودھی	۱۲۰	غریبوں کی شادیاں۔ ان پڑھوں کی شادیاں	۱۶۹
آداب صحبت بطریق اسلام	۱۲۳	مذہبی کام کرنیوالوں کی شادیاں	۱۷۲
ہدایات صحبت بطریق شاستر	۱۲۴	کام شاستروں میں بتلائی بے میل شادیاں	۱۷۳

فہرست مضامین	صفحہ
فرائض نامہ شادی خانہ آبادی	۱۷۷
رسومات شادی	۱۷۸
والدین کا اپنی لڑکی اور داماد کو اپدیش	۱۸۰
نظم	۱۸۵
شادی کے بعد میکے سے رخصت ہو کر سسرال جانا	۱۸۷
فرائض نامہ دلھن ساس کی نصیحت آمیز گفتگو	۱۸۹
نئی دلھن کا جواب	۱۹۲
نصیحت نامہ دلھن	۱۹۴
رہنما دولھا دلھن ساتواں باب	۱۹۷
خاوند بیوی کی ملاقاتیں - پہلی ملاقات	۱۹۸
خاوند کی اپنی رفیق زندگی سے محبت آمیز گفتگو	۲۰۱
دوسری ملاقات یا دوسری رات	۲۰۳
تیسری پاکیزہ ملاقات یا گربھادھان کی رات	۲۰۴
مشورہ وہدایات احتیاط متعلقہ حیض	۲۰۶
شادی سے پہلے تیاری	۲۰۷
ملاقات کا کمرہ اور وقت آخری ہدایت	۲۰۹
رہنما جوانی آٹھواں باب	۲۱۰
جلق یا مشت زنی	۲۱۵
اغلام یا بچہ بازی	۲۱۶
زنا یا پراستری گمن	۲۱۷

فہرست مضامین	صفحہ
رنڈی بازی	۲۱۸
خیالی شہوت	۲۲۰
رہنمائے برہمچریہ نواں باب	۲۲۲
منی کی حفاظت	۲۲۳
غذا	۲۲۴
روزہ ورت یا فاقہ محافظ برہمچریہ	۲۲۵
بستر اور لباس	۲۲۶
تیل صابن خوشبودار عطر - خوشبودار پانی	۲۲۸
گانا بجانا کھیل تماشہ سینما تھئیٹر	۲۳۰
گھوڑے اونٹ کی سواری خاص ورزشیں	۲۳۳
والدین کو ہدایت	۲۳۵
مجردوں کا پروگرام (دسواں باب)	۲۳۶
جلد سونا سویرے اٹھنا	۲۳۷
ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا	۲۳۹
غسل کے متعلق ہدایات	۲۴۱
جسمانی دماغی اور روحانی شغل	۲۴۴
نیک صحبت - یوگ - نیک مطالعہ	۲۴۶
لب لباب یا نتیجہ	۲۴۸
اشتہارات: تحفہ خاوند، تحفہ بیوی، چشمہ زندگی، کرشمہ طاقت، فہرست وغیرہ	۲۵۰

دوسرے ایڈیشن کا دیباچہ

تحفہ شادی کا پہلا ایڈیشن تین ماہ کے اندر ختم ہوگیا تھا دوسرا ایڈیشن دیر سے چھپ رہا ہے کیونکہ یہ از سر نو لکھا گیا ہے اور اس میں جگہ بہ جگہ ترمیم اور اصلاح کی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی میں بھی یہ دوسرا ایڈیشن بہتر تیار ہوا ہے۔ اس کا حجم بھی بڑھ گیا ہے۔ باوجود اِن خوبیوں کے رفاہ عام کے خیال سے قیمت میں کوئی بیشی نہیں کی گئی ۔

میری کامیابی

ظاہراً کسی کتاب کا مفید اور عمدہ ہونا اس کی زیادتی اشاعت سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات ہر موقعہ پر درست نہیں ہے بہت سے ناول اور اخلاق سوز کتابیں بھی مقبول ہوتی رہتی ہیں اور ان کے کئی کئی ایڈیشن بھاری تعداد میں چھپتے اور بکتے ہیں۔ بعض کتابیں محض اشتہارات کی وجہ سے بکتی ہیں۔ حالانکہ ان کے مضامین میں کوئی خصوصیت نہیں ہوتی۔ لیکن بار بار کے اشتہارات سے لوگوں کا دماغ متاثر ہو جاتا ہے۔ اور وہ خریدار بننے پر مجبور ہو جاتے ہیں گویا کتابوں کے مصنف اور مؤلف اپنی اپنی کامیابی کے کئی معیار سمجھتے ہیں اور سب سے زیادہ معیار عام طور پر فی زمانہ کسی کار و بار میں مالی فوائد کا سمجھا جاتا ہے۔ مالی کامیابی کی جد و جہد نے بیشمار انسانوں کو گمراہ کر رکھا

ہے - لوگ سگرٹ - شراب - تمباکو اور گوشت کے بیوپار سے ہزارہا روپیہ کما رہے ہیں - ملازم پیشہ اصحاب رشوت سے مالا مال ہو رہے ہیں - عصمت فروش پیشہ ور عالیشان عمارتیں بنوا رہے ہیں - ناول نویس اور سینما کی حیا سوز تصاویر کے نقاش اور آرٹسٹ لکھ پتی بن گئے ہیں - بے رحم چور اور ڈاکو شریف اور بھلے مانس لوگوں کے گلوں پر خنجر رکھ کر اندھیری رات میں ڈاکہ زنی کر رہے ہیں اور لوٹ کا مال دبا کر کرسی نشین چوہدری بن گئے ہیں - علمی ڈاکو عقل کے پھندے میں انجانوں کو پھنسا رہے ہیں - اسی طرح کے بیشمار ناجائز طریقوں سے روپیہ کمانا بڑائی اور کامیابی سمجھا جا رہا ہے - لیکن کیا اس قسم کی کامیابی انسان کیلئے راحت اور فخر کا باعث ہو سکتی ہے ؟ روپیہ اچھے کاموں سے بھی حاصل ہوتا ہے اور بُرے کاموں سے بھی لیکن بُرے کاموں سے آیا ہوا روپیہ بیماری اور دُکھ کا باعث ہوتا ہے جو شخص روپیہ کمانے یا اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے لئے تناسلی مضامین پر کوئی بیہودہ ناول یا غلط اور حیا سوز طریق پر کوئی کتاب لکھ دے اور ایسی تصاویر کی نمائش کرے - جن سے لوگوں کا اخلاق خراب ہو - مذاق بگڑے اور جذبات بھڑک اُٹھیں اور وہ اپنی ایسی کتب پر فخر کرے - تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی اشاعت سے آیا ہوا روپیہ جلد یا بدیر تباہ کن بربادی میں ختم ہو جائے گا ؛

نہ تو مجھے اپنی کتب کی اشاعت کی زیادتی پر فخر ہے اور نہ ہی انکے ذریعہ لوگوں کو متاثر کر کے روپیہ کمانے کا خیال ہے - میرا مدعا خاص و عام کے مذاق کو پاکیزگی کی طرف بدلنا ہے - اور میں اسی

میں اپنی کامیابی سمجھتا ہوں ٭

میری خوشی

مجھے اس امر سے راحت ملتی ہے۔ جب میں بیشمار لوگوں سے سنتا ہوں کہ تحفہ شادی کا طرز پاکیزہ اور اخلاقی ہے اور اس سے بھی زیادہ مجھے اسوقت خوشی ہوتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریر سے ہدایت پا کر کئی مصنفین نے اپنی اپنی اشتہاری کتابوں اور رسالوں سے بھدے اور اکسانے والے کلمات۔ گندے فقرات اور تصاویر نکال دی ہیں اور آئندہ مزید احتیاط سے کام لے رہے ہیں ٭

مخالفانہ رائے

بعض نازک دماغ معززین نے تحفہ شادی کے نفس مضمون پر ہی مکمل طور پر کتاب کو پڑھے بغیر نقطہ چینی کی ہے۔ ایسے اعتراضوں کا جواب میں نے پہلے ہی دیباچہ اور تمہید میں دیدیا ہے اور پھر یہاں بھی دہراتا ہوں کہ

"شادی شدہ اشخاص اور قابل شادی نوجوانوں کو تناسلی سچائیوں اور اصولوں سے پاکیزہ و سنجیدہ الفاظ میں صحیح تعلیم سے محروم رکھنا گویا قوم کے ساتھ بے انصافی کرنا ہے۔ اور نوجوانوں کو غلط واقفیت کے رحم پر چھوڑ کر گمراہ کرنیکے برابر ہے"

میری اُمید

تحفہ شادی کے مضمون نے جو مقبولیت پاکیزہ طبقہ کے مرد عورتوں میں حاصل کی ہے اِس سے متاثر ہو کر میں نے اِس سلسلہ کی دو اور کتابیں "تحفہ خاوند" و "تحفہ بیوی" کی تیاری کا ارادہ کر لیا ہے۔ میں بے شمار ناظرین سے یہ اُمید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اِن کتابوں کو جائز ہاتھوں میں دیکھ عام گمراہی کو مٹانے میں میرا ہاتھ بٹائیں گے ٭

سیتا رام دت

نادر الشعرا منشی رام سہائے صاحب تمنّاؔ - کوی بھوشن

(ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس) ایڈیٹر "دربار" لکھنؤ

واقعی آپ نے اِس نسخہ بے نظیر سے نوجوانانِ ہند کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے ہر قسم کے مذہبی - اخلاقی اور طبی اصول بھی اِس نسخہ میں شامل ہو کر اکسیر کا کام کرتے ہیں ۔

تحفہ شادی نے روشن کر دیا مہرِ حیات
روشنی اس کی ہے ہر جانب عیان کائنات

یہ کتاب لاجواب از بس مفید عام ہے
نوجوانوں کے لئے اک نسخۂ آرام ہے

ہے پئے وصلِ زن و شوہر ہدایت نامہ یہ
ہے نہیں بے وقت کا کچھ راگ و ہنگامہ یہ

مادہ و نر کی جو قدرت سے ہوئی موجودگی
ہے نمایاں مجمع جاندار کی افزودگی

جب خدا نے آدمی کی نسل کو بخشا شرف
اسکی طاقت بڑھ گئی آفاق میں چاروں طرف

جن کی شادی ہو چکی یا آگے ہونے والی ہے
اُن کے حق میں نسخہ یہ کب فائدونسے خالی ہے

اِسمیں گر بھاد ہان کی بھی درج ہے ہر اک ودھی
گر لکھوں تشریح میں تقریظ ہو گی طول بھی

الغرض یہ نسخہ بہر نفع مخلوقات ہے
مہنتہ سیتارام کویراج کی کیا بات ہے

قابلیت اور لیاقت سے جو لکھی ہے کتاب
فی الحقیقت ہے مفید و بیمثال و لاجواب

جابجا آگاہی مطلب کو تصویریں بھی ہیں
فائدہ شادی کا ہو جس سے وہ تدبیریں بھی ہیں

صاف چھاپا کاغذ اعلیٰ خوشخطی مرغوب ہے
ہے مجلد صورت اسکی خوب خوش اسلوب ہے

دل فدا اس شمع پر جب صورت پروانہ ہے
قیمت ایسے نسخہ نادر کی بارہ آنہ ہے۔

اے تمنّاؔ خانہ آبادی کے جو ہیں خواستگار
تحفہ شادی طلب کر لیں نہ ہو کچھ اس میں عار

ے علمی دنیا میں آپ ایک ممتاز شخصیت رکھتے ہیں - ۱۰۰ سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں - باوجود ۷۷ سال کی عمر کے علمی سیوا کر رہے ہیں ۔

نظم تاریخ برائے کتاب تحفۂ شادی

از

جناب لالہ جگن ناتھ صاحب کمالؔ بی۔ اے۔ کرتارپوری

شاگرد جناب استادِ زمان جناب پنڈت لبھورام صاحب جوشؔ ملسیانی

جنداا ے حکیم سیتا رام — منبعِ چشمۂ رفاہِ عام

کیا ہی عمدہ کتاب لکھی ہے — بات ہر لاجواب لکھی ہے

شاستر ہے تیری کتاب نہیں — تیری تصنیف کا جواب نہیں

اس کے ہر لفظ میں ہے رمز نہاں — قابل داد ہے طریقِ بیاں

اس میں ہر نقطہ ایک نکتہ ہے — اسکا ہر حرف حرفِ اعلیٰ ہے

رہنما ہے مجردوں کے لیے — راہ بر ہے یہ غافلوں کے لئے

رسمِ تزویج کا بیان اس میں — زوج و زوجہ کی داستاں اس میں

ذکر ہے رشتۂ محبت کا — سلسلہ ہے یہ پاک الفت کا

سارے پوشیدہ راز کھولدیئے — لعل و زر کوڑیوں کے مول دیئے

ابکسی راز پر نقاب نہیں — اب کہیں پردہ و حجاب نہیں

عمدگی میں کوئی کلام نہیں — کام یہ ہر کسی کا کام نہیں

خوب ہے نام تحفۂ شادی — یعنی ترکیب خانہ آبادی

یہی گنجینۂ نصیحت ہے — جس کی ہر ایک کو ضرورت ہے

چھوڑ تعریف کا خیال اب تو — فکر تاریخ کر کمالؔ اب تو

جب لیا سال عیسوی کا نام

لکھ دیا یہ "چراغِ سیتا رام"

۱۹۳۱

تحفہ شادی کے تعریفی خطوط

رائے بہادر لالہ جسونت رائے صاحب ایم۔ اے ڈسٹرکٹ سشن جج بہادر گوجرانوالہ "تحفہ شادی کا پاکیزہ مضمون واقعی قابل قدر ہے"

لالہ سائنداس صاحب ایم۔ اے پرنسپل دیانند کالج لاہور۔ آپ کا منشاء تحفہ شادی لکھنے کا قابل تعریف ہے

تقدس مآب مشہور علامہ جناب پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف۔ دعا کی جاتی ہے کہ تحفہ شادی کی اشاعت زیادہ ہو تا کہ مخلوق کے لئے فائدہ مند ثابت ہو

فخر قوم جناب ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما موجد امرت دھارا لاہور۔ آجکل اس مضمون پر ایسی کتب لکھی جاتی ہیں جو خواہشات کو بھڑکاتی ہیں۔ آپ نے یہ تحفہ شادی پاکیزہ دماغوں کے لئے لکھا ہے تاکہ وہ ضروری واقفیت حاصل کر کے جسمانی و روحانی خوشی کو قائم رکھیں

استاد منطق حکیم حاجی حافظ عبدالحق صاحب ایڈیٹر اہل سنت والجماعت امرتسر۔ تحفہ شادی مفید معلومات اور طبی مشوروں کا مجموعہ خاوند بیوی کا رہنما ہے۔ ہر ایک نوجوان کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے

ویدبھوشن پنڈت گورداس رام صاحب بھاردواج رس شاستری جنرل سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی نمائش لاہور مرد عورت کے تعلقات کو صحیح معنوں میں ظاہر کرنا ایک ضروری فرض تھا جس کو تحفہ شادی میں ادا کیا ہے۔ ہدایات واقعی علم طب کے مطابق۔ کتاب

نہایت مفید و مکمّل ہے ؞

جناب شیخ غلام نبی صاحب ہوس ہولڈ اسسٹنٹ وائسرائے کیمپ انڈیا۔ دہلی۔ آپ نے تحفہ شادی لکھ کر پبلک پر بالعموم اور نوجوانوں پر بالخصوص بہت بڑا احسان کیا ہے ؞

پروفیسر شو شرما صاحب ممتحن آیوروید آچاریہ آل انڈیا آیورویدک مہامنڈل ریلوے روڈ لاہور۔ میرے علم میں یہ پہلی کتاب ہے جو نازک تناسلی مضمون کو پاکیزگی سے سمجھاتی ہے۔ آپ نے سائنس کو اخلاق سے۔ رواج کو پوترتا سے اور صداقت کو بے ضرر طور پر قابل مبارک کامیابی سے ملا دیا ہے ؞

شریمان لالہ دلیسراج جی یکتا بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل گوجرانوالہ اس اہم مضمون کو ایسے سنجیدہ اور دلچسپ پیرایہ میں ادا کرنا آپ ہی کا حصّہ ہے۔ میں نے اس مضمون پر پہلے بھی کتابیں پڑھی ہیں۔ مگر سچ کہتا ہوں۔ کہ اِن میں نوجوانوں کے لئے ہدایات مناسب الفاظ میں درج نہیں ہیں۔ وہ بجائے کارآمد ہونے کے اُلٹا بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ آپ نے اِس امر کا خاص خیال رکھا ہے اور ہر ہدایت کے لئے موزوں اور سنجیدہ الفاظ استعمال کئے ہیں ؞

خوب لکھّا ہے تحفہ شادی

نوجوانوں کو خضر راہ بن کے ؎ راہ دکھاتا ہے تحفہ شادی
ازدواجی سے مدّعا کیا ہے؟ ؎ یہ بتاتا ہے تحفہ شادی
سچ تو ہے کہ اس زمانے میں ؎ اِک مسیحا ہے تحفہ شادی
وقتِ شادی یہ دیدو جوڑی کو ؎ سب سے اچھا ہے تحفہ شادی
ہے مبارک کا مستحق یکتاؔ ؎ جس نے لکھا ہے تحفہ شادی

شری یان ودیا ساگر صاحب ایم - اے ایڈوکیٹ ہائیکورٹ
لاہور - تحفہ شادی نوجوانوں کے لئے ضروری - سنجیدہ اور عملی ہدایات دیتا ہوا مضمون کے اخلاقی پہلو کو ہر حالت میں مدِ نظر رکھتا ہے - اصلی مضامین پر یہ نایاب کتاب ہے ؁

پروفیسر ڈاکٹر سدھیشور شاستری ایم - اے پرنس آف ویلز کالج جموں - تحفہ شادی درحقیقت بڑی دلچسپ اور مفید کتاب ہے نوجوانوں کو اسکا پڑھنا ضروری ہے ؁

پروفیسر گوبند رام صاحب سیٹھ ایم - اے ڈی - اے وی کالج کانپور - تحفہ شادی کی اشاعت پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں - یہ کتاب جہیز میں دینے کے قابل ہے برہمچریہ پر خاص زور دیا گیا ہے جو بہت ضروری تھا ؁

پروفیسر کرشن کمار صاحب ایم - اے دیانند اینگلو ویدک کالج کانپور - آپ نے واقعی ایک اہم ضرورت کو مدِ نظر رکھ کر یہ کتاب مکمل کی ہے - اور اپنا پاک فرض انجام دیا ہے ؁

شری یت شنگن چندر روشن بی - اے - ایل - ایل - بی وکیل پانی پت
آپ نے جس خوبصورتی و متانت کے ساتھ حیات انسانی کے اہم ترین مضمون کو بذریعہ تحفہ شادی کوزے میں بند کیا ہے - میں اس کی کامیابی پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں - طرزِ تحریر نہایت پاکیزہ اور دلکش ہے اور نفسِ مضمون نوجوانوں کے لئے نہایت موزون ہے

تحفہ شادی خوب ہے سندیش | مسئلے زندگی کے ہیں درپیش
کیوں نہ ہوں اس سے جان و دل روشن | اس سے ملتا ہے قیمتی اُپدیش

لالہ منوہر لال صاحب طالب بی - اے - ایل - ایل - بی وکیل چکوال - نہایت سادہ الفاظ میں مطلب کی باتیں لکھی ہیں نوجوانوں

کے لیئے اِن کا مطالعہ نہایت منفعت بخش ہے

کام کی باتیں ہیں لکھی اِس لیئے اِس قدر مشہور دوراں ہو گیا
رہنمائی کا کیا ہے حق ادا رہنمائے نوجواناں ہو گیا
جس نے دیکھا بن گیا طالب وُہی بادل و جاں اسکا خواہاں ہو گیا

شریمان لالہ لاڈلی صاحب لائق - ایم - اسے - ایل - ایل بی ایڈوکیٹ اٹاوہ - آپ کی کتاب تحفہ شادی واقعی لاجواب ہے

تحفہ شادی بنا کر بے نظیر و بے مثل
رکھ دیا ہے سامنے آئینہ حُسنِ عمل

ہیں کہاں الفاظ وہ جن سے مبارکباد دیں
آپکو دیں بھی تو کہیئے کس طرح سے داد دیں

خضر کی صورت ہے ہر انسان کا یہ رہنما
اس کو ہم "قانون شادی" گر کہیں تو ہے بجا

اس کو پڑھ کر کیوں نہ ہو مدّاح ہر پیر و جواں
اِس کے ہر مضمون میں ہے لطفِ عیش جاوداں

حل کیئے کس سادگی سے مشکلاتِ ازدواج
کھول کر رکھدی ہے ساری کائناتِ ازدواج

صفحہ صفحہ پر ہے چھائی وہ نصیحت کی بہار
جس پہ نیسانِ مضامین کے ہیں سب موتی نثار

نوجوانوں کو بنا کر راستی کا راستہ
خُوب سمجھایا ہے اِس میں زندگی کا فلسفہ

کام دنیا میں کیا ہے واقعی یہ کام کا
حشر تک زندہ رہے گا نام سیتارام کا

اخبارات کے ریویو

ہندوستان ٹائمز۔ دہلی نہایت ضروری اور پیچیدہ تناسلی مضمون پر سلیس عبارت میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور نوجوانوں کے لئے نہایت قیمتی واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے ۔

پرتاپ لاہور۔ فی الحقیقت یہ ایک تحفہ ہے بمضمون کو اِس خوبی سے ادا کیا ہے۔ کہ کئی بار پڑھنے کو جی کرتا ہے ۔

ملاپ لاہور۔ مہتہ جی نے تحفہ شادی لکھ کر نوجوانوں پر بڑا بھاری احسان کیا ہے ۔

انقلاب لاہور۔ کتاب کیا ہے۔ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے

آریہ ویر لاہور۔ نوجوانوں کا سچا رہنما اور مونس ہے ۔

سوداگر گزٹ لاہور۔ شادی شدہ اشخاص کیلئے فی الواقع تحفہ ہے

ریاست دہلی۔ بعض حصے خالص اور اخلاقی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ کتاب کافی اہتمام کے ساتھ شائع ہوئی ہے ۔

اگروال ہتیشی لاہور۔ بازار میں اخلاق کو خراب کرنیوالی جو کتابیں فروخت ہو رہی ہیں۔ اُن کے خراب اثرات کو جو نوجوانوں کی زندگیوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ یہ کتاب اُن اثرات کو زائل کرنے والی ثابت ہوگی ۔

کرانتی لاہور۔ بہت مفید واقفیت دی ہے۔ نہایت سنجیدگی سے لکھی گئی ہے

رہنمائے تعلیم لاہور۔ دوسری کتابوں سے اِس تحفہ میں یہ فرق نمایاں ہے۔ کہ جذبات نفسانی کو بھڑکانے اور نوجوانوں کو غلط

راستہ پر ڈالنے والا مسالہ اس میں موجود نہیں - بلکہ خانہ داری کے جملہ
امور - اصول و قواعد پر نہایت متانت و سنجیدگی سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

پارس لاہور - طرز بیان بیحد متین سنجیدہ اور سادہ ہے - نوجوان مرد
عورتوں کے لئے اس نصیحت آموز کتاب کا مطالعہ بیحد فائدہ بخش ہے -

ہندو لاہور - ایڈیٹر شریان بھائی **پرمانند** صاحب ایم - اے وشری
بیت دھرم دیپر - بیحد نفیس ہے - اس کے مضامین صاف اور عام فہم
اور نہایت موثر ہیں - نوجوانوں کے لئے عمدہ جذبات کا ایک مرقع ہے۔

مشیر الاطبا لاہور - (ایڈیٹر جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی زبدۃ الحکما
پرنسپل طبیہ کالج لاہور) لائق مصنف نے شادی شدہ مردوں اور عورتوں
کے لئے لکھی ہے - خاص طرز میں ضروری ہدایات درج کی گئی ہیں اس
کا مطالعہ ضرور نفع بخش ہوگا۔

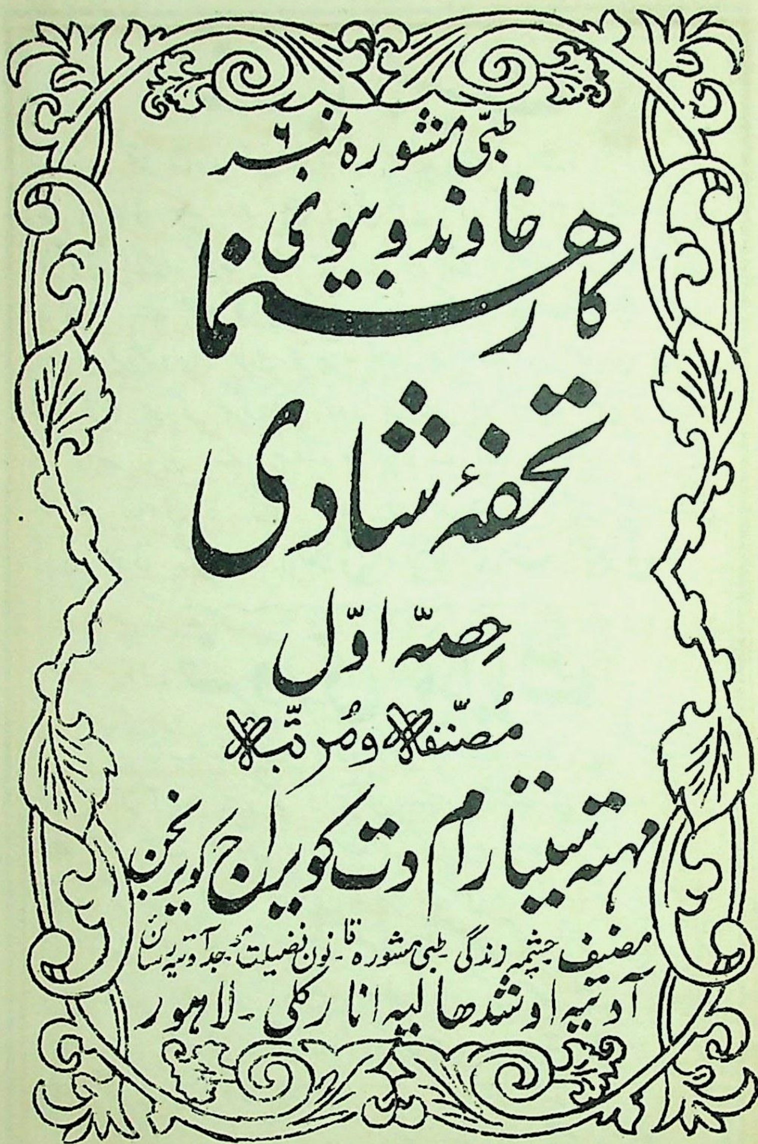
آیورویدسندیش لاہور - (دیانند آیوروید کالج کا دو ماہی
ہندی رسالہ جو پرنسپل کالج کی زیر ایڈیٹری شائع ہوتا ہے) تحفہ شادی
لکھ کر اس مضمون کی کتابوں کے (جذبات شہوانی کے بھڑکانے والے) طرز
تحریر میں بہت سدھار کیا ہے - اور اس بیحد ضروری مضمون کو نہایت
سنجیدگی احتیاط اور دانائی سے واضح کیا ہے - کتاب کی چھپائی - لکھائی
کاغذ - تصاویر سب ہی قابل تعریف ہیں اور ہم مہتہ جی کو اس پاکیزہ کامیابی
کے لئے مبارک دیتے ہیں اور پرارتھنا کرتے ہیں کہ اس آدرش (شادی
یا خانہ داری زندگی کا ویدک سچا معیار یا کسوٹی) کتاب کا ہندی ایڈیشن
بہت جلد شائع کریں۔

قدرتی معالج لاہور - ایسی کتاب آج تک ہندوستان کے
کسی دماغ نے پیش نہ کی - اس بے نظیر کتاب کا طرز بیان نہایت
پاکیزہ اور سنجیدہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ایک ضروری ہدایت

یہ کتاب تحفہ شادی کن لوگوں کو مطالعہ کرنی چاہیئے

۱ - نئے یا پرانے شادی شدہ مرد عورتیں خواہ بے اولاد ہوں یا صاحب اولاد تاکہ خود رہنمائی حاصل کریں اور اولاد کو حفاظت سے رکھ سکیں ۔ ۲ - عنقریب شادی کرانے والے نوجوان مرد عورتوں کو اس کتاب کا مطالعہ بڑے غور و خوض سے کرنا چاہیئے ۔ تاکہ کئی قسم کی گراوٹوں ۔ غلط تعلیم ۔ سنی سنائی بے بنیاد و گمراہ کرنے والی باتوں کے نقصان دہ نتائج سے بچ سکیں ۔ ۳ - شادی شدہ یا غیر شادی شدہ مرد عورتیں جو اس سے پہلے اس مضمون پر کوئی بازاری کتاب پڑھ چکے ہوں خصوصیت سے اس کے مطالعہ کی انہیں سفارش کرتا ہوں ۔ ۴ - جوان مجردوں سادھوؤں - برہمچاریوں اور جوان طالب علموں کو تاکہ برہمچریہ کی فضیلت سے اور مجردوں کے پروگرام سے واقفیت حاصل کر سکیں ۔



طبی مشورہ نمبر ۶

خاوند و بیوی

کا رہنما

تحفۂ شادی

حصہ اول

مصنفہ و مرتبہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج کویرتن

مصنف چشمۂ زندگی۔ طبی مشورہ۔ قانون فضیلت۔ جدید آتیہ سائنس

آدیہ اوشدھالیہ انارکلی۔ لاہور

کیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام مہتہ سیتا رام دت پرنٹر و پبلشر چھپکر لاہور انارکلی سے شایع ہوا

دوسرا ایڈیشن ... قیمت

نذرِ یا بھینٹ

یہ کتاب تحفہ شادی اُن نوجوانوں اور شادی شدہ اصحاب کی نذر کی جاتی ہے - جو اپنی زندگی میں اس تلاش میں تھے - کہ اُن کو کوئی ایسی کتاب ملے جو اُن کی صحیح رہنمائی کر سکے - لیکن بد قسمتی سے جن کتابوں کو وہ اب تک مطالعہ کر چکے ہیں - اُن کی غیر ذمہ وارانہ طرز تحریر - غلط ہدایات اور تجارتی اغراض سے گمراہ ہو کر سرگرداں اور پریشان ہو رہے ہیں - یقیناً یہ کتاب اُن کے پراگندہ خیالات اور جذبات کو پاکیزہ بنا کر شادی کا حقیقی مدّعا اور قدرت کا اصلی مقصد واضح کرتی ہوئی طبی و اخلاقی رہنما ثابت ہو گی ؎

ضروری ہدایات

اس کتاب سے پورا فائدہ اُٹھانے کے لئے میں نصیحت کرتا ہوں - کہ آپ اس کو درمیان سے پڑھنے کی بجائے شروع سے آخر تک سلسلہ وار مطالعہ کریں - خصوصاً دیباچہ اور تمہید کو پہلے ضرور پڑھیں - نیز تناسلی اعضاء زنانہ و مردانہ کی تشریح اور بیان کو غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز نہ کریں - بلکہ اس کو دو تین دفعہ پڑھ کر سمجھ لیں - کیونکہ بہت سی ضروری واقفیت اور خاص ہدایات ہم نے مصلحتاً اسی تشریح میں دی ہیں ؎

خیر اندیش

سیتا رام دت

دیباچہ

سوزِ دل لاؤں زباں پر تو زباں جلتی ہے
اور اگر ضبط کروں روحِ رواں جلتی ہے

میری ہمدردی کے مستحق نوجوانو اور شادی شدہ مرد عورتو
کچھ عرصہ ہوا۔ میرے دل میں ایک درد اٹھا۔ اور اس نے مجھے بیتاب کر دیا۔ میں نے اس کو برداشت کیا۔ ضبط کیا اور بیحد روکنے کی کوشش کی۔ مگر یہ درد اس قدر زبردست تھا۔ کہ اس نے مجھے متواتر بے چین رکھا اور اس بے چینی نے میرے دماغ میں سخت جلن پیدا کر دی۔ ایک طرف نوجوانوں اور شادی شدہ مرد عورتوں کی صحیح طبی و اخلاقی رہنمائی کا خیال میرے دماغ پر قبضہ کئے ہوئے تھا۔ اور دوسری طرف میرا ذاتی پروگرام میرے دل کو بیقرار کر رہا تھا۔ میں نہ چاہتا تھا۔ کہ جس مضمون کو میں نے آج سے بیس سال پہلے چشمہ زندگی کے نام سے کتابی شکل میں شائع کر دیا تھا۔ اُسی مضمون کو پھر کسی دوسری صورت میں احاطہ تحریر میں لاؤں۔ بلکہ میری دلی خواہش یہ تھی کہ اپنے موجودہ کاروبار سے قطعاً فارغ ہو کر اُس روحانی پروگرام کو جسے میں نے سالہا سال سے اپنے دیگر تجارتی مشاغل کے ساتھ ساتھ قانونِ فضیلت کی صورت میں جاری

کر رکھا تھا - مکمل کروں - اور اپنی زندگی کے انتہائی مقصد میں لگ جاؤں ؛

ایک روز میں نے عالم خیال میں بیٹھے ہوئے ایک بھیانک نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا - کہ انسانی جماعت کے کثیر التعداد مرد عورت - خوبصورت اور بے گناہ بچوں کے گلے کے گلے شادی کی قربان گاہ پر بے رحم علمی جلادوں اور ڈاکوؤں کے دو دھارے کُند خنجروں سے بیدردی کے ساتھ ذبح کیئے جا رہے ہیں - میں اِس خونی نظارہ کو دیکھ کر کانپ اُٹھا - میرا دل میرے دماغ کے ساتھ شامل ہو گیا - اور میں اِس بڑھاپے میں اِس کتاب کو لکھنے کے لئے تیار ہو گیا ؛

تناسلی مضامین پر انگریزی - ہندی - اُردو وغیرہ زبانوں میں لکھی ہوئی نئی اور پُرانی - علمی اور اشتہاری بہت سی کتابوں کا میں نے مطالعہ کیا - اور ان کے ضروری اور غیر ضروری - مفید اور غیر مفید ہونے پر غور کیا اور بہت سے سنجیدہ - تجربہ کار بزرگوں سے تبادلہ خیالات کیا - نیز ایسی کتابوں کے پڑھنے والے باریک بین جوانوں اور فہمیدہ و سمجھہ دار دماغوں پر ایسی تعلیم کے مختلف اثرات کو نوٹ کیا - تب میں اِس نتیجہ پر پہنچا - کہ جہاں تناسلی مضامین پر ناواقفیت اور لاعلمی نے خطرناک نتائج پیدا کیئے ہیں - وہاں ان کے بے وقت - بے جا اور غلط طرز تحریر سے دیئے ہوئے علم نے بھی کچھ کم نقصان نہیں کیا ؛

پرانے سنسکرت کے کوک اور کام شاستروں اور اُن کی طرز پر لکھی ہوئی ہندی کتابوں میں اِس مضمون پر خاص حد تک ضروری اور مفید واقفیت دی گئی ہے۔ لیکن ان کے اندر بعض ایسی باتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ جن کے بیان کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ کام شاستروں کے اِن دو رُخے اور رنگین بیانوں نے شادی کے مدعا اور معیار کو ہی گرا دیا ہے۔ اور روحانیت و انسانیت کو ہی مٹا دیا ہے۔ اِن کتابوں کا طرزِ بیان اور تشریح کچھ اِس قسم کی ہے۔ کہ اِن کے مطالعہ سے جذبۂ شہوت میں غیر قدرتی اکساہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور شادی اور سماگم کو پاکیزگی کے درجہ پر برقرار رکھنے کی بجائے محض عیش وعشرت کا ذریعہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کام سوتروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے مرتب کرنے والے محققوں نے اِس مضمون پر زیادہ تر اُن لوگوں کے تجربات کو قلمبند کیا ہے۔ جن کا پیشہ تناسلی وجماعی جذبات کو برانگیختہ کرنا کرانا ہوتا تھا۔ آجکل بھی مغربی اور مشرقی عیاشی کے پرچارک تاجر غیر قدرتی اور گری ہوئی ایجادیں اور تدابیر کھلم کھلا سکھلاتے اور شادی کے اصل مدعا یعنی پیدائش نسل کو پامال کر کے اسے عیاشی کا ذریعہ بنا رہے ہیں ؛

جوانوں اور شادی شدہ مرد عورتوں کو لوٹ کر لینا چاہیئے کہ جذباتِ شہوت کا غیر سنجیدہ۔ رنگیلا

دل کش اور دلربا بیان جو سنسکرت - فارسی - انگریزی وغیرہ کے شاعروں اور ناول نویسوں کی برباد کرنے والی تحریروں میں پایا جاتا ہے - اخلاقی نقطہ نگاہ سے قابل نفرت ہے - اور اسی قسم کے لچر مضامین سے بھرے ہوئے مشرقی اور مغربی گندے خیالات ننگی تصاویر اور سینما کے عشق آمیز اور جذبات شہوانی بھڑکانے والے سین سادہ مزاج اور بیگناہ جوانوں کو تباہ کر رہے ہیں - اور رہی سہی حالت و معیار کو گرا کر مدعا شادی کو مٹی میں ملا رہے ہیں - لعل و گوہر کی طرح محفوظ رکھنے والے جذبۂ شہوت و پریم کو ادویات اور کتابوں کے تاجروں نے اپنی لاعلمی اور ذاتی اغراض سے بسمل و نیم مردہ کر دیا ہے ؛

لوگوں کے مذاق کو بر انگیختہ کرتے - گندے جذبات کو بھڑکانے اور اپنا تجارتی مدعا پانے کے لئے ناولانہ طرز پر اِدھر اُدھر سے جوڑ توڑ کر جو کتابیں اور رسالے مرتب کئے جاتے ہیں - وہ نہایت فضول اور ضرر رساں ثابت ہو رہے ہیں - انہیں خریدنے یا پڑھنے کی بجائے آگ کی نذر کر دینا بہتر ہے - ایسی کتابوں کے چند مفید معلومات اور ہدایات کو زہر میں ملی ہوئی مٹھاس کی طرح مہلک سمجھنا چاہیئے ایسی فضول کتابیں انجان جوانوں کے ہاتھوں میں دینا سخت خطرناک ہے ؛

اس قسم کے مضامین پر علمی طرز اور سنجیدگی سے

لکھی ہوئی تمام کتب و رسائل کی خوبیوں اور ضرورت کو عزت سے دیکھتا ہوا میں یہ لکھنے کی دلیری کرتا ہوں - کہ یہ کتاب بہت سے ضروری امور کی وضاحت اور اپنے طرز تحریر کی خصوصیت سے بالکل نرالی ہے اور اس قسم کی کتاب کی ضرورت کو لازمی جان کر میں نے اس کو شائع کرنا اپنا طبی فرض سمجھا ہے - لہذا پاکیزہ دماغوں کی ضیافت طبع کے لئے خلوص دل سے پیش کرتے ہوئے میں یہ یقین سے لکھتا ہوں - کہ میری یہ محنت شادی شدہ مردوں عورتوں اور جوانوں کے لئے جسمانی اور روحانی خوشیوں کو قائم رکھنے اور بڑھانے کا ذریعہ ثابت ہوگی ؂

خیر اندیش

سیتا رام دت

لاہور - یکم جنوری ۱۹۳۱ء

(پہلا ایڈیشن)

تمہید

مادی انسان بے شمار قدرتی جذبات کا مجموعہ ہے اس میں ایک جذبۂ خود داری ہے۔ جس کو اہنکار کہتے ہیں۔ جس سے یہ اپنی زندگی اور ہستی برقرار رکھنے کے لئے روزانہ جد و جہد کرتا ہوا اپنے آپ کو دوسروں سے بڑھانے کے لئے کوشاں رہتا ہے دوسرا جذبہ پریم یا اُلفت ہے۔ جس سے یہ دوسروں سے پریم کرتا اور پریم کرانے کا خواہشمند رہتا ہے۔ تیسرا جذبہ خود غرضی یا حرص ہے۔ جس کو لوبھ کہتے ہیں۔ اپنی ہستی قائم رکھنے اور دوسروں سے موقعہ بموقعہ برتاؤ کرنے کے لئے انسان کو اس جذبہ کی ضرورت ہے۔ چوتھا جذبہ غضب یا غصہ ہے جس کو کرودھ کہتے ہیں۔ اس جذبہ سے انسان اپنے آرام کو مٹانے والے اسباب مخالف کا تدارک کرتا اور موافق حالات کو اپنی طرف کشش کرتا اور مخالف و مضر حالات کو دُور رکھتا ہے۔ پانچواں جذبہ شہوت ہے۔ جس کو سنسکرت کی فلاسفی میں کام کہتے ہیں۔ ان پانچوں جذبات

اور ان کی بے شمار اقسام سے گھرا ہوا قدرت کا شاہکار انسان فطرت کا عجیب ظہور ہے - جونہی بچہ ماں کے پیٹ سے نکل کر زمین پر قدم رکھتا ہے - اُسی وقت سے یہ جذبات نمودار ہو جاتے ہیں - اور جوں جوں وہ عمر - تعلیم اور تجربہ میں بڑھتا چلا جاتا ہے - یہ جذبات بھی ترقی پکڑتے چلے جاتے ہیں - پہلے چار جذبات انسان کے ساتھ پیدائش سے موت تک برابر رہتے ہیں - لیکن جذبہ شہوت یا کام ساری عمر انسان کے ساتھ نہیں رہتا - بچپن میں یہ چھپا رہتا ہے اور بڑھاپے میں رُک جاتا ہے - جب انسان کی عمر دس سال سے تجاوز کر جاتی ہے - تب جسم کے بڑھاؤ کے ساتھ ساتھ کام کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں - پندرہ سال کی عمر میں یہ جذبہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ مردوں و عورتوں میں بڑھتا ہے - اور تیس چالیس سال کی عمر میں پورے جوبن پر ہوتا ہے اور پچاس سال کے بعد قدرتاً کم ہوتے ہوتے ساٹھ ستر سال کی عمر تک اپنے جوش و خروش کو کھو بیٹھتا ہے ؛

کام کی فضیلت

اوپر بتلائے ہوئے چار جذبات انسان یا حیوان کی شخصی زندگی کے قیام کے لئے ضروری ہیں - لیکن کام جہاں اس کی شخصی زندگی - صحت - خوشی اور اطمینان کا بھاری سبب ہے - وہاں بقائے نسل اور پیدائش اولاد

کے لئے لازمی اور ضروری چیز ہے - اور اِسی واسطے کام کی قدرتی اہمیت اور فضیلت دوسرے جذبات سے زیادہ ہے - انسان میں اِس قدرتی جذبہ کے بڑھاؤ کے ساتھ ساتھ زبردست تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں اس کے چہرہ پر حُسن و نزاکت - آنکھوں میں رسیلا پن چمک اور کشش - چال ڈھال میں دلفریبی و خود نمائی - گفتگو کے لب و لہجہ میں رنگینی جوش اور دل کشی کا ظہور ہونا شروع ہو جاتا ہے - چند سال پہلے کم سن بچّہ جو اپنی طوتلی زبان سے ماں باپ کے دلوں کو رِجھاتا تھا وہ اب اپنی جوانی کی پُر جوش اُمنگوں اور قیمتی رطوبتوں سے بھرپور ہو کر اپنی رفیقِ زندگی کے شجرِ اُمید کو سیراب کرتا اور نخلِ جوانی کو سرسبز و شاداب کرتا ہے انسانی زندگی کا یہی پُر لطف زمانہ ہے - جس میں شاعرانہ دماغوں نے حسن و عشق (پریم) کے دل کش فسانوں اور محبّت و اُلفت کی رنگین بیانی میں یہاں تک تجاوز کیا - کہ اِس جذبہ کو نہ صرف دُنیا کی تمام نعمتوں سے بالاتر تبلایا بلکہ عشقِ الٰہی اور پربھو پریم کے ہم پلّہ بنا دیا - اور اس میں شک بھی نہیں کہ مادی دُنیا میں یہ جذبہ ایک شاندار خصوصیت رکھتا ہے - اور دوسرے جذبات کی طرح اس کے جائز اور قدرتی استعمال سے انسان روحانیت کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچ کر اپنی دُنیا اور عقبےٰ دونوں سدھار سکتا ہے ؞

تعلیم کی ضرورت

جیسے غضب و غصہ ۔ اہنکار وغیرہ کا ناجائز استعمال انسان کی جسمانی اور روحانی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے ۔ایسے ہی جذبہ شہوت کا غلط یا ناجائز استعمال مرد عورتوں کی گراوٹ اور آئندہ نسلوں کے درد و فریاد کا بھاری سبب بن رہا ہے ۔ لہذا استادوں اور والدین کا یہ خاص فرض ہونا چاہیئے ۔کہ وہ اپنی اولاد کو احتیاط کے ساتھ موقعہ مناسب پر اس کے متعلق ضروری ہدایات دے کر غلط کاریوں اور گراوٹوں سے محفوظ رکھیں۔ اکثر والدین بے جا شرم سے اپنی جوان اولاد کے ساتھ اِن مضامین پر کوئی بات چیت نہیں کرتے بعض والدین کھانے پینے ۔نہانے دھونے اور ورزش وغیرہ کے متعلق عام ہدایات تو دیتے ہیں ۔ مگر وہ یہ دلیری نہیں کرتے کہ اپنی جوان اولاد کو تناسلی جذبات کی حفاظت اور درستی کے متعلق کارآمد اور ضروری ہدایات خود دیں یا کسی سمجھ دار سے دلائیں اکثر والدین عام غلط کاریوں اور آوارگی سے اولاد کو محفوظ رکھنے کے لئے عموماً وقت سے پہلے ہی اُن کی شادیاں کر دیتے ہیں ۔اور وہ بیچارے ناواقف اِس پُرخطر وادی میں اندھوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے ہوئے اندھیرے میں بھٹک کر کوئی نہ کوئی راستہ تو ڈھونڈ لیتے ہیں اور اِسی کش مکش اور جستجو میں سرگرداں چند بال بچوں کے ماں باپ بھی بن جاتے ہیں ۔مگر

درست واقفیت - سچی خوشی اور اکثر حالات میں تو صحت و تندرستی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور حقیقی لذت سے عمر بھر محروم رہتے ہیں ۔

اِس میں شک نہیں کہ مرد عورتوں کے تناسلی جذبات اور ان کے استعمال کے متعلق قدرت خاص حد تک انسان کی رہنمائی ضرور کرتی ہے - جیسے قدرتی حالت میں رہتے ہوئے حیوانات کے طبقہ کو اس جذبہ کے استعمال کے لئے کسی خاص تعلیم کی ضرورت نہیں ہوتی - لیکن انسانی جماعت اِس پہلو میں حیوانات سے اختلاف رکھتی ہے - انسان نے جس طرح پانی - آگ - ہوا وغیرہ قدرتی طاقتوں اور کھانا پینا - سونا - سوچنا وغیرہ جذبات کو اپنے اپنے ملک - رواج اور ضرورت کے لحاظ سے مختلف طریقوں سے استعمال کرنے کی بے شمار جائز و ناجائز تجاویز نکال لی ہیں - اِس طرح اُس نے جذبۂ شہوت کے متعلق بھی کہیں غلط اور کہیں درست کہیں قدرتی اور کہیں غیر قدرتی کہیں مفید اور کہیں غیر مفید طریق اور عمل جاری کر رکھے ہیں - لہٰذا جذبۂ شہوت کے متعلق انسان کی پیدائشی واقفیت ادھوری اور صحبت کے زیر اثر اکثر غلط ہونے سے دُرست واقفیت دے کر سدھارنا لازمی اور ضروری ہے ۔

جذبات مختلفہ کے اظہار کے لئے قدرت نے انسان میں مختلف قسم کی قوتیں اور بناوٹیں پیدا کی ہیں جو حواس اور اعضا کے نام سے مشہور ہیں - جن کو

فعل مختار انسان جائز و ناجائز دونوں طرح سے استعمال
کر رہا ہے - اپنی آنکھوں سے دوستوں اور عزیزوں
کے ساتھ محبّت اور پریم کا اظہار کرتا ہے - اور کبھی
بھی آنکھیں بزرگوں کے سامنے تعظیم - ادب اور حیا
کا نمونہ بن جاتی ہیں - کبھی بھی آنکھیں دشمنوں کو نفرت
اور حقارت سے دیکھتی ہوئی غصّہ و غضب کے جذبات
سے بھر جاتی ہیں - ایسے ہی پریم اور مٹھاس سے
بھرے ہوئے منوہر الفاظ بول کر ایک شخص اپنے ہم
جنسوں سے جذبۂ محبّت کا اظہار کرتا ہے - اور ان
کے دلوں کو پرسنّ اور مسرور بناتا ہے - مگر اسی زبان
سے غضب آلود - گندے اور بیہودہ الفاظ نکال کر
اپنی حماقت کو ظاہر کرتا ہے - اسی طرح گلشنِ عالم کے
پُر مزہ میٹھے پھلوں اور زندگی بخش ساگ پات کا قدرتی
لطف لیتے ہوئے جہاں یہ قدرت کا شاندار نمونہ حلق
اور زبان کو اپنی قدرتی جسمانی ضروریات مہیّا کرنے میں
جائز طور پر استعمال کر رہا ہے - وہاں بھی بے رحم
انسان اپنے ذائقہ اور لذّت سے مغلوب ہو کر مذہب
اور فلسفہ کو بہانہ بناتا ہے - اور بیگناہ پرندوں اور
خوشی سے ناچتے ہوئے مرغ و مور اور آزادی سے
اُچھلتے ہوئے ہرن و خرگوش کو نشانۂ موت بنا رہا ہے
اُن کے مُردہ جسموں کے شوربے اور کباب بھُون کر
شراب خانہ خراب کے زہریلے گھونٹوں اور زبان اَور
حلق کی راہ معدہ کو اِن مردہ لاشوں کا گورستان بنا رہا

ہے - جس طرح کوئی انسان اپنے ناک اور جلد سے ناجائز افعال کر کے دکھوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا - یا فحش تصاویر دیکھ کر گندے مضامین پڑھ کر اور غلیظ و ناپاک مقامات کی سیر کر کے اپنے دماغ کو پوتر اور تندرست نہیں رکھ سکتا - اسی طرح محرک حیوانی اور غیر قدرتی غذائیں کھا کر وہ اپنی آنتوں - معدے اور جگر کو خراب اور فاسد کئے بغیر نہیں رہ سکتا - لہذا جسم اور اعضا کی صحت برقرار رکھنے کے لئے نہ صرف افعال اور اعمال ہی پر پوری پوری نگرانی لازمی ہے بلکہ جذبات اور خیالات پر بھی سخت نگہداشت اور بندش کی ضرورت ہے ؂

پس مندرجہ بالا بیان سے یہ صاف ظاہر ہے - کہ زندگی کے دن آرام - خوشی اور اطمینان سے گذارنے کے لئے ہر انسان کو اپنے حواس - جذبات اور اعضا اور ان کے نیک و بد استعمال اور نتائج کا بخوبی علم ہونا نہایت ضروری ہے - اور خاص کر نوجوانوں اور شادی شدہ مرد عورتوں کو اپنے شہوانی اور تناسلی جذبات اور اعضاء کی درست واقفیت - ماہیت اور حقیقت سے آگاہی اپنی بھلائی خوشی اور آرام اور آئندہ آنے والی اولاد کی بہتری اور تندرستی کے لئے لازمی ہے - ایک انجان انسان کو کسی کمرہ میں جہاں بجلی سے کئی مشینیں مختلف کام کر رہی ہوں - داخل کر کے دروازہ بند کر دو - مگر اس کو اُن کے جائز

استعمال کے متعلق ہدایات اور کسی قسم کا علم نہ دو۔ تب نتیجہ کیا ہوگا؟ اگر وہ شخص چنچل مزاج ہے تب کسی نہ کسی پرزہ کو چھیڑنا شروع کرے گا۔ اور انجان پن سے بجلی کے صدمہ سے دھڑام زمین پر گر پڑے گا اور دروازہ بند پا کر ممکن ہے کسی واقف کی مدد پائے بغیر وہاں ہی دم توڑ دے یا اگر خطرہ سمجھ کر وہ کسی پرزہ کو ہاتھ نہ لگائے اور چُپ چاپ بیٹھا رہے۔ تب وہ کارآمد کمرہ ایسے انجان کے لئے چند گھنٹوں کے واسطے قید محض کے سوا کیا باعثِ خوشی و فرحت ہو سکتا ہے ٹھیک اسی طرح اس جوان شادی شدہ جوڑے کی حالت سمجھنی چاہیئے۔ جس کو ماں باپ یا ملکی رسم و رواج کسی تعلیم و ہدایت کے بغیر شادی کے رشتہ میں جکڑ کر سنی سنائی باتوں کے رحم پر چھوڑ دیتے ہیں اور وہ بیچارے شادی کے پاک رشتہ کا نہ مدعا سمجھتے ہیں اور نہ ہی پاک و پوتر جذبہ شہوت کی ضرورت اور ماہیت سے واقف ہوتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شادی شدہ زندگی کا زمانہ سچی خوشی اور لطف سے خالی رہتا ہے۔ لہذا میں نے اس نازک وضروری مضمون کے متعلق اپنی طبی و اخلاقی ذمہ واری کو احتیاط کے ساتھ ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ مضمون جوانوں اور شادی شدہ مرد عورتوں کی رہنمائی کے لیئے

ترتیب دیا ہے - بس میں چاہتا ہوں - کہ سنجیدہ اور سمجھ دار محقق ناظرین میری اِس کتاب سے جائز فائدہ اُٹھائیں اور مناسب نکتہ چینی بھی کریں اور مجھے اس سے آگاہ کریں - میرا دل جائز اعتراضات کے لئے ہر وقت کھلا ہے اور میں شکریہ کے ساتھ اپنے نامعلوم عزیز دوستوں اور بزرگوں کے اصلاحی امور کو ہمیشہ خوش آمدید کہوں گا ؞

عزیز نوجوانو! مجھے سب سے زیادہ ہمدردی تمہارے ساتھ ہے - کیونکہ ہماری ساری اُمیدیں اور آرزوئیں تمہارے دم سے وابستہ ہیں - تم ہی اپنی اپنی قوم کی ڈوبتی کشتیوں کے ناخدا ہوگے - اور تمہارے سہارے ہی قوم کی ترقی و بہبودی کا محل کھڑا ہوگا - تم ہی اِس پُرانے چھت کے فولادی ستون بنوگے - تمہارے ہی بل پر قوم کی گاڑی چل نکلے گی - پس تم اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ بناؤ اور اپنے تناسلی اعضا اور اُن کے افعال کا علم خواہ کتنی ہی محنت اور دام سے ملتا ہو حاصل کرو

سیتا رام دت کوبراج

لاہور - یکم جنوری ۱۹۳۱ء

پہلا ایڈیشن

تحفۂ شادی

پہلا باب

پُر لطف شادیاں

نباتات میں جذبۂ جنس کے دلچسپ مشاہدات

مرتبہ

مہنتہ سیتا رام دت کویراج

مصنف

چشمۂ زندگی۔ طبی مشورہ۔ قانونِ فضیلت

آدتیہ وشدھالیہ راولپنڈی لاہور

جولائی ۱۹۳۱ء

پودوں میں

پُر لطف شادیان اور ملاپ

پودوں میں نر مادہ کا ملاپ عجیب ڈھنگ سے ہوتا ہے ۔ بعض پودوں میں صرف مذکر یا مونث اور بعض میں دونوں اکٹھے ہوتے ہیں ۔ اکثر یہ قاعدہ ہے ۔ کہ ایک ہی پودہ میں ہونے والے نر اور مادہ کا ملاپ ہو کر پہلے پودا پھلدار بنتا اور پھر بیج پیدا کرتا ہے ۔ لیکن قدرت میں یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے ۔ اور ماہران نباتات بتلاتے ہیں کہ ایک پھول کی پسٹل (زنانہ اعضار) اپنے ہی بھائی کو خاوند بنانا پسند نہیں کرتی ۔ کیونکہ یہ امر پودے کی نسل میں تنزلی کا باعث ہوتا ہے ۔ برخلاف اس کے یہ دیکھا گیا ہے ۔ کہ بیگانے ہم جنس سے دوسرے پھول میں ملاپ کرنا ترقی نسل کا سبب ہوتا ہے ۔ پھولوں کی رنگ برنگ کی نازک چمکدار پتیوں کو اُن کا لباس اور زیور سمجھنا چاہیئے ۔ اِن ہی کی خوبصورتی اور حسُن کو دیکھ کر قسم قسم کے کیڑے پھولوں پہ مست و مائل ہو کر اُن کے ملاپ اور شادی کا ذریعہ بنتے ہیں ۔

پھولوں کے زنانہ و مردانہ اعضار

پھول کی

پنکھڑیوں کے اندر عین مرکز میں زنانہ حصہ ہوتا ہے۔
جس کے اوپر بال کی طرح پتلی ڈنڈی یا ریشے ہوتے
ہیں اور نیچے تھیلا یا غلاف سا چڑھا ہوتا ہے۔ جیسے
انسانی بیضہ دان سے مشابہت دی جا سکتی ہے۔ تھیلے
کے اندر ایک قسم کی خاک یا دانے ہوتے ہیں۔ جن
کو زر گل مادہ پیدائش یا رج سمجھنا چاہیئے۔ جو آئندہ
بیج کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ پھول کے سارے زنانہ
حصہ کا نام پسٹل ہے

کنول پھول کے مذکر و مونث اجزا

جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے۔ پھول کے اندر زنانہ حصہ کے ارد گرد کئی مردانہ عضو ہوتے ہیں۔ جن کو انگریزی میں سٹیمن کہتے ہیں۔ اُن کے اُوپر مذکر جز موجود ہوتا ہے۔ جس کا نام انگریزی میں پولن ہے۔ پولن جب پک جاتا ہے۔ تب وہ گرد و غبار کی طرح باریک ہوتا ہے۔ اسی واسطے وہ فوراً اُڑ سکتا اور پھول کے مؤنث حصہ میں چپک جاتا ہے اگر اس غبار کی صرف رتی آدھ رتی بھی زنانہ اعضاء (پسٹل) کے اُوپر لگ جائے۔ تب پھلوں اور بیجوں کی پیدائش کا حیرت انگیز فعل شروع ہو جاتا ہے۔ پسٹل کے عین بیچ بہت باریک سوراخ ہوتا ہے۔ یہ سوراخ جہاں جا کر ختم ہوتا ہے۔ وہیں مؤنث مادہ پیدائش پایا جاتا ہے۔ لہٰذا مؤنث کو حاملہ کرنے کے لئے پولن (مذکر جزو) کا وہاں تک پہنچنا ضروری ہے۔ اور پولن بڑا ہونے کے باعث اس تنگ راستہ سے نیچے نہیں جا سکتا۔ لہٰذا اب ایک عجیب تبدیلی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی پولن پسٹل کے اُوپر کے حصہ میں جس کو سٹگما کہتے ہیں۔ ٹھہر کر اپنے اندر سے نہایت باریک ریشے یا تاریں چھوڑتا ہے اور انہی کے ذریعہ وہ مؤنث مادہ سے مل کر (ہمبستر ہو کر) موجبِ حمل بن جاتا ہے ؀

نباتات کا یہ عمل حیوانات میں نر و مادہ کے ملاپ کے طریق سے بالکل مشابہ ہے۔ جب یہ عمل ہو چکتا ہے۔ پھول مرجھانا شروع ہو جاتا ہے

سٹیمن اور پسٹل سوکھ کر جھڑ جاتے ہیں اور حاملہ شدہ مؤنث بیج یا پھل کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض حیوانات میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ نر و مادہ کے ملاپ کے بعد نر اُسی وقت مر جاتا ہے۔ اور مادہ بچہ پیدا ہونے کے بعد مر جاتی ہے۔ الغرض مختلف پودوں اور پھولوں میں نر و مادہ کے ملاپ کے طریق علیحدہ علیحدہ اور اُن کے آپس میں پیار کرنے کے ڈھنگ نرالے ہیں۔ شاخوں میں شاخیں ڈال کر ناچنے اور بغلگیر ہونے۔ شادیانہ وصل کی کئی لطف آمیز مخصوص حرکات وغیرہ بیشمار باریک باتیں محققین نے دریافت کی ہیں جن کو سمجھنے اور غور کرنے سے جذبۂ نسل کی پاکیزگی پریم اور خوبصورتی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے اور انسان کی زبان سے بے اختیار یہ کلمہ نکلتا ہے

برگِ درختاں سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

پودوں میں وصال کے طریق

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نباتات خود حرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا وہ آپس میں کس طرح ملاپ یا شادی کر سکتے ہیں۔ قدرت نے اس کے لئے بیشمار انتظام کر رکھے ہیں۔ ایک ذریعہ کیڑے ہیں اور وہ شہد کی مکھی۔ بھونرا۔ تتلی کے علاوہ مکھیاں اور پتنگے وغیرہ ہیں۔ جو اس پاک فرض کو

سر انجام دیتے ہیں ۔ جس طرح حیوانات میں جوانی آتے ہی خوبصورتی اور طاقت زیادہ ہونے لگتی ہے ۔ اسی طرح جب پھولوں میں تناسلی جذبہ کا جوش ہوتا ہے ۔ اُن کے رنگ روپ اور خوشبو میں خاص کشش پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور اِسی دلفریب کشش ۔ خوشنمائی اور منوہر خوشبو پر فریفتہ ہو کر کیڑے پھُولوں کے غلام بے دام بن کر بار بار پیچھے چلے آتے ہیں ۔ اور پھُولوں کے اندر سے شہد اور مٹھاس کو چُوسنے کے لئے بہت دُور تک ان کی تہوں کے اندر داخل ہو جاتے ہیں ۔ اس طرح اِن کیڑوں کے جسم اور ٹانگیں جب سٹیمن کی خاک سے بھر جاتی ہیں ۔ اور اِس خاک کو چمٹائے ہوئے وُہ دوسرے پھول پر لے جاتے ہیں ۔ تب دوسرے پھُول کے لبسدار حصّہ پر وہ خاک چمٹ جاتی ہے ۔ بس اِس طرح بڑے عجیب طریق سے نباتات میں شادی اور ملاپ ہو کر پھُول کی پنکھڑیاں مرجھا کر گر جاتی ہیں اور نئے بیج پیدا ہو کر سلسلہ نسل جاری رہتا ہے ؀

اُونچے درختوں ۔ گھاس اور غلّہ وغیرہ کی قسم کے پودوں کا وصل یا ملاپ ہوا کے ذریعہ ہوتا ہے ہوا کے تیز جھونکے ایک پھُول کے پولن یا نرینہ مادہ کو دوسرے مادینہ پھُول سے مِلا دیتے ہیں ۔ بعض خوشنما اور خوبصورت پھولوں کی شادی اور وصل کا ذریعہ چڑیاں ہیں ۔ جو اپنی چونچ سے پھول کی مٹھاس لیتے

وقت پولن کو بھی چونچ میں لے کر دُوسرے پھُول میں اپنی چونچ کو رگڑنے سے پیدائشی نرینہ مادہ وہاں پہنچا دیتی ہیں ٭

پودوں میں اپنی اولاد کی حفاظت

حیوانات اور انسانوں کی طرح درخت اپنی اولاد کی حفاظت خوب کرتے ہیں - بیجوں کے رہنے کی جگہ پھل -سٹہ یا پھلی وغیرہ ہوتی ہے - بیجوں کو جانوروں سے بچانے اور موسمی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے قدرت پھلوں کے اُوپر سخت چھلکا یا پردہ چڑھا دیتی ہے - بعض نرم اور کچے بیجوں کے اُوپر پہلے کسیلا اور کڑوا چھلکا ہوتا ہے - تاکہ بدمزہ ہونے سے جانور کھا نہ سکیں جب گٹھلی سخت ہو جاتی ہے - تب پھل پکنے لگتا اور میٹھا ہو جاتا ہے - ایسے پھلوں کو جب انسان یا حیوان کھاتے ہیں - تب اندر کی گٹھلی محض سخت ہونے سے بچی رہتی ہے - اور دوبارہ درخت پیدا کرنے کی تاثیر کو محفوظ اور قائم رکھتی ہے - بعض درختوں کے بیجوں اور پھلوں کو جانوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے قدرت نے سخت کانٹے دار بنایا ہے الغرض نباتات کی پرورش اور افزائش نسل کے لئے ایشور نے اِتنے پوشیدہ انتظامات کر رکھے ہیں - کہ اُن کو پُورے طور پر سمجھنے سے انسان قاصر ہے

نباتات کے جذبۂ نسلی کے متعلق دلچسپ نوٹ

حیوانات سے مشابہت

جو کچھ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔اس سے صاف ظاہر ہے۔کہ پودے کئی امور میں حیوانات سے مشابہت رکھتے ہیں۔خصوصًا تناسلی بناوٹ اور نر مادہ کے ملاپ میں حیوانات کے ادنٰے اور اعلٰے طبقہ سے پودوں کی بالکل یگانگت ہے۔ادنٰے درجہ کے حیوانات میں سلسلہ نسل کے لئے قدرت ایک ہی حیوان کو دو تین چار حصّوں میں بانٹ دیتی ہے۔اور پھر وہ حصّے اسی طرح آئندہ حصّوں میں بٹتے چلے جاتے ہیں۔چنانچہ اکثر پودوں میں بھی پیدائیش کا یہی طریق مروج ہے۔پودے یا گھاس کا کچھ حصّہ بطور شاخ یا جڑ زمین میں گاڑ دیا جاتا ہے۔پھر وہ اپنی جنس کے مطابق درخت بن جاتا ہے۔چنانچہ اسی قدرتی اصول پر باغ کا مالی موتیا۔گلاب۔چنبیلی اور پودینہ وغیرہ قسم قسم کے پھولوں اور پودوں سے باغ کی رونق بڑھاتا ہے۔جس طرح اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں نر اور مادہ کے دو جزو سپرم (ویریہ) اور اووم (رج) مل کر پیدائیش نسل کا باعث ہوتے ہیں۔اسی طرح اعلیٰ درجہ کے پودوں میں پیدائیش کا یہی اصول

جاری ہے۔ یہاں تک کہ اُن کے اعضاء میں بھی قریبی مشابہت پائی جاتی ہے۔ بلکہ آپس میں ملاپ اور سنبوگ کے طریقوں اور جوانی کی اُمنگوں میں بھی یکسانیت ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ پودے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم وُہ ہے۔ جس میں مذکر و مؤنث دونوں قسم کے اعضاء ایک ہی پودہ میں ہوتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے۔ جس میں مذکر اعضا ایک پودہ میں اور مؤنث دوسرے پودے میں ہوتے ہیں پہلی قسم عام ہوتی ہے اور اِس سے قدرت کا یہ منشا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پودوں کی افزایشِ نسل کے لئے اُن کے اپنے اندر ہی ملاپ کی سہولت بہم پہنچائی جائے۔ دُوسری قسم کے پودے جب ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر ہوں۔ تب پیدائشِ نسل میں اکثر رُکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اور مؤنث پودہ بانجھ رہ جاتا ہے۔ عربستان میں کھجور کے درخت عام ہوتے ہیں اور اہلِ عرب کی خوراک میں کھجور خاص طور پر استعمال ہوتی ہے۔ کھجور کے درخت نر اور مادہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اگر مادہ کھجور کا درخت نر درخت سے فاصلہ پر اُگا ہوُا ہو۔ تب مادہ درخت حاملہ نہ ہونے کے باعث بغیر پھل رہتی ہے۔ ایسے حالات میں اہلِ عرب خاص دھیان رکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ سے نر درخت کی اُن شاخوں کو جن پر پولن (مذکر پیدائشی مادہ) لگا ہوتا ہے

لا کر مادہ درختوں کے اُوپر لٹکا دیتے ہیں۔ اور پھر ہوا سے پولن کی خاک (ویریہ یا منی) مادہ کھجور کے پسٹل (زنانہ اعضاء) پر چمٹ جاتی ہے۔ تب بے ثمر یا اپھل مادہ درخت پھلدار ہو جاتے ہیں۔ امریکہ کے مشہور محقق ڈاکٹر ہالک لکھتے ہیں کہ برلن دارالخلافہ جرمنی کے باغیچہ میں ایک نہایت ہی خوبصورت مادہ جنس کے کھجور کے درخت ہیں ۸۰ سال سے کوئی پھل نہ لگتا تھا۔ کیونکہ اس کے نزدیک کوئی نر کھجور اس کی جنس کا نہ تھا۔ اِس مؤنث کھجور کو پھلدار کرنے کے لئے ڈاک کے ذریعے اِس کی جنس کے نر پودہ کا پولن منگوا کر جب اس کے جائے مخصوص سے مِلا دیا گیا۔ تب وہ پھل دینے لگی۔ مگر ایک دفعہ پھل دے کر ۱۸ سال تک وہ پھر بانجھ رہی اور پھر اسی طرح دُور دراز سے پولن منگوا کر اس کو پھلدار کیا گیا۔

سمجھدار باغبان جب دیکھتے ہیں۔ کہ اُن کے پودے قدرتی طور پر پھلدار نہیں ہوتے۔ تب وُہ مصنوعی ذرائع سے اُن کو پھلدار بناتے ہیں۔ اِس کا طریق اِس طرح ہے۔ کہ ایک جنس کا پولن دُوسرے جنس کے پسٹل پر چھڑک دیتے ہیں۔ تب ایک نئے رنگ روپ اور ذائقہ کا پھل پھول اور نیا پودا پیدا ہو جاتا ہے۔ اکثر شاخوں کے پیوند لگانے سے بھی مصنوعی پودے بنا لئے جاتے ہیں۔ مثلاً کھٹے کے

درخت میں میٹھے کا پیوند لگا کر اُسے سنگترے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی حیوانات میں بھی گھوڑے اور گدھی کے ملاپ سے ایک نئی جنس خچر پیدا کی جاتی ہے۔ لیکن نباتات اور حیوانات کی اِس دوغلی پیدائش میں والدین کے اندر کچھ نہ کچھ جنس کی مشابہت ہونے سے ہی پودوں میں نیا پھل اور حیوانات میں نئی جنس پیدا ہوتی ہے۔ یہ قدرت کا ایک عجیب معمہ ہے۔ کہ مختلف جنس کے والدین سے پیدا شدہ حیوانات اور پودوں کی بناوٹ ہر بات میں مکمل نشو و نما پاتی ہے۔ لیکن تناسلی اعضاء کے افعال یعنی سلسلہِ نسل کی پیدائش میں کوئی اثر نہیں رکھتی ؁

ڈاکٹر ہالک لکھتا ہے۔ کہ پیدائش کے سلسلہ میں ایک عجیب بات اور ہے۔ کہ مؤنث سے مذکر کے ملاپ کے بغیر ہی ایک قسم کی پیدائش ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض عورتوں کو کنوار پن کی حالت میں بغیر ملاپ مرد کے بھی حمل کی طرح بڑھاؤ ہو کر مختلف اشکال میں گوشت کے لوتھڑے پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ پیدائش ہمیشہ نامکمل رہتی اور ظاہر کرتی ہے۔ کہ مذکر یا مؤنث مادہ پیدائش میں بذاتِ خود بھی پیدائش کی قدرتی ترغیب رہتی ہے۔ وہ شروع تو ہو جاتی ہے۔ مگر ہر دو کے ملاپ کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی۔ یہی حال پودوں کا بھی

سمجھنا چاہیئے - اِن میں بھی مؤنث جز و بغیر ملاپ
مذکر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے - اور بعض حالات
میں وہ مکمل بھی ہو جاتا ہے - چنانچہ ایک پودا جو
آسٹریا سے لاکر انگلستان کے بوٹانیکل باغ میں
بویا گیا تھا - باوجود مادہ ہونے اور اس جنس کے
مادہ یا نر پودا کی سارے یورپ میں عدم موجودگی
کے پھلتا رہا - اور اِس سے دُوسرے پودوں کی
پیدائش شروع ہو گئی - ایسی ہی کئی مثالیں اور
جگہ بھی دیکھی گئی ہیں - اگر ایسی مثالوں کو مستثنےٰ
نہ سمجھا جائے - تو اُن کا حل بھی ہمیں حیوانات سے
مِل جاتا ہے - بعض کیڑے ایسے ہیں - کہ جب اُن
کے نر و مادہ کا ملاپ صرف ایک دفعہ ہو جائے
تو وہ ملاپ اُن کی متواتر کئی پشتوں تک کافی
ہوتا ہے - اور ان کی مؤنث بغیر ملاپ مذکر آئندہ
نسلوں میں خود بخود حاملہ ہوتی رہتی ہیں - لہذا یہی
اصول پودوں میں بغیر ملاپ مسئلہ پیدائش کو حل
کرنے والا سمجھا جا سکتا ہے ؀
پودوں کے متعلق بیشمار دلچسپ امور ہیں - اب
ہم جن کو زیادہ طول نہ دے کر حیوانات میں شادیانہ
یا جماعی تعلقات تناسلی کی تشریح کرنے کے بعد ناظرین
کو بیحد دلچسپ، پُر معنی اور سبق آموز انسانی تناسلی
بناوٹ اور اس کے افعال سے واقف کرتے ہیں ؀

تحفۂ شادی

دوسرا باب

حیوانات میں جذبۂ نسلی کے مشاہدات
اور
اُن کا قدرتی استعمال

مرتبہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج

مصنّف

چشمہ زندگی ۔ قانون فضیلت طبی مشورہ

آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی لاہور

ڈاکٹر ہالر کی تحقیقات انڈہ

بعض پودوں اور پھولوں کی طرح چھوٹے درجہ کے حیوانات اور خصوصاً کیڑوں وغیرہ میں مردانہ و زنانہ تناسلی اعضاء ایک ہی جانور میں ہوتے ہیں اور ایک ہی کیڑے سے اولاد پیدا ہوتی رہتی ہے - لیکن اعلیٰ قسم کے پودوں کی طرح اعلےٰ درجہ کے حیوانات میں مادہ اور نر دو علیحدہ علیحدہ ہستیاں ہوتی ہیں - مغرب کے مشہور فلاسفر ڈاکٹر ہالر نے بڑی تحقیقات کے بعد یہ بات معلوم کی تھی کہ کل حیوان اور انسان انڈے سے پیدا ہوتے ہیں- جس طرح پرندے انڈے دیتے - انڈوں میں نشو و نما پاتے اور پھر باہر آتے ہیں - بالکل یہی اصول سارے طبقہ حیوانات پر حاوی ہے - اس دریافت کے بعد اس وقت جب کہ خوردبین کا استعمال عام ہو رہا ہے - سائنس دان اِس سچائی سے ایک قدم اور آگے بڑھ گئے ہیں - اور وہ بتاتے ہیں کہ ہر ایک جاندار چیز کی پیدائش سیل Cell (از حد باریک تھیلی) سے ہوتی ہے - اور یہ انڈہ بھی ابتدا میں ایک سیل یا تھیلی کی حالت میں ہوتا ہے - مگر اب سیل سے بھی بڑھ کر سائنس نے پروٹو پلازم کو زندگی کی ابتدا ثابت کیا ہے - خواہ کچھ ہو - لیکن یہ بات ظاہراً اور پوشیدہ طور پر بالکل ثابت ہے - کہ چھوٹی سے چھوٹی چڑیا سے لے کر ہاتھی تک اور ادنےٰ سے

ادنےٰ جانور سے لیکر اعلیٰ سے اعلیٰ انسان سب قسم کے حیوانات کی پیدائیش انڈے سے ہے۔ بہت لوگوں کو یہ بات حیران کر دے گی۔ کہ پرندے تو انڈوں سے پیدا ہوتے ہی ہیں۔ مگر انسان۔ ہاتھی اور اونٹ کی پیدائیش انڈوں سے کیسے ہو سکتی ہے؟ آہا کتنی عجیب اور حیرت انگیز قدرتی مشابہت ہے۔ جس کو جان کر اشرف المخلوقات انسان اپنے تکبّر اور غرور کو چھوڑ کر کائنات کی سب سے بڑی طاقت کے سامنے نیاز بے انداز سے سر تسلیم خم کردے تو عین زیبا ہے۔ لہٰذا اِس مسئلہ کو آپ یہاں خوب سمجھ لیویں۔ آپ کو چند عجیب باتیں معلوم ہوں گی ؎

حیوانات کی انڈوں سے ابتدائی پیدائیش

سب لوگ یہ بات جانتے ہیں۔ کہ پرندوں۔ مچھلیوں اور کیڑوں کے انڈے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے انڈوں کو اپنے جسموں سے باہر گرمی (حرارت) پہنچاتے اور احتیاط سے رکھتے ہیں۔ جب تک کہ اُن سے بچّے پیدا ہو کر باہر نکل نہ آویں۔ لیکن یہ بات ہر ایک کو معلوم نہیں ہے۔ کہ جو جانور مادہ کے اندر سے بنے بنائے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بھی ابتدا میں دراصل انڈوں ہی سے بڑھتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ انڈے مادہ کے رحم میں نشو و نما پاتے ہیں۔ اور پرندوں وغیرہ کے انڈے اُن کے جسم سے باہر آکر

بچّہ پیدا کرتے ہیں - پرندوں - کیڑوں اور دوسرے حیوانات
کے انڈوں کے ضروری اجزا میں بھی کلی مشابہت ہے
فرق صرف اِتنا ہوتا ہے - کہ جو انڈے مادہ کے جسم
سے باہر آ کر بچّہ پیدا کرتے ہیں - اُن کے لئے یہ
ضروری ہوتا ہے - کہ اُن کے اُوپر مضبوط غلاف ہو اور
اُن کے اندر بچّہ کے لئے کافی مصالحہ موجود ہو - تاکہ
انڈہ کے اندر سے پیدا ہونے والے بچہ کا جسم اندر ہی
اندر تیار ہو سکے - لہٰذا اِسی واسطے قدرت نے پرندوں
کے انڈوں کے اُوپر سخت چھلکا چڑھا دیا ہوتا ہے اور
اُن کے انڈے بھی حسب ضرُورت بڑے ہوتے ہیں ٭

لیکن ماں کے پیٹ سے نشو و نما پا کر پیدا
ہونے والے تمام حیوانات اور بنی نوع انسان کے
انڈوں کی حفاظت کے لئے سخت چھلکے کی ضرُورت نہیں
ہوتی - چونکہ بچہ کی پرورش اور خوراک کا سارا اِنتظام
ماں کے خون سے کیا جاتا ہے - لہٰذا وہ قد و قامت
میں بھی بہت چھوٹے ہوتے ہیں - چنانچہ کتیا کے انڈہ
کا قطر $\frac{1}{130}$ حصہ اور عورت کے انڈے کا قطر $\frac{1}{140}$ حصہ اِنچ ہوتا ہے

ہوائی جہازوں پر سوار ہو کر آسمان سے باتیں
کرنے والوں بجلی کی روشنی سے جگمگاتے عالیشان سجے
ہوئے آراستہ مکانوں میں اِس وقت رہنے والے مغرور
اِنسانوں راجوں اور مہاراجوں کا پہلا گھر انچ کا $\frac{1}{140}$
قطر کا ماپ رکھتا تھا - اور فلاسفروں - شاعروں - رشیوں
مہاتماؤں اور پیغمبروں کا یہی ابتدائی گھونسلہ تھا - جہاں

وہ ایک تنگ و تاریک چند انچ لمبی چوڑی کوٹھڑی یعنی ماں کے رحم کے ایک کونے میں آ کر بسے تھے ؀

انڈوں کا مقامِ پیدائش یعنی بیضہ دان ؀

مادہ کے اندر خاص اعضا جو انڈے پیدا کرتے ہیں۔ اووریز یا بیضہ دان کہلاتے ہیں۔ بیضہ دانوں کی شکل۔ مقام اور اُن کے افعال مختلف جانداروں میں مختلف ہوتے ہیں اور یہ بیضہ دان ہر مادہ حیوان میں پیدائش کے ساتھ ہی پائے جاتے ہیں اور جسم کی نشو و نما کے ساتھ ساتھ بڑھتے رہتے ہیں اور خاص وقت اور عمر میں اُن کے اندر انڈے پکنے شروع ہو جاتے ہیں۔ انسانی عورت میں ۱۴-۱۵ سال کی عمر میں جب خونِ حیض کا آغاز ہوتا ہے۔ انڈے پکنے اور جسم سے خارج ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ہر مادہ حیوان میں یہ دو بیضہ دان پیڑو کے اندر دونوں طرف ہوتے ہیں اور نر کے دو فوطوں سے ابتدا میں پوری مطابقت رکھتے ہیں۔ پرانے زمانے کے طبیب بیضہ دانوں کو عورت کے فوطے پکارتے تھے (خصیتہ الرحم) اور یہ خیال کرتے تھے۔ کہ ان میں سے بھی مرد کے فوطوں کی طرح عورت کی منی بوقت ملاپ مرد کی منی سے ملکر حمل کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن اب نئی نئی تحقیقات اور ریسرچ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ ہر

مادہ حیوان (جن میں انسانی عورت بھی شامل ہے) کے بیضہ دانوں میں صرف انڈے ہی پیدا ہوتے ہیں جو پرندوں کے انڈوں کے بالکل مشابہ ہیں ؛

کنوارے پرندوں میں انڈوں کی پیدائش

پرندوں کے انڈوں کے متعلق ایک نہایت ہی عجیب بات آپ کو بتاتے ہیں - جسے آپ بہت حیرانگی اور تعجب سے سُنیں گے - اور ممکن ہے - کہ آپ اس کو غلط کہہ دیں - لیکن در حقیقت یہ علمی سچائی ہے - مادہ پرند خواہ وہ کبوتری بطخ یا مرغی ہو - اور جس کا ملاپ اپنے نر سے کبھی بھی نہ ہوا ہو وہ بھی اسی طرح متواتر انڈے دیتی رہتی ہے جس طرح سے وہ مادہ جس کا ملاپ اپنے نر سے ہوتا رہے - ان دونوں قسم کے انڈوں میں صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ کنواری مادہ پرند کے جو انڈے پیدا ہوتے ہیں - وہ نر کے بیج سے حاملہ نہ ہونے کے باعث بچے پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے - ورنہ ان میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہوتا - اور نہ ہی ذائقہ میں کوئی خاص تبدیلی پائی جاتی ہے - لیکن پرندوں کو پالنے والے تجربہ کار ان کی رنگت اور حجم سے دونوں قسم کے انڈوں میں تمیز کر سکتے ہیں ؛

انسانی مادہ اور دوسرے مادہ حیوانات میں بھی اسی طرح انڈے باہر آتے رہتے ہیں - جب تک کہ نر کے

کے ساتھ مِلاپ ہو کر انڈہ پیٹ کے اندر ہی حمل میں
تبدیل نہ ہو جائے - انڈوں کی پیدائش اور حمل و اخراج
وغیرہ کے متعلق مختلف حیوانات میں بہت تفاوت ہے
چنانچہ ادنےٰ طبقہ کے کیڑوں میں انڈے نہایت تیزی
سے پیدا ہوتے ہیں - بعض کیڑے اور مچھلیاں کروڑوں
کی تعداد میں انڈے دیتی ہیں - جس سے پانی کا رنگ
سفید دودھیا ہو جاتا ہے - سمندروں میں خاص خاص
کم گہری دلدل جگہوں میں اِن انڈوں کو حاملہ کرنے کے
لئے سینکڑوں اور ہزاروں میلوں سے نر مچھ آکر اپنے
اندر سے کروڑوں کی تعداد میں زوسپرم (منی کے اجزا)
چھوڑتے ہیں - اور پانی ہی میں انڈوں اور زوسپرم کا
مِلاپ ہونے سے انڈے حاملہ ہو کر کچھ عرصہ کے بعد
کروڑوں کی تعداد میں مچھلیاں پیدا ہو جاتی ہیں - مرغیاں
متواتر مہینوں تک ایک ایک انڈہ دیتی رہتی ہیں - مادہ
خرگوش - بلّی اور کتیا سال میں کئی بار حاملہ ہوتی اور
ایک بار میں کئی کئی بچے دیتی ہیں - سینگوں والے
جانور ایک بار میں کئی کئی بچے پیدا کرتے ہیں - شیرنی
اور ہتھنی میں دو تین سال میں صرف ایک انڈا پکتا
اور بچّہ پیدا ہوتا ہے ؎

انڈوں کی پختگی کے ساتھ ساتھ شہوت کا اُبھار

قیامِ حمل کے
متعلق ایک اور
اصول سمجھ لینا
چاہیئے کہ جب

پختہ انڈہ بیضہ دان سے نکل کر رحم یا رحم کی نالیوں
میں آ جائے ۔ اور اِس عرصہ میں نر کے ساتھ ملاپ
ہو کر انڈہ حاملہ ہو جائے ۔ تب مادہ حاملہ ہو کر بچے
دیتی ہے ۔ ورنہ بغیر ملاپ کے انڈہ ہمیشہ جسم کے باہر
سالم کا سالم نکل جاتا ہے ۔ اب حاملہ ہونے کے لئے
پھر نئے انڈہ کے پختہ ہونے تک انتظار کرنا پڑتا ہے
قدرت نے حیوانات میں سِلسلہ نسل کو بر قرار رکھنے
کے لئے انڈہ پختہ ہونے کے ساتھ جذبہ شہوت بھی
پیدا کر دیا ہے ۔ جو اِس موقعہ پر حیوانات کی ہر مادہ
میں بڑے زور کے ساتھ نمودار ہو جاتا ہے ۔ جس سے
تناسلی اعضا میں خاص طرح کی کھجلی اور میٹھی سوزش
پیدا ہو جاتی ہے ۔ جو مادہ کو نر کے ساتھ ملاپ کے لئے
بے ساختہ کر دیتی ہے ۔ سوائے ایسی حالت کے مادہ
نر کو اپنے ساتھ ملنے کی کبھی اجازت نہیں دیتی اور نہ
ہی نر عام طور پر ایسی مادہ سے ملنے کی خواہش یا
تردد کرتا ہے ۔ اِس خاص طرح کی حالت کا نام حیوانات
میں Rutt گرمی یا ویگ کہلاتا ہے ۔ اور اِس کے اندر
سے ایسی رطوبتیں خارج ہوتی ہیں ۔ جن کی خاص طرح
کی بُو نر کو ایسی مادہ کی طرف زور سے مائل کرتی
ہے ۔ اور بعض حیوان جو دُور دُور رہتے ہیں ۔ اِس
بُو کو محسوس کر کے دُور دراز سے سفر طے کر کے
ملاپ اور وصل کے لئے بھاگے آتے ہیں ؛
ٹھیک اِسی طرح انسانی مادہ یا عورت میں بھی یہی

قدرتی اصول کام کرتا ہے - ہر جوان عورت کے بیضہ دانوں سے ہر ماہ (۲۸ روز کے بعد) ایک یا دو انڈے پختہ ہو کر نکلتے ہیں - جس سے بیضہ دانوں میں خفیف سی سوزش پیدا ہونے سے جذبۂ شہوت میں اُکساہٹ معلوم ہوتی ہے - ایسی حالت میں مرد سے ملاپ کے بعد کوئی خاص رُکاوٹ یا کمزوری نہ ہونے پر حمل ٹھہر جاتا ہے - اور انسانی مادہ میں انڈہ کے ہر ماہ پختہ ہونے کی وجہ سے ہر ماہ حمل کا امکان ہے اِس اصول سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ قیامِ حمل کے لئے مرد عورت کا ملاپ (ایامِ مناسب میں جبکہ پختہ انڈہ حاملہ ہو سکے) مہینہ میں ایک دو بار ہی قدرتی ہے ؂

مندرجہ بالا بیان سے یہ امر واضح ہو چکا ہے - کہ کنواری یا شادی شدہ مستورات کے بیضہ دانوں سے ہر ماہ ایک یا دو انڈے پیدا ہوتے ہیں - اور حمل نہ ہونے کی صورت میں وہ جسم سے باہر نکلتے رہتے ہیں اور عرصۂ حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اُن کی پیدائش بالکل رُک جاتی ہے - اِسی واسطے ایامِ حمل اور ایامِ شیر خواری بچّہ میں عورت کا ماہواری خون حیض بند رہتا ہے - جس کو کئی انجان ناواقفیت کے باعث مرض خیال کرنے لگ جاتے ہیں

تحفہ شادی

تیسرا باب

قدرت کے شاہکار انسان

کی تناسلی بناوٹ

(master piece)

مرتبہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج

آتریہ اوشدھالیہ راولپنڈی لاہور

معزز ناظرین!

نباتات اور حیوانات کی تناسلی بناوٹ کی بہت سی دلچسپ مشابہتیں ہم گذشتہ صفحات میں بیان کر آئے ہیں۔ اب ہم آپ کو انسان کی تناسلی بناوٹ سے تفصیل اور تشریح کے ساتھ واقف کرتے ہوئے ضروری امور پر روشنی ڈالیں گے اور ساتھ ہی مغربی محققین کے عجیب و غریب تجربات بھی موقع بموقع بیان کرینگے تاکہ آپ آئندہ بیان سے بہت سے ضروری راز اور اصول از خود سمجھ سکیں۔ لہذا اِس تشریح کو کئی بار پڑھ کر اور تصاویر سے دیکھ کر پوری طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ بیان آپ کے لئے دلچسپی کا باعث ہو کر خصوصیّت سے مُفید ثابت ہوگا۔

تمام جانداروں کو قدرت نے دو قسم کے اعضا دیئے ہیں۔ ایک قسم کے وہ اعضا ہیں۔ جن سے وہ اپنی زندگی قائم رکھتے ہیں۔ دوسری قسم کے وہ اعضا ہیں۔ جن سے وُہ اپنی جنس پیدا کرتے اور سلسلہ نسل کو قائم رکھتے ہیں پہلی قسم میں دانت۔ زبان۔ معدہ جگر وغیرہ اعضا ہاضمہ۔ دل۔ دماغ۔ گردہ۔ جلد۔ مثانہ۔ کئی قسم کی رگیں۔ ناڑیاں اور پٹھے ہیں۔ جو ہر حیوان کی شخصی زندگی کے قیام کا باعث ہیں۔ پہلی قسم کے یہ اعضا پودوں اور درختوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور ادنےٰ سے ادنےٰ جانور سے لے کر اعلےٰ سے اعلےٰ حیوان اور انسان میں اُن کی موجودگی شخصی زندگی

زندگی کے قیام کے لئے ضروری ہے - پہلی قسم کے ان اعضا کی تشریح اور باتصویر ضروری بیان ہم نے اپنی کتاب چشمہ زندگی میں دے دیا ہے - یہاں پر ہم صرف دُوسری قسم یعنی تناسلی اعضا کا باتصویر بیان تشریح سے سمجھاتے ہیں ؛

حیوانات کے تناسلی اعضا کی تقسیم

اعلےٰ طبقہ کے حیوانات کے اعضا تناسل کی تقسیم یوں طرح پر ہے (اول) وُہ اعضا جو مادہ تولید پیدا کرتے ہیں جو نر میں خصیتیں یعنی دونوں انڈکوش ہیں اور جسم کے باہر آلت کے نیچے بذریعہ تھیلی لٹکے ہوتے ہیں - اور مادہ میں دو اوورنیر یعنی بیضہ دان یا انڈہ دھار (اودم یا انڈہ کی جائے پیدائیش) پیٹ کے اندر رحم کے دونوں طرف واقع ہوتے ہیں (دوم) وہ اعضا ہیں - جو کہ مادہ تولید کو جائے پیدائیش سے باہر لے آتے ہیں - چنانچہ نر میں بیشمار چھوٹی چھوٹی نالیاں خصیتیں سے منی کو باہر لانے کے لئے ہوتی ہیں - اُن کے ملاپ سے پیدا شدہ ایک ایک بڑی نالی ہر ایک خصیہ سے نکلتی ہے - جس کو انگریزی میں "واس ڈفرنس" اور سنسکرت میں "ویریہ ناڑی" بولتے ہیں - اور مادہ کے بیضہ دانوں سے جو نالیاں اودم کو رحم تک لاتی ہیں - انکو "فیلوپین ٹیوبس" کہتے ہیں - یہ دُوسری قسم کے اعضاء ہیں

(تیسری قسم) کے وہ اعضا ہیں - جو اس طرح چل کر آئے ہوئے مادہ تولید کو باہر نکالتے اور جذب کرتے ہیں - چنانچہ نر میں وبربہ باہر نکالنے والا قضیب یعنی آلت ہے - اور عورت میں رحم اور فرج اگربھ آشہ دیونی) ہے - جو مرد کے مادہ تولید (منی) کو اپنی طرف کھینچتی اور جذب کرتی ہے ؛

حیوانات کے ہر ادنےٰ و اعلےٰ طبقہ میں تناسلی اعضا کی ترتیب اور تقسیم یکساں ہوتی ہے اتنا فرق ضرور ہے - کہ اعلےٰ طبقات کے حیوانات کی (جن میں انسان بھی شامل ہے - تناسلی بناوٹ نہایت پیچیدہ دقیق اور وسیع ہے ؛

مردانہ تناسلی اعضا

خصیوں یا انڈکوش کی بناوٹ

واضح ہو کہ مرد میں دو انڈکوش یعنی خصیتیں Testicles ہیں - جو گوشت کی ایک پتلی تھیلی میں جس کو انگریزی میں سکروٹم اور عربی میں صفن کہتے ہیں - گوشت کی تاروں اور تاگا نما ریشوں سے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں - ہر ایک خصیہ ۱½ انچ لمبا - ایک انچ چوڑا - سوا انچ موٹا اور تقریباً ایک اونس یعنی ۲½ تولہ وزنی ہوتا ہے - ہر ایک انڈکوش میں پتلی اور نہایت ہی باریک

باریک نالیوں کا جال سا بنا ہوتا ہے - اور وہ قدرت نے اس انتظام اور حکمت سے اس چھوٹے سے عضو میں رکھی ہوئی ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے منی کی نالیاں قطر میں انچ کا ۱/۲ حصہ ہوتی ہیں - اور منی کی بڑی نالی واس ڈفرنس لمبائی میں ۳۲ فٹ ہوتی ہے

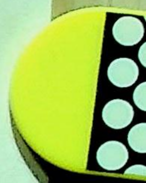
ویریہ یا منی کی پیدائش

انہی چھوٹی نالیوں میں مادہ منی کے ابتدائی سیلز یا باریک باریک نقاط پیدا ہوتے ہیں جو انڈکوش میں آئے ہوئے مصفا خون سے رس رس کر ان چھوٹی منی کی نالیوں میں جمع ہوتے رہتے ہیں ان نالیوں کی تاثیر اور خصیتین کے مزاج خاص قدرتی طور پر یہ ذرات گاڑھے اور سفید رنگ کے ہو جاتے ہیں - یہی نقاط یا ذرات جو خون کا ایک قسم کا جوہر یا ست ہوتے ہیں - جمع ہو کر منی کے قطرے بناتے ہیں - مغربی محققوں اور ڈاکٹروں نے وسیع تجربات کی بنا پر حساب کیا ہے - کہ ۸۰ یا ۱۰۰ قطرہ خون سے ایک قطرہ منی کشید ہوتا ہے اور منی کا ایک اونس خارج کیا ہوا ۴۰ اونس خون کی طاقت کو جسم سے زائل کرتا ہے - جس طرح سیروں دودھ سے صرف تولوں کی مقدار میں مکھن نکلتا ہے - اور منوں پودینہ اور اجوائن وغیرہ جڑی بوٹیوں سے ماشوں اور تولوں کی مقدار میں ست

باریک نالیوں کا جال سا بنا ہوتا ہے - اور وہ قدرت نے اس انتظام اور حکمت سے اس چھوٹے سے عضو میں رکھی ہوئی ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے منی کی نالیاں قطر میں انچ کا ۱/۲۰۰ حصہ ہوتی ہیں - اور منی کی بڑی نالی واس ڈفرنس لمبائی میں ۳۲ فٹ ہوتی ہے

پیدائش منی کی یا ہیہ

انہی چھوٹی نالیوں میں مادہ منی کے ابتدائی سیلز یا باریک نقاط پیدا ہوتے ہیں جو انڈکوش میں آئے ہوئے مصفّا خون سے رس رس کر ان چھوٹی منی کی نالیوں میں جمع ہوتے رہتے ہیں ان نالیوں کی تاثیر اور خصیتیں کے مزاج خاص قدرتی طور پر یہ ذرات گاڑھے اور سفید رنگ کے ہو جاتے ہیں - یہی نقاط یا ذرات جو خون کا ایک قسم کا جوہر یا ست ہوتے ہیں - جمع ہو کر منی کے قطرے بناتے ہیں - مغربی محققوں اور ڈاکٹروں نے وسیع تجربات کی بنا پر حساب کیا ہے - کہ ۸۰ یا ۱۰۰ قطرہ خون سے ایک قطرہ منی کشید ہوتا ہے اور منی کا ایک اونس خارج کیا ہوا ۴۰ اونس خون کی طاقت کو جسم سے زائل کرتا ہے - جس طرح سیروں دودھ سے صرف تولوں کی مقدار میں مکھن نکلتا ہے - اور منوں پودینہ اور اجوائن وغیرہ جڑی بوٹیوں سے ماشوں اور تولوں کی مقدار میں ست



یا جوہر حاصل ہوتا ہے۔ اِسی طرح منی خون کی بہت سی مقدار کا جوہر یا ست سمجھنا چاہیئے۔ اِس میں جسم کے سب اعضا۔ حواس۔ دماغی قوی اور عادات خیالات و اطوار کا بیج موجود ہوتا ہے۔ جو عورت کے رحم میں جا کر باقاعدہ پرورش کے بعد اپنے تمام خواص میں تکمیل حاصل کرتا ہے ۔

ویریہ انڈکوش میں پیدا ہو کر کہاں جاتا ہے

یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ ویریہ خون سے پیدا ہو کر انڈکوش میں پخت و پز پاتا ہے۔ اب ہم اِس بات کو واضح کریں گے۔ کہ یہ کس راستہ سے اور کس طرح خارج ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو خارج نہ کیا جائے تو یہ کہاں جاتا اور کیا کیا تبدیلیاں پیدا کرتا ہے دیکھو چشمہ زندگی تصویر نمبر ۱۴ ۔

گذرگاہِ منی کی دوسری نالیاں

ویریہ انڈکوش کی ہر ایک چھوٹی چھوٹی نالی سے جمع ہو کر ایک پیچیدہ اور خمدار ہر ایک دو فٹ واس ڈفرنس (Vas Deferens) نامی نالی (جو ایک ایک ہر ایک خصیہ سے نکلتی ہے) کے ذریعہ سپرمیٹک کارڈ کے بیچوں بیچ گذرتا ہوا مثانہ کے گرد گھوم کر سیمینل ویسیکل میں جا کرتا ہے۔ جو دو تنگ تھیلیاں

تقریباً ۱½ انچ لمبی مثانہ کی جڑ اور مقعد کے درمیان واقع ہوتی ہیں - جن میں منی خصیتیں سے پیدا ہو کر بذریعہ واس ڈفرنس چکر کھاتی ہوئی جمع ہوتی رہتی ہے - تاکہ وقتِ ضرورت کافی اور پورا انزال ہو سکے - اِن منی کی دونوں تھیلیوں میں سے ایک ایک انجیکیولیٹری کنال Ejaculatory Canal نامی نالی نکلتی ہے - جو بوقتِ شہوت ویریہ کو منی کی تھیلیوں سے نکال کر پراسٹیٹ گلینڈ یعنی غدہ قدامیہ (جو بہ شکل سپاری پیشاب کی نالی کو مثانہ کے مُنہ کے پاس گھیرے ہوئے ہوتا ہے - اور جس کا وزن ۲½ تولہ ہوتا ہے) کے قاعدہ پر کے دو چھوٹے چھوٹے سوراخوں کے ذریعہ جن کو سیمینل ڈکٹس Seminal Ducts کہتے ہیں - پیشاب کی نالی میں (جو مثانہ کے مُنہ سے آتی ہے) ڈال دیتی ہے - یہ دو سوراخ ویروماں ٹے نم کے عین نیچے ہوتے ہیں - جو مثانہ کی گردن پر چھوٹی گانٹھ کی شکل میں مثانہ کے مُنہ کو قدرے روکی ہوئی ہوتی ہے - دیکھو چشمہ زندگی تصویر نمبر ۱۴ و ۱۵ -

آلت کی بناوٹ اور کام
male organ

آلت کے دو کام ہیں اوّل مثانہ سے آتے ہوئے پیشاب کو خارج کرنا - دوسرے منی کو عورت کے رحم تک پہنچانا - یہ عضو بچپن میں بہت چھوٹا مگر جوانی



Mehta Sita Ram Datt Kaviraj, Lahore

تقریباً ۱½ انچ لمبی مثانہ کی جڑ اور مقعد کے درمیان واقع ہوتی ہیں۔ جن میں منی خصیتیں سے پیدا ہو کر بذریعہ واس ڈفرنس چکر کھاتی ہوئی جمع ہوتی رہتی ہے۔ تاکہ وقتِ ضرورت کافی اور پورا انزال ہو سکے۔ اِن منی کی دونوں تھیلیوں میں سے ایک ایک انجیو کیولیٹری کنال Ejaculatory Canal نامی نالی نکلتی ہے۔ جو بوقتِ شہوت وغیرہ کو منی کی تھیلیوں سے نکال کر پراسٹیٹ گلینڈ یعنی غدہ قدامیہ (جو بہ شکل سپاری پیشاب کی نالی کو مثانہ کے مُنہ کے پاس گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔ اور جس کا وزن ۲½ تولہ ہوتا ہے) کے قاعدہ پر کے دو چھوٹے چھوٹے سوراخوں کے ذریعہ جن کو سیمینل ڈکٹس Seminal Ducts کہتے ہیں۔ پیشاب کی نالی میں (جو مثانہ کے مُنہ سے آتی ہے) ڈال دیتی ہے۔ یہ دو سوراخ وغیرہ ویرومان ٹے نم کے عین نیچے ہوتے ہیں۔ جو مثانہ کی گردن پر چھوٹی گانٹھ کی شکل میں مثانہ کے مُنہ کو قدرے روکی ہوئی ہوتی ہے۔ دیکھو چشمہ زندگی تصویر نمبر ۱۴ و ۱۵ ٭

آلت کی بناوٹ اور کام
Male organ

آلت کے دو کام ہیں اوّل مثانہ سے آتے ہوئے پیشاب کو خارج کرنا۔ دوسرے منی کو عورت کے رحم تک پہنچانا۔ یہ عضو بچپن میں بہت چھوٹا مگر جوانی

تحفۂ شادی

گردہ سے مثانہ میں راستہ پیشاب

مثانہ

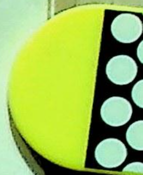
جائے پاخانہ

پراسٹیٹ گلینڈ

چشمۂ زندگی تصویر نمبر ۱۵

مردانہ پیڑو کے اندرونی و بیرونی اعضاء ۔ تصویر میں صرف ایک طرف کی بناوٹ ہے ۔ جیسے باہر دو فوطہ ہیں ایسے ہی اندر منی کی نالیاں اور تھیلیاں دو دو ہیں ۔ باہر کا راستہ منی و پیشاب کا مشترکہ ایک ہی ہے ۞

Mehta Sita Ram Datt Kaviraj, Lahore



پانچ سے سات انچ تک لمبا اور گھیرے میں تقریباً $\frac{3}{4}$ انچ ہو جاتا ہے - اِس کے تین حصّہ جڑ - جسم اور سپاری ہوتے ہیں - جڑ چوڑی اور مضبوط ریشوں کے ذریعہ پیوبس یعنی پیڑو کی ہڈی کے ساتھ پیوست ہوتی ہے - سرے پر حشفہ یعنی سپاری ہوتی ہے جس کے اندر خاص خیزش والے ٹشو یا ریشہ (جو سارے آلت میں پیشاب کی نالی کے ارد گرد بھی ہوتے ہیں) آ کر ختم ہوتے ہیں - سپاری کے اوپر بہت ذی حس اور نہایت باریک جھلی ہوتی ہے - اور کناروں اور گردن پر چھوٹے چھوٹے عذود اور گلٹیاں جن میں سے ہر وقت ایک قسم کی رطوبت سی رستی رہتی ہے - جو سپاری کے اوپر جم جایا کرتی ہے سارے قضیب کے اوپر ایک جلد ہے - جو سپاری اور سارے قضیب کو ڈھکے رکھتی ہے - تا کہ رگڑ سے سپاری اور آلت کو کوئی نقصان نہ پہنچے ؛

آلت کی اندرونی شکل نہایت متخلخل اور اسفنجی ہوتی ہے - یہ معمولی حالت میں چھونے سے نہایت نرم اور دب جاتا ہے - مگر جب آدمی میں شہوت پیدا ہوتی ہے - تو دل بہت سا خون آلت کی شریانوں میں ڈالتا ہے - جس سے اس کے خیزش والے ریشے اور عضلات - چھوٹی چھوٹی خون کی نالیاں اور سوراخ خون کی زیادہ مقدار بھر جانے سے تن جاتے ہیں اور عضو پھول کر ہڈی کی طرح سخت ہو جاتا ہے

اور سپاری کے ذوحس اعصاب میں خون کی تیزی حرکت سے رگڑ پیدا ہو کر ریڑھ اور دماغ کے اعصاب کے ذریعہ برقی رو (انرجی - پران یا روح) کے داخل ہونے کے سبب نعوظ یا خیزش (ہوشیاری) مکمل ہو کر عضو تن کر لمبائی اور موٹائی میں زیادہ ہو جاتا ہے - اب طبیعت اس طرف پوری رجوع ہو جاتی ہے - اور اعصاب تناسلی محرک ہو کر ویریہ کی تھیلیوں کو حرکت دیتے ہیں جس سے سیمینل ویسیکل یعنی منی کی تھیلیاں سکڑتی ہیں اور منی بڑے زور سے بذریعہ ایجکیولیٹری کینال احلیل (پیشاب کی نالی) میں آ کر باہر نکل جاتی ہے - دیکھو چشمہ زندگی تصویر نمبر ۱۵)

قدرت نے آلاتِ جماع حیوانات کی ہر جنس میں بے انداز اختلاف کے ساتھ بنائے ہیں - چنانچہ بعض حیوانات میں آلت خاردار ہوتے ہیں - جس سے مادہ کو بوقتِ ملاپ درد ہوتا ہے - مثلاً بلّی - بعض حیوانات مثلاً کتے کی آلت میں گانٹھیں ہوتی ہیں - جو بوقتِ جماع مادہ کی یونی میں پھیل کر پھنس جاتی ہیں اور آلت مادہ کی خاص اندرونی بناوٹ کے باعث رک جاتا ہے - اور یہی وجہ ہے - کہ اُن کا ملاپ بہت دیر تک رہتا ہے - بعض حیوانات میں انزال فوراً ہو جاتا ہے - اور بعض میں کئی کئی روز تک متواتر جماع اور منی کا انزال ہوتا رہتا ہے - مگر بعد جماع نر فوراً مر جاتا ہے - اور مادہ بچّہ جننے کے

بعد مر جاتی ہے۔ واضح ہو کہ بے شمار پرندوں میں آلت کے برائے نام ہونے سے برائے نام ملاپ ہوتا ہے۔ بنی نوع انسان میں بھی آلات جماع میں بیشمار اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض اقوام میں آلت کے اندر ہڈی کی مانند سختی اور بعض میں ہڈی بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ نیگرو قوم میں اور بعض اشخاص میں آلت کے دو حصے اس طرح پائے گئے ہیں۔ جو کہ علیحدہ علیحدہ دو آلت معلوم ہوتے ہیں۔ انسانی تناسلی اعضا کی بناوٹ اور مقام نر و مادہ کو ملاپ کے تت بالمقابل رکھ سکتا ہے۔ اور یہ بات سوائے انسان کے اور کسی بھی حیوان میں نہیں پائی جاتی ؞

ویریہ کے جسم میں جذب ہونے اور حفاظت منی کی فضیلت پر غور کرو

ہم غذا کھاتے اور فضلات کو باہر نکال دیتے ہیں۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ پسینہ۔ سانس۔ کا باقاعدہ باہر نکلتے رہنا ہی صحت کی نشانی ہے اگر ان کا قدرتی نکاس کسی بد اعتدالی سے بند ہو جائے۔ تو تدابیر ممد اخراج کو استعمال کرنا پڑتا ہے پاخانہ کے باقاعدہ خارج نہ ہونے سے سر درد۔ قبض بدہضمی۔ بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ پیشاب کے اندر رہنے سے گنٹھیا۔ سوزاک۔ پتھری وغیرہ امراض ظاہر ہوتی ہیں۔ پسینہ اور سانس کے رکنے سے سردی۔

زکام - کھانسی - نمونیا اور موت واقع ہو جاتی ہے - پس یہ ایسے فضلات ہیں - جو غذائیت کے ناقابل ہونے سے باقاعدہ خارج ہوتے رہیں - تو جسم تندرست رہتا ہے - لیکن اِس کے برخلاف جسم میں ایسے مادے بھی ہیں - جن کا جسم کے اندر رہنا ضروری ہے - اور جن کے اخراج سے کمزوری اور بیماری پیدا ہوتی ہے مثلاً خون کے اخراج سے کمزوری - زردی - ضعیفی - گوشت کے زائل ہونے یا ہڈی کے تحلیل ہو جانے سے انسان کمزور اور بیمار ہو جاتا ہے - لہذا اِن دھاتوؤں یعنی اخلاط صالح کا جسم کے اندر رہنا دل - دماغ اور جگر کو طاقت دیتا اور جسم کو کام کے لائق بنائے رکھتا ہے

ہم نے پہلے واضح کر دیا ہے - کہ خون کے نہایت قیمتی اجزا سے منی پیدا ہوتی ہے - لہذا اخراج منی بدتریں اخراجہا اور بدرجۂ کمال مضعف بدن و مولد امراض ہے - حفاظتِ منی کے پابند خوبصورت طاقتور اور عالی دماغ انسان ہوتے ہیں - اور ان کے مقابلہ میں عیاش اور منی کو بے تمیزی سے ضائع کرنے والے لوگ بزدل - کم عقل اور بد صورت ہوتے ہیں آپ نے کئی دفعہ دیکھا ہوگا - کہ سکول کے لڑکے جو بچپن میں ایک جیسے معلوم ہوتے تھے - جب جوان ہوئے تو بعض خوبصورت - دراز قد اور مضبوط نِکلے - اور بعض جو بچپن میں اچھے ڈیل ڈول کے دکھائی دیتے تھے - کمزور - دبلے - پتلے اور اور پست قد

ہی رہے - اس کی یہ وجہ ہے - کہ پہلی قسم کے لڑکوں نے اِس مادۂ حیات و نشاط - مایۂ صحت و انبساط - منبع طاقت و غذائے روح کو ضائع نہیں کیا - اور دُوسروں نے صحبتِ بد کے اثر سے کثرتِ جماع - جَلق یا اغلام کے عادی ہو کر ہمیشہ کے لئے کمزوری - بیماری اور اُداسی خرید لی ۔

پیارے نوجوانو! یہی ویریہ ہے - جس کو سنبھال کر رکھنا انسان کو مشکل کاموں کے لائق بنا کر اِس میں سخت سے سخت جسمانی اور دماغی محنت کی طاقتِ برداشت پیدا کرتا ہے - یہی جوہر ہے - جس کے ذریعہ معمولی انسان غیر معمولی کاموں کو سر انجام دے سکتا ہے - یہی تیج ہے - جس کو جسم کے اندر رکھتے ہوئے رشی منی یوگ ابھیاس کرتے اور منطق و فلاسفی کی نہایت دقیق باتوں کو سوچ سکتے تھے - یہی بجلی کی طاقت ہے جو پندرہ سولہ برس کی عمر میں نہایت تیزی سے جسمانی تبدیلیاں پیدا کرتی ہے - داڑھی مونچھوں کو پیدا کرتی - ہڈی کو مضبوطی - قد کو رعنائی - جسم کو خوبصورتی بخشتی ہے اور دل میں شجاعت اور ہمت کی رُوح پھونکتی ہے اس کے محفوظ رہنے سے نازک اندام کمزور اور شرمیلا لڑکا بالکل تبدیل ہو کر قوی ہیکل اور دلیر نوجوان بن جاتا ہے - اس کے دل میں ہمت - دماغ میں طاقت ہاضمہ میں غضب کی تیزی اور طبیعت میں چستی اور چالاکی آ جاتی ہے - اِس عمر میں خون کی مقدار آلت کی

طرف زیادہ جانے سے جماع کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور
اگر ذرا بھی خیالات کو اس طرف لگایا جائے تو اکساہٹ
اور استادگی بار بار ہوتی ہے ۔لیکن جیسا کہ ہم آئندہ
بیان کریں گے ۔ یہ پندرہ سولہ سال کی عمر کا وقت
استری سنگ کے لئے موزون اور قدرت کے مطابق
ہرگز نہیں ہے ۔کیونکہ منشار قدرت کے مطابق اسوقت
منی یا ویریہ کا جسم کی پرورش ۔ طاقت و صحت اور
تناسلی تکمیل میں خرچ ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے اور
یہ تکمیل اعضار جب تک پوری نہ ہو لے ۔ دانائی اسی
میں ہے ۔ کہ ویریہ کو ضائع نہ کیا جائے ۔ ورنہ اس
موقعہ پر جیسا کہ عموماً نوجوانوں میں دیکھا جاتا ہے اس
کو کسی قدرتی یا خلاف قدرت طریق سے ضائع کیا جائے
تو تکمیل اعضار میں خطرناک زوال پیدا ہو کر بھاری
کمی رہ جاتی ہے ۔تناسلی اعضا اور اُن کے افعال عمر
بھر کے لئے کمزور اور قد میں پست ہو جاتے ہیں۔
اور آدمی کئی طرح کی امراض میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی
کو تباہ و برباد کر دیتا ہے ؂

وہ کسان کیسا ہی بیوقوف خیال کیا جائے گا ۔ جو
کھیت کو پانی دیتے وقت ابھی ایک کیاری پوری طرح
سیراب نہیں ہو چکتی کہ پانی کو بند کر کے دوسری کیاری
میں چھوڑ دیتا ہے ۔جس سے فصل ادھوری اور بعض
پودے سوکھ کر بے رس ۔ کمزور اور اپھل رہتے ہیں
ہیں ۔ اسی طرح وہ نوجوان کس قدر خطرناک غلطی کر رہا

ہے ۔ جو اپنی اُٹھتی جوانی میں ویریہ کو بجائے اس کے کہ پورے طور پر دل ۔ دماغ اور جگر کی کیاریوں میں نشو و نما کے لئے روانہ کرے ۔ اُسے بیفائدہ ضائع کر رہا ہے ؛

وہ بادشاہ اپنے ملک ۔ سلطنت اور مال و متاع کا دشمن اور برباد کنندہ ہے ۔ جو اپنی افواج رسالہ اور جنگجو بہادروں کی تنخواہیں وضع کر کے اپنے عیش کے سامانِ عیش میں خرچ کرتا ہے ۔ اس کی سلطنت بہت جلد کسی زور آور دشمن کے حملہ کی تاب نہ لاکر تباہ و برباد ہو جائے گی ۔ ٹھیک اسی طرح وہ نوجوان جو اپنے مایۂ حیات کو جو اس کے دل ۔ دماغ ۔ جگرہ ۔ معدہ ۔ ہڈی اور گوشت کو مضبوط اور کام کے لائق بنا کر اسے جملہ دماغی ۔ اعصابی ۔ قلبی ۔ جگری اور معدی امراض کی زد سے بچانیوالا ہے ۔ لذّتِ نفسانی اور شہواتِ حیوانی کی خاطر اس سے سلطنت جسم کے رکھوالے اور دلیر بہادروں کی سپاہ کو محروم رکھ کر اس قیمتی زر کو فضول لُٹا رہا ہے ۔ بہت جلد اپنی بادشاہتِ جسم میں موذی امراض اور مہلک صدمات کو سلطنتِ جسم کی تباہی کے لئے تیار پائے گا ؛

وہ مالی بہت ہی بیوقوف ہے ۔ جو اپنے باغ کے نہایت میٹھے اور بڑے مزہ آموں کو پکنے سے پہلے ہی توڑ کر کام میں لے آتا ہے ۔ اور اس وقت کا انتظار نہیں کرتا جبکہ وہ خوشگوار ۔ خوش مزہ میوہ اچھی طرح پک کر فائقہ

میں شیریں اور لذیذ ہو جائے - اِسی طرح اس گمراہ اور بد بخت نوجوان کی حالت پر افسوس بلکہ صد افسوس ہے - جو اپنے پھل یعنی ویریہ کو پختہ ہونے سے پیشتر ہی ضائع کر کے تباہ ہو رہا ہے - پیارے عزیزو! در حقیقت یہی ویریہ عالم جوانی میں خوبصورتی اور صحت کی نشانی ہے - تمہارے گلشنِ زندگی کی شادابی و رونق قائم رکھنے کے لئے ویریہ کے زندگی بخش قطرات کے سوائے اور کوئی ذریعہ آبیاری نہیں ہے ٭

اعضاء تناسل زنانہ

تقسیم زنانہ اعضائے تناسل سوائے پستان کے سارے کے سارے پیڑو میں ہوتے ہیں اور وہ بیرونی و اندرونی دو قسم کے ہیں - بیرونی اعضا دو بڑے اور دو چھوٹے ہونٹ (لب کلاں و لب خورد) کلٹورس یا پردہ بکارت یا ہائمن ہیں ٭

اندرونی - پہلا عضو اوورِیز Ovaries یعنی دو انڈکوش - اووم یعنی انڈہ یا رج کی پیدایش کی جگہ ہیں ٭

دوسرا فیلوپین ٹیوب Falopion Tubes یعنی وہ نالیاں جو انڈکوش سے اووم یا رج کو رحم میں لاتی ہیں ٭

چوتھا اندام نہانی کی نالی - جس میں غدود ہوتے

ہیں - جس سے نالی مذکور بچہ جننے کے وقت بہت پھیل سکتی ہے - اب ان اعضا کی تشریح نیچے درج کرتے ہیں ؛

بیرونی اعضاء

بڑے و چھوٹے ہونٹ

عورتوں میں پیٹ کے نیچے پیڑو کی ہڈی کے اوپر باہر چربی کی موٹی تہ ہوتی ہے - جو اُن کے بیرونی اعضاء کو باقی جسم کے اوپر اُبھارے ہوتی ہے جوانی میں یہ اُبھار خاص نمایاں شکل اختیار کر لیتا ہے - اور اس کے اوپر بال اُگ آتے ہیں - بعض مستورات میں یہ اُبھار اور بال نہیں پائے جاتے - خصوصاً جن مستورات میں بیضہ دان نہ ہوں - یا بیضہ دانوں کے افعال بعجہ سُست ہوں - اُن میں یہ بال اور چربی کا اُبھار نہیں پایا جاتا - اس اُبھار کے عین نیچے دو بڑے ہونٹ (لب کلاں) ہوتے ہیں - یہ اُوپر نیچے سے مُنہ کے ہونٹوں کی طرح سے جڑے ہوئے مگر درمیان سے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں - اُن کے اُوپر بال ہوا کرتے ہیں اور نیچے ملائم جلد ہوتی ہے جس میں نہایت باریک گلٹیاں ہوتی ہیں - جن میں سے ایک قسم کی رطوبت سی رستی رہتی ہے - ان بڑے ہونٹوں کے اندر کے حصہ میں چربی کی تہ ہوتی ہے - ان ہونٹوں کی موٹائی اُوپر نیچے سے مل کر انچ سوا انچ ہوتی ہے مگر بعض عورتوں میں یہ بہت بڑے اور کھلے ہوتے ہیں اور بعض میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے بچہ کی

تحفہ شادی

تصویر نمبر ۱ زنانہ بیرونی اعضاء

شادی سے پہلے (الف) شادی کے بعد (ب)

کلٹورس
کلٹورس کی سپاری
سوراخ
نیچے کا نوکیلا حصہ

شکل ا میں پردہ بکارت یا ہائمن سالم ہے اور شکل ب میں پردہ بکارت پھٹا ہوا ہے - اور اس کے کنارے حاشیہ کی صورت میں کناری کی طرح ظاہر ہیں - یہ کنارے سکڑ کر نقاط بن کر پھر بالکل صاف ہو جاتے ہیں

پیدائش پر چڑھ جاتے ہیں۔ اِن دو بڑے ہونٹوں کے اندر دو چھوٹے ہونٹ ہوتے ہیں۔ بچپن میں چھوٹے ہونٹ زیادہ دکھلائی دیتے ہیں۔ مگر جوانی میں اُوپر کے بڑے ہونٹ موٹے اور بھارے ہو جانے سے چھوٹے ہونٹ بڑوں کے نیچے ڈھک جاتے ہیں۔ لیکن بچہ ہونے کے بعد چونکہ باہر کے ہونٹ کشادہ ہو جاتے ہیں لہذا نیچے کے ہونٹ پھر باہر نکل آتے ہیں اور بعض میں اِتنے بڑھ جاتے ہیں۔ کہ فرج کا منہ تک روک لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں اُن کو کٹوانا ہی پڑتا ہے بہت سی عورتوں میں یہ اندرونی چھوٹے ہونٹ نہایت ذکی الحس ہوتے ہیں۔ اور جذبۂ شہوت کو بے حد اُکساتے ہیں۔ اور جب یہ اندازہ سے بڑے اور حس دار ہو جاتے ہیں۔ تب شہوت سے بے اختیار سخت مغلوب ہو کر ایسی عورتیں اِس زبردست کھجلی اور اُکساہٹ کو مٹانے کے لئے بلا تمیز و بلا شرم و حیا اچھے یا بُرے طریق استعمال کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں لہذا یہ مستورات کی ایک مرض ہے۔ جس کا طبی علاج ضروری[1] ہوتا ہے اور ایسے حالات میں شرم دلانے یا اُپدیش کرنے کی بجائے چھوٹے سے آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے۔

بہت سی قوموں اور ملکوں میں لڑکوں کے ختنہ کی

---

[1] عورتوں کی تمام امراض کے علاوہ اِس قسم کی تناسلی امراض کا علاج "تحفہ بیوی" میں دیکھو۔

طرح چھوٹی لڑکیوں کے اندرونی چھوٹے بڑھے ہوئے ہونٹوں کو بھی بچپن سے ہی کاٹ دیا جاتا ہے - جہاں ایسے عمل سے طبّی فائدہ مقصود ہوتا ہے - وہاں عورتوں کے جذبۂ شہوت کو کم کرنے کا راز بھی پوشیدہ ہے - خصوصاً جبکہ ایک مرد کا کئی بیویوں سے تناسلی تعلقات پیدا کرنا مقصود ہو ٭

باہر کے ہونٹوں کی شکل و رنگ حمل کے بعد اور بعض دفعہ جوانی یا ملاپ کے بعد بدل جاتا ہے - اِسی طرح اندر کے ہونٹوں کی شکل اور رنگ بھی گلابی (پنک) سے سانولا - نیلگوں اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے - اور ہونٹ ڈھیلے اور کھلے ہو جاتے ہیں - (دیکھو تصویر نمبرا)

ہائمین یا پردہ بکارت

بیرونی اور اندرونی ہونٹوں کے اندر اُن کے نچلے حصّہ میں یونی (فرج یا ویجینیا Vagina) کا گول سوراخ ہوتا ہے - اور کنواری عورتوں میں قریباً سالم ایک جھلی یا پردہ سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے - اِس جھلّی یا پردہ کو ہائمین یا پردہ بکارت کہتے ہیں یونی کے سوراخ سے اُوپر اور کلٹورس کے نیچے درمیان میں مثانہ سے آئے ہوئے پیشاب کے نکلنے کا سوراخ ہوتا ہے - جس پر کوئی پردہ نہیں ہوتا - اور جو فرج کے سوراخ سے بالکل علیحدہ دکھلائی دیتا ہے - بعض انجان لوگ بظاہر اِن دو سوراخوں میں تمیز نہیں کر سکتے اور پیشاب کے راستے کو ہی رحم کا راستہ سمجھ لیا جاتا ہے

البتہ بعض امراض میں اور خصوصًا بچہ کی پیدائش پر بعض عورتوں میں فرج کا راستہ پھٹ کر پیشاب کے راستہ سے مل کر ایک ہی ہو جاتا ہے - ایسی صورت میں مغالطہ ممکن ہو سکتا ہے ؛

پردہ بکارت اِس کا نام اسی واسطے ہے کہ یہ عام طور پر کنوار پن کی نشانی سمجھی جاتی ہے - لیکن اِس کے متعلق مدّت سے توہمات چلے آ رہے ہیں بائیبل میں لکھا ہے - کہ یہودی لوگ کسی عورت کے کنوار پن جانچنے کے لئے شبِ عروسی کی چادروں کے خون سے آلودہ ہونے سے تصدیق کرتے تھے - اِس پر ڈاکٹر ہالک لکھتا ہے - کہ ہاں اگر یہ پردہ پہلی ہم بستری تک سالم موجود ہو - تب کم و بیش خون آتا ہے - بعض دفعہ چھلانگنے اور اعضا کو زور سے پھیلانے یا اُن پر چوٹ آنے سے ہی پھٹ جاتا ہے - ایسے حالات میں بھی جبکہ پردہ بالکل ہوتا ہی نہیں - پھر بھی مستورات کو پہلی ہمبستری میں خون آتا ہے - اِس کی وجہ یہ ہؤا کرتی ہے - کہ مردوں کے اعضا کے ساتھ ان کے اعضا کی مطابقت نہ ہونے سے اور فرج کے سکڑے اور سلوٹوں کے سبب زور پڑنے سے خون آتا اور درد بھی ہوتا ہے - اور بہت سی بیوہ عورتوں میں کچھ عرصہ کے بعد دوسری شادی کے وقت ویسا ہی درد وغیرہ ہوتا ہے - جیسا کہ کنوار پن میں ہؤا کرتا ہے - علاوہ ازیں بعض مستورات (خصوصًا پیشہ

در عورتیں) مصنوعی پردہ بناتی ہیں - جو بڑے بڑے سرجنوں کو بھی شک میں ڈال دیتا ہے - اور وہ اُن کو کنوارا تصدیق کرتے ہیں - حالانکہ وہ کئی بچّوں کی ماں بن چکی ہوتی ہیں - لہذا جوانوں اور شادی شدہ مرد عورتوں کو تمام سنی سنائی باتوں کو دل سے ہٹا کر یہ نوٹ کر لینا چاہیئے - کہ محض پردہ بکارت کی غیر موجودگی سے وہ اپنی پاک دامن بیوی کو شک کی نگاہ سے نہ دیکھیں - نیز یاد رکھنا چاہیئے - کہ پردۂ بکارت کے بیچ ایک سوراخ ضرور ہوتا ہے - جس کے راستہ رحم سے آیا ہوُا ماہواری خون خارج ہوتا رہتا ہے - کبھی کبھی یہ پردہ فرج کے منہ کو بند کئے ہوتا ہے - لہذا ایسی صورت میں رحم سے خون حیض کے بالکل باہر نہ آنے سے بھاری تکلیف پیدا ہو جاتی ہے - اگر اِس نقص کا جلدی تدارک نہ کیا جائے - تب پاگل پن اور خون کے زہریلا ہو جانے سے موت بھی ہو سکتی ہے - لہذا ایسی صورت میں پردہ کو نشتر سے فوراً کٹوا دینا چاہیئے - جو کہ کوئی خطرناک کام نہیں ہے - بعض دفعہ پردہ میں خون حیض کے نکلنے کے لئے سوراخ تو ہوتا ہے - مگر پردہ اتنا سخت ہوتا ہے - کہ خاوند کے ہر طرح تندرست اور طاقتور ہونے کے باوجود ہمبستری میں نہیں پھٹ سکتا - اور دخول کا سخت مانع ہوتا ہے - ایسی حالت میں میاں بیوی انجان ہوں تو وہم سے بھٹکتے ہیں - لہذا یہ تشریح ایسے حالات میں کئی لوگوں کو وہم سے بچا کر درست

تشخیص کے بعد نشتر کے علاج سے فائدہ اُٹھانے کی ہدایت کرے گی ؛

کلٹورس چھوٹے ہونٹوں کے اُوپر کے ملاپ سے ایک کمان نما گول اُبھار کے اندر مٹر کے دانہ کے برابر ایک عضو ہوتا ہے۔ جس کو کلٹورس کہتے ہیں۔ بعض عورتوں میں یہ مردوں کے آلت کے بالکل لگ بھگ اور آگے سے سپاری نما نوکدار ہوتا ہے۔ ایسے بڑے اور حس دار کلٹورس کی موجودگی میں وہ اپنے شہوانی جذبات کو کسی صورت میں بھی ضبط نہیں رکھ سکتی۔ کپڑوں یا اپنے ہی اعضا بیرونی کی رگڑ اُن کے جذبات کو بیحد اُکسا کر اختیار اور ضبط سے باہر کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں کوئی اُپدیش۔ نصیحت رُکاوٹ یا شرم و حیا نہیں رہتی۔ یہ ایک جسمانی نقص ہے جس کی وجہ سے عورت کو شہوت پسند ہونے کا الزام لگا حقیر سمجھنے کی بجائے علاج کرنا چاہیئے۔ اور یہ بہت آسان اور بے خطر عمل ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بذریعہ آپریشن زیادہ بڑھاؤ کو کاٹ دینا چاہیئے۔ زمانہ قدیم کے لوگ اِس امر سے بخوبی آگاہ تھے۔ کہ یہ اعضا مرد کے آلت کی طرح عورتوں میں شہوت کے بھڑکانے اور لذت کے اُٹھانے کا نہایت زبردست عضو ہے اسی واسطے زمانہ قدیم میں کسی وقت بد چلن عورتوں کو یہ سزا دی جاتی تھی۔ کہ اُن کا کلٹورس کٹوا دیا جاتا تھا۔ جن مستورات میں کلٹورس بہت چھوٹا ہوتا ہے

اُن کے مزاج میں مادہ شہوت قدرتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اِن کے بانجھ پن اور گربھادھان ہیں بے لطفی کو دُور کرنے کے لیئے کلٹورس[1] کو زیادہ نشو و نما دینی چاہیئے جو جو نقصان مردوں کو جلق یا ہاتھ کی حرکات سے اپنے عضو کو اُکسانے اور شہوانی جذبات کو اُبھارنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ہی نقصان عورتوں کو کلٹورس کی کی بار بار غیر قدرتی رگڑ اور اُکساہٹ کی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا اِس امر کی خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہ لڑکیوں کی والدہ اِس امر کا دھیان رکھے۔ کہ اس کی لڑکیاں اپنے طور پر یا دُوسری لڑکیوں سے مل کر اِس نازک عضو کو بار بار رگڑنے اور آپسمیں گھسنے سے کہیں اپنی جوانی کو آنے سے پہلے ہی بڑھاپے میں تو نہیں بدل رہیں ؛

پس مندرجہ بالا بیان سے یہ امر واضح ہو چکا ہے۔ کہ کلٹورس کی زیادتی نشو و نما زیادتی شہوت کا باعث ہوتی ہے۔ بعض مادہ حیوانوں مثلاً مادہ بندرو بلخ اور خصوصاً مادہ ریچھ میں کلٹورس بہت بڑا اور خمدار ہوتا ہے۔ اور جن حیوانات کے آلت میں ہڈی ہوتی ہے۔ اُن کی مادہ کی کلٹورس میں بھی ہڈی پائی جاتی ہے بعض مادہ حیوانوں میں دو کلٹورس اور اُن کے نرؤں میں آلت بھی دو ہی ہوتے ہیں ؛

[1] تحفہ بیوی میں ہم نے اسکا علاج لکھا ہے ؛

اندرونی اعضاء

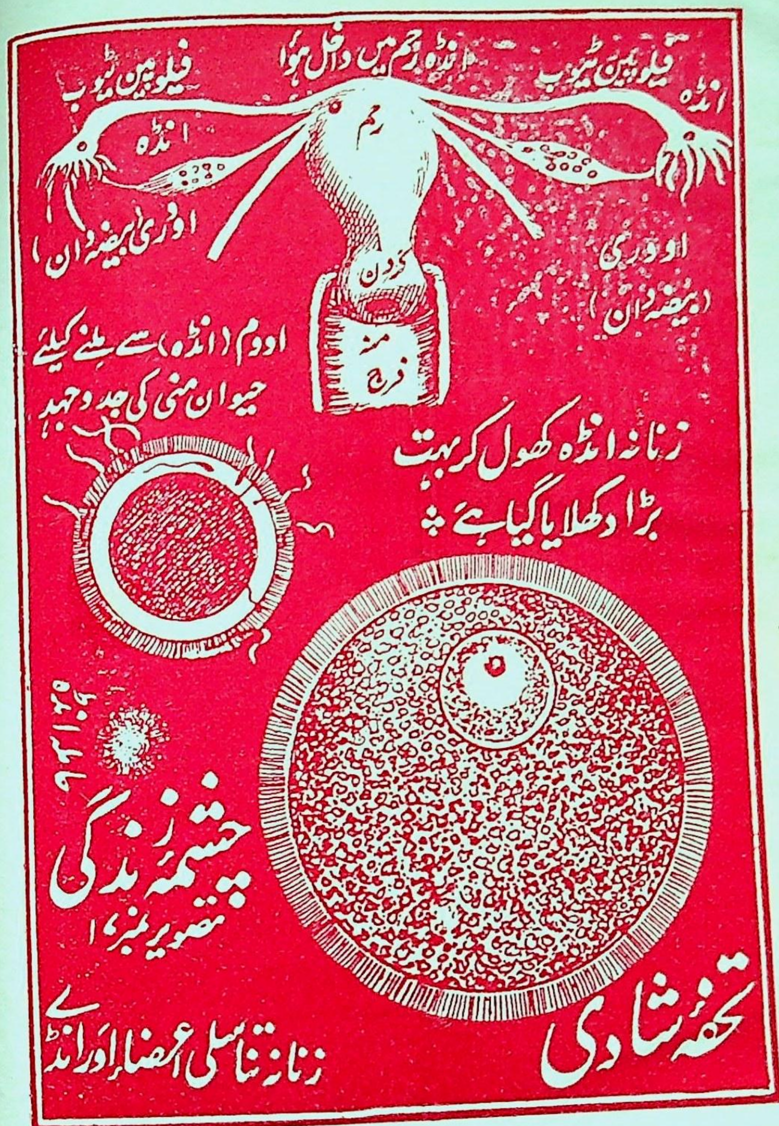
اوورنیز یعنی بیضہ دان یا انڈکوش زنانہ

اندرونی زنانہ اعضاء تناسل میں سب سے ضروری اوورنیز ہیں۔ جو انڈوں کو پیدا کرتے ہیں۔ انڈکوش تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ ہر انڈکوش یا بیضہ دان ڈیڑھ انچ لمبا۔ پون انچ چوڑا۔ اور تہائی انچ موٹا اور دو ڈرام یعنی سات آٹھ ماشہ وزنی ہوتا ہے۔ رحم کے دونوں طرف شکل صورت میں مردوں کے انڈکوش سے بالکل مشابہ بیضہ دان ہوتے ہیں فوطوں کی طرح بیضہ دان کا کام بھی مادہ تولید پیدا کرنا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۱۷۔

اوورنیز میں شہد کے چھتے کی طرح ہزاروں سوراخ ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک دو تین اور بعض دفعہ چار یا پانچ انڈے پک کر تھیلی یعنی اپنے اپنے خانہ کو پھاڑ کر باہر نکل آتے ہیں۔ اور اس وقت فیلوپین ٹیوب کا جھالر دار سرپوش نما حصّہ ان کو قابو کر لیتا ہے اور جب وہ خون جو خانہ یا جھلّی کے پھٹنے سے پیدا ہوا تھا (جسے خون حیض کہتے ہیں) باہر خارج ہو جاتا ہے تو فیلوپین ٹیوب سے علیحدہ ہو کر ایک یا زیادہ انڈے رحم میں آ جاتے ہیں۔ اگر انکا ملاپ رحم میں مرد کی منی کے اجسام سے ہو جائے۔ تو ایک یا دو یا تین

بچوں کی نشو و نما شروع ہو جاتی ہے - اور اگر اِس طرح
ملاپ نہ ہو تو وہ رج یا اووم خون حیض سے پہلے دن
سے شمار کر کے زیادہ سے زیادہ سولہ دن تک اندر بھٹہر
کر پھر خارج ہو جاتا ہے - ایک عورت اگر ہر ماہ صرف
ایک اووم خارج کرے - تو ساری زندگی بھر پندرہ برس
کی عمر سے لے کر پچاس برس کی عمر تک ۴۲۰ انڈے
پیدا کرتی ہے - لیکن عموماً عورتوں میں ایک دفعہ ہر ماہ
دو تین اور کبھی کبھی چار پانچ انڈے خارج ہوتے ہیں۔
اور یہی وجہ ہے کہ ہم دو چار اور زیادہ بچے اکٹھے
پیدا ہوتے اور اکثر سنتے اور دیکھتے ہیں - یہ سینکڑوں
انڈے سینکڑوں بچے پیدا کر سکتے ہیں - اِسی طرح مرد کے
خصیتیں میں اجرام منی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں موجود
ہوتے ہیں - چنانچہ ایک دفعہ کے اخراج منی میں کروڑوں
جیو یا حیوان منی خارج ہو جاتے ہیں - اور اِن سے
کروڑوں حمل قائم ہو کر کروڑوں بچے پیدا ہو سکتے ہیں
پھر آپ سوال کریں کہ نیچر نے اِتنی تعداد میں اجرام
کیوں پیدا کیئے - جبکہ صرف ایک جرم مرد کی منی کا اور
ایک اووم عورت کا مِل کر بچہ پیدا کر سکتا ہے - اِس
کا جواب یہ ہے - کہ نیچر ایسے معاملات میں ہر جگہ
فراخدلی اختیار کرتی ہے - بیج کتنا زیادہ بویا جاتا ہے مگر
کتنا کم اُگتا ہے - بہت سے بیج جانور کھا جاتے ہیں -
بہت سے پودے ادھورے ہی مرجھا جاتے ہیں - اور
پھل دبنے سے پہلے ہی مٹ جاتے ہیں - بہنوں کے





Mehta Sita Ram Datt Kaviraj Lahore

بچوں کو سینچا کہا جاتا ہے۔ مچھلی لاکھوں کروڑوں انڈے دیتی ہے۔ مگر ان میں سے بہت کم شاید سینکڑوں بچے زندہ رہتے ہیں۔ دماغ اور پھیپھڑوں میں کروڑہا سیلز یعنی نقاط و سوراخ ہوتے ہیں۔ کہ اگر کچھ سیلز خراب ہو جائیں تو بھی ان اعضا کے افعال بند نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح قدرت نے لاکھوں۔ ہزاروں جرم اور انڈے انسانوں کے اندر پیدا کر دیئے ہیں۔ تا کہ اگر خراب استعمال سے کچھ ضائع ہو جائیں۔ تو بھی سلسلہ پیدائش بند نہ ہو۔ جس طرح قدرت نے انسان کو دو آنکھیں دو کان دو پھیپھڑے دو گردے دو ہاتھ اور دو پاؤں دیئے ہیں۔ اسی طرح اس نے دو خصیے اور دو بیضہ دان اس لئے دیئے ہیں۔ کہ ایک کے بیمار یا بیکار ہو جانے سے دوسرا کام دے سکے۔ اسی اصول پر انسان کو کئی دانت۔ کئی انگلیاں اور کروڑہا مسام دیئے ہیں۔ اب آپ پوچھ سکتے ہیں کہ دو اور تین کیوں پیدا کیں۔ چار کیوں نہ بنائیں۔ تا کہ اگر تین خراب ہو جائیں۔ تو چوتھی کام دیتی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر قدرت چار پیدا کرتی تو سوال ہو سکتا تھا۔ کہ چھ اور آٹھ کیوں نہ پیدا کیں۔ لہذا یہ اعتراض درست نہیں۔ کیونکہ قدرت حکیم کامل ہے۔ جہاں جیسا مناسب سمجھا ویسا ہی کیا۔ ایسے جانور بھی ہیں جن میں درجنوں آنکھیں پیدا کی ہیں۔ ایسی مخلوقات بھی بنا دی ہے۔ جن میں کئی کئی پھیپھڑے اور

انڈہ فیلوپین ٹیوب

انڈہ رحم میں داخل ہوا

فیلوپین ٹیوب

انڈہ

رحم

اووری بیضہ دان)

اووری
(بیضہ دان)

گردن

منہ
فرج

اووم (انڈہ) سے ملنے کیلئے
حیوان منی کی جدوجہد

زنانہ انڈہ کھول کر بہت
بڑا دکھلایا گیا ہے

چشمہ زندگی
تصویر نمبر ۱

تحفہ شادی

زنانہ تناسلی اعضا اور انڈے

Mehta Sita Ram Datt Kaviraj Lahore

پنوں کو کیڑا کھا جاتا ہے - مچھلی لاکھوں کروڑوں انڈے
دیتی ہے - مگر ان میں سے بہت کم شاید سینکڑوں بچے
زندہ رہتے ہیں - دماغ اور پھیپھڑوں میں کروڑہا سیلز
یعنی نقاط و سوراخ ہوتے ہیں - کہ اگر کچھ سیلز خراب
ہو جائیں تو بھی ان اعضا کے افعال بند نہیں ہو
سکتے - اسی طرح قدرت نے لاکھوں - ہزاروں جرم اور
انڈے انسانوں کے اندر پیدا کر دیئے ہیں - تا کہ اگر
خراب استعمال سے کچھ ضائع ہو جائیں - تو بھی سلسلہ
پیدائش بند نہ ہو - جس طرح قدرت نے انسان کو دو
آنکھیں دو کان دو پھیپھڑے دو گردے دو ہاتھ اور
دو پاؤں دیئے ہیں - اسی طرح اس نے دو خصیہ
اور دو بیضہ دان اس لئے دیئے ہیں - کہ ایک
کے بیمار یا بیکار ہو جانے سے دوسرا کام دے سکے -
اسی اصول پر انسان کو کئی دانت - کئی انگلیاں اور
کروڑہا مسام دیئے ہیں - اب آپ پوچھ سکتے ہیں کہ دو
او ورنہیر کیوں پیدا کیں - چار کیوں نہ بنائیں - تا کہ
اگر تین خراب ہو جاتیں - تو چوتھی کام دیتی - اس کا
جواب یہ ہے - کہ اگر قدرت چار پیدا کرتی تو سوال ہو
سکتا تھا - کہ چھ اور آٹھ کیوں نہ پیدا کیں - لہذا یہ
اعتراض درست نہیں - کیونکہ قدرت حکیم کامل ہے -
جہاں جیسا مناسب سمجھا ویسا ہی کیا - ایسے جانور بھی
ہیں - جن میں درجنوں آنکھیں پیدا کی ہیں - ایسی
مخلوقات بھی بنا دی ہے - جن میں کئی کئی پھیپھڑے اور

کئی کئی منہ اور سر پیدا کر دیئے ہیں - ایسے حیوان بھی ہیں - جن میں رحم ہی نہیں ہوتا اور انڈہ مادہ کی اوویز سے بذریعہ فرج باہر آ کر نشو و نما پاتا ہے - بعض حیوانات مثلاً خرگوش وغیرہ میں دو رحم ہوتے ہیں اور بعض میں تین اور چار تک رحم پائے گئے ہیں - بعض میں رجیسے کنگروا دو آلت اور دو فرج پائے گئے ہیں انسانی مادہ میں ایک ہی رحم ہوتا ہے - مگر شاذ و نادر دو رحم اور دو فرج بھی پائے گئے ہیں دانا قدرت نے جو مناسب سمجھا اور یقیناً جو درست تھا - وہی پیدا کر دیا - انسان کی عقل محدود ہے وہ قدرت کے کاموں کو ایک خاص حد تک ہی سمجھ سکتا ہے اور قدرت کے رازوں کے آگے قدم قدم پر سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے - سچ ہے - انسان جس قدر زیادہ تحقیقات کرتا ہے - اُسی قدر اُسے اپنی لاعلمی کا زبردست ثبوت ملتا جاتا ہے - آخر وہ تھک کر کہتا ہے ؎

بڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں پنڈت کروڑوں دانا ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو دوست آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

فزیالوجی بچّوں کی محدود تعداد کو خوب ثابت کرتی ہے

چونکہ تمام ایام حمل میں اووم کی پیدائش رُکی رہتی ہے اور بچے کے ایّام شیر خوارگی میں قدرتی حالت میں رہتی ہوئی تندرست عورت کو حیض نہیں آتا - لہذا ایک

بچّے کی پیدائش کے دو ڈھائی سال بعد دوسرا حمل ہونا چاہیئے۔ اور اِس طرح ۲۰-۲۵ برس کی عمر سے لے کر ۴۵-۵۰ برس تک ایک عورت نہایت سہولت کے ساتھ اپنی اور اپنے بچّوں کی تندرستی کو قائم رکھتے ہوئے دس بچّوں کی ماں بن سکتی ہے۔ اِس سے زیادہ پیدائش علم فزیالوجی کے مطابق ناجائز اور میعاد حیات کو کم کرنے والی ہے۔ یہ اصول صرف نہایت تندرست عورتوں کے لئے ہے جو بیمار یا کمزور ہوں۔ اُن کے لئے ضروری نہیں۔ کہ ضرور ڈھائی سال کے بعد بچہ پیدا کریں۔ اُن کو اپنی صحت۔ طاقت جسمانی اور معاش کے مطابق عمل کرنا چاہیئے ؁

فیلوپین ٹیوب یعنی بیضوں سے اُگی ہوئی اور رحم تک آئی ہوئی نالیاں!

یہ تعداد میں دو ایک رحم کے دائیں اور دُوسری اس کے بائیں طرف چار چار اِنچ طول کی ہوتی ہیں۔ ہر ایک نالی رحم کے بالائی گوشہ سے شروع ہو کر رحم کے چھوڑے حصّہ سے گذر کر بیضہ دان کے اُوپر کیطرف ختم ہو جاتی ہے۔ رحم کے جائے نکاس پر اس کا سوراخ بہت تنگ ہوتا ہے اور پھر اوورنیر کی طرف کشادہ ہوتی جاتی ہے اور لمبوتری سی (قیف) کی شکل میں دکھائی دیتی ہے۔ اِن نالیوں کے سروں پر اوورنیر کے پاس جھالر سی بنی ہوتی ہے

جو اودم کو با حفاظت رحم میں پہنچانے کے لئے مضبوط پکڑ لیتی ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۱۷ ٭

رحم پیڑو کی ہڈی کے نچلے حصّہ کے عین درمیان مثانہ کے پیچھے اور بڑی آنت کے سامنے فرج کے مُنہ سے چار پانچ انچ کے فاصلہ پر واقع ہے رحم کی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ حاملہ نہ ہونے کی حالت میں قریبًا ۳۔ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اور اُوپر کے حِصّہ میں قریبًا دو انچ چوڑا۔ لیکن نچلا حِصّہ یعنی گردن کے قریب قریب آدھ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ ایّامِ حمل میں یہ بہت پھیل جاتا ہے۔ اور بسا اوقات ۸ سیر تک کا وزنی بچّہ اِس میں سما سکتا ہے۔ اور ۹ ماہ میں ا فٹ سے زیادہ کے قطر میں پھیل جاتا ہے۔ اور پھر بعد وضع حمل چند روز میں ہی دو انچ کی چوڑائی۔ لمبائی لے لیتا ہے۔ شاذ و نادر انسانی مادہ میں دو رحم علیحدہ علیحدہ بھی ہوتے ہیں۔ جن کے دو مُنہ فرج میں کھلتے ہیں ایسی حالت میں ایک ایک بیضہ کے ساتھ ایک ایک رحم کا تعلق ہوتا ہے۔ اس صورت میں ایک رحم حاملہ اور دوسرا خالی ہو سکتا ہے۔ اور اکثر ایک ہی رحم کے اندر دو حصّے بھی موجود ہوتے ہیں ٭

(دیکھو تصویر نمبر ۱۸)

رحم کی گردن شہوت یا کام کے مقام اور گربھادھان

رحم کی گردن کے متعلق چند امور نوٹ کر لینے

چشمہ زندگی تصویر نمبر ۱۸

تحفہ شادی

زنانہ پیڑو کے اندرونی و بیرونی اعضاء

مہرہ

مہرہ

مہرہ

مثانہ

بال

Sita Ram Datt Kaviraj Lahore

جو اودم کو باحفاظت رحم میں پہنچانے کے لئے مضبوط پکڑ لیتی ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۱۷ ؎

رحم پیڑو کی ہڈی کے نچلے حصّہ کے عین درمیان مثانہ کے پیچھے اور بڑی آنت کے سامنے فرج کے منہ سے چار پانچ انچ کے فاصلہ پر واقع ہے رحم کی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ حاملہ نہ ہونے کی حالت میں قریباً ۳۔ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اور اوپر کے حصّہ میں قریباً دو انچ چوڑا۔ لیکن نچلا حصّہ یعنی گردن کے قریب قریب آدھ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ ایامِ حمل میں یہ بہت پھیل جاتا ہے۔ اور بسا اوقات ۸ سیر تک کا وزنی بچہ اس میں سما سکتا ہے۔ اور ۹ ماہ میں ا فٹ سے زیادہ کے قطر میں پھیل جاتا ہے۔ اور پھر بعد وضع حمل چند روز میں ہی دو انچ کی چوڑائی۔ لمبائی لے لیتا ہے۔ شاذ و نادر انسانی مادہ میں دو رحم علیحدہ علیحدہ بھی ہوتے ہیں۔ جن کے دو منہ فرج میں کھلتے ہیں ایسی حالت میں ایک ایک بیضہ کے ساتھ ایک ایک رحم کا تعلق ہوتا ہے۔ اس صورت میں ایک رحم حاملہ اور دوسرا خالی ہو سکتا ہے۔ اور اکثر ایک ہی رحم کے اندر دو بچے بھی موجود ہوتے ہیں ؎

(دیکھو تصویر نمبر ۱۸)

رحم کی گردن یشوت یا کام کے مقام اور گربھادھان رحم کی گردن کے متعلق چند امور نوٹ کر لینے



چشمۂ زندگی تصویر نمبر ۱۸
تحفۂ شادی
زنانہ پیڑو کے
اندرونی و بیرونی
اعضا
مثانہ
Mehta Sita Ram Datt Kaviraj Lahore

چاہیئے۔ جو شادی شدہ مرد عورتوں کو بہت سی طبّی سہولیت اور گربھادھان کے متعلق ضروری واقفیت بہم پہنچائیں گے ہم کلٹورس اور اندرونی ہونٹوں کی تشریح میں آپ کو بتا چکے ہیں۔ کہ یہ دونوں بیرونی زنانہ تناسلی اعضا بار بار کی رگڑ۔ چھونے اور اُکسانے سے عورت کے جذبہ شہوت کو بھڑکاتے اور اُبھارتے ہیں۔ جس سے ویسی ہی لذّت پیدا ہوتی ہے۔ جیسی مردوں کے عضو تناسل اور سپاری کو چھونے یا رگڑ سے پیدا ہوتی ہے اِس کا ناجائز استعمال مردوں کی طرح عورتوں میں بے انتہا خرابیوں اور کمزوریوں کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن جائز طریقہ سے استعمال یعنی گربھادھان کے وقت مرد عورتوں کے جذبہ نسلی کو تیز کرنے اور اُبھارنے میں دخول سے پہلے ان کا بار بار چھونا دونوں کی توجّہ کو اِس فعل کی طرف نہایت تیزی سے کھینچتا ہے۔ اِن باہر کی دو خاص جگہوں اور مُنہ کے ہونٹ اور پستانوں کے اگلے سروں کے علاوہ جسم کی جلد میں کہیں بہت زیادہ اور کہیں کم حِس دار پٹھوں کی موجودگی سے ہی پُرانے کام شاستروں کے محققین نے ان کو عورت میں کام کے سنھان یا مقامِ شہوت قرار دیا ہے۔ اور گربھادھان سے پہلے اِن جگہوں کا مساس کرنا یعنی ہاتھوں اور انگلیوں سے پکڑنا اور دبانا۔ عضو خاص سے بار بار چھونا اور مُنہ سے ہونٹوں اور چھاتی کو چُمنا عورتوں کو اِس فعل کے لئے پُورے طور پر تیار کرنے کے

واسطے لازمی اور ضروری قرار دیا ہے - اور یہ بتایا ہے
کہ جو مرد اِن رازوں سے ناواقف ہے - وہ عورت کو
پرسن یا خوش نہ کرتے ہوئے اُسے وشہ سکھ یا لذّت
کے علاوہ سنتان یا اولاد کی خوشی سے بھی محروم رکھتا
ہے - گرہستھ یا خانہ داری زندگی میں بے لُطفی کا باعث
بنا رہتا ہے - اِن بیرونی مقامات شہوت کے علاوہ عورت
کے قریبًا تمام اندرونی اعضا پیدائیش - فیلوپین نالیاں -
رحم اور فرج وغیرہ کی خاص بناوٹ خیزش والے پٹھوں
سے بنی ہوئی ہے - اور مرد کے عضو تناسل کی طرح
متخلخل اور اسفنجی ہوتی ہے - اِس واسطے محض خیالی
یا اعصابی اُکساہٹ یا مقامی طور پر چھونے یا اُکسانے
سے اِن تمام اعضا میں خون کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے
اور غلبہ شہوت ہو کر کلٹورس وغیرہ اعضا کی طرح
فرج - رحم - فیلوپین نالیاں اور بیضہ دانوں میں زبردست
اُکساہٹ - خیزش اور سختی پیدا ہو جاتی ہے - اور
ایسی حالت میں مرد کی طرح عورت بھی بے اختیار حرکات
کرتی اور اس کی آنکھوں میں کھچاوٹ اور سانس میں
تیزی آ جاتی ہے - اور وہ بار بار مرد کو اپنے ساتھ
لپٹانے کی کوشش کرتی ہے - اور زیادتی لذّت سے
بیتاب ہو کر پھر نڈھال ہو جاتی ہے - اور ساتھ ہی
اندرونی اور بیرونی اعضار کی ساری خیزش بھی دُور
ہو جاتی ہے - مرد عورت کی مباشرت یا ملاپ میں
ایسی حالت کو عورت کی مکمل تسلی سمجھنا چاہیئے - اور

عام طور پر اِس کو غلطی سے عورت کا انزال ہونا یا عورت کی منی کا خارج ہونا بھی کہا جاتا ہے ؎

ایک قیمتی راز

مندرجہ بالا بیان کے ساتھ اب رحم کی گردن کے بارہ میں ایک خاص بات نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ کہ رحم کی گردن جو فرج کے اندر آئی ہوئی ہے۔ زبردست حس دار مقامِ شہوت ہے۔ جو کلٹورس سے بھی کئی گُنا زیادہ حس اور خبزش کی طاقت رکھتی ہے۔ لہٰذا دورانِ مباشرت میں جب تک مرد کے آلت کی سپاری یا اگلا حصّہ بار بار رحم کے مُنہ پر رگڑ یا مساس کر کے اس کو متاثر نہ کرلے۔ اکثر عورتیں پُورے طور پر ملذذ نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ ہی اُن میں مندرجہ بالا علاماتِ شہوت پورے طور پر مکمّل ہو سکتی ہیں۔ بوقتِ مجامعت جب عورت میں پورے طور پر جوشِ شہوت پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت رحم میں خون کثرت سے بھر کر رحم کو ہوشیار کر دیتا ہے۔ اور رحم بڑے زور سے فرج کے اندر اُوپر نیچے آگے پیچھے حرکت کرتا ہے۔ اور اگر مرد کے عضو تناسل کی لمبائی کم ہونے کی صورت میں بوقت ملاپ عورت کی نشست اور کمر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھنے کا ایسا اِنتظام کیا جائے۔ کہ رحم باہر کی طرف کھچ آوے۔ تب رحم کا مُنہ بار بار مردانہ عضو کی سپاری سے چھوتا اور رگڑ کھاتا ہے۔ جس سے مرد عورت پوُرے طور پر ملذذ ہوتے اور یہی حالت تندرست

جوان مرد عورتوں میں قیام حمل یا گربھادھان کے لئے سب سے زیادہ موزون سمجھنی چاہیئے۔ ایک اور بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ مردانہ عضو رحم کی گردن کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رحم کی گردن کی بناوٹ اِس کی مانع ہے۔ نیز پُرانے اطبا کا یہ خیال ہے۔ کہ اگر منی رحم کے اندر داخل ہو جائے اور مرد عورت کا ایک ہی وقت میں انزال (اخراج منی) ہو کر رحم میں ہر دو نطفوں کا ملاپ ہو جائے۔ تب ہی حمل قائم ہونا ممکن ہے لیکن جدید مغربی تحقیقات نے اِس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ مکمل شہوت کیحالت میں اگر رحم کا مُنہ عین مردانہ عضو کے سامنے آجائے اور ٹھیک اُسی وقت مرد کی منی خارج ہو رہی ہو۔ تب ہی ویریہ کے قطرے پچکاری کی طرح رحم میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ورنہ رحم سے باہر فرج میں ہی گر جاتے ہیں اور پھر بھی حمل قائم ہو جاتا ہے۔ گربھادھان یا قیامِ حمل میں ہر دو کا ساتھ ساتھ پُورے جوشِ شہوت سے مشغول رہنا اگرچہ خصوصیّت سے ممد حمل ہے۔ لیکن ہمیشہ لازمی اور ضرُوری بھی نہیں ہے (تفصیل کے ساتھ دوسری جگہ دیکھو)

فرج یونی یا ویجینا یہ ایک لچکدار نالی ہے۔ جس کے اندر نہایت نرم ہو کر کی تہ آنتوں کی آنوش کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ نالی جیسا کہ تصویر نمبر ۱۸ سے ظاہر ہے۔ باہر کے ہونٹوں سے

شروع ہو کر رحم کے مُنہ تک پہنچتی ہے - اِس کے تین منصب ہوتے ہیں - اول تو خون حیض اور اووم اِس راستہ سے باہر خارج ہوتا ہے - دوم بوقت جماع مرد کے عضو تناسل کا دخول اِسی نالی میں ہوتا ہے - سوم مکمل بچّہ کی گذرگاہ یہی ہے - فرج کی لمبائی عموماً ۴ سے ۶ - انچ اور شاذ و نادر ۳ سے ۸ انچ تک ہوتی ہے بعض مستورات میں فرج بالکل بند اور نہایت تنگ ہوتا ہے - جسے بیشمار زنانہ امراض کا باعث سمجھنا چاہیئے - بعض میں فرج اِتنا کشادہ ہوتا ہے - کہ رحم بھی اِس میں اترا ہُوا ہوتا ہے - اِسے بھی داخل مرض سمجھنا چاہیئے - فرج سیدھی نہیں ہوتی - بلکہ خمدار اور بعض مستورات میں شاذ و نادر دو مکمل فرج ساتھ ساتھ علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں - اور ان کے ساتھ کبھی دو رحم اور کبھی ایک ہی رحم ہوتا ہے - فرج کی لمبائی چوڑائی اور بناوٹ مختلف حیوانات میں اپنے نر کے آلت کی بناوٹ کے مطابق ہوتی ہے - یہی حال انسانی مادہ کا بھی سمجھنا چاہیئے ؛

عورت کے فرج کے اندر تین تہیں ہوتی ہیں سب سے اُوپر نرم میوکس اور اس کے نیچے نقاطی جھلی اور نقاطی جھلی کے نیچے خیزش والی جھلی ہوتی ہے - جس میں جوشِ شہوت کے وقت خون بھر جاتا ہے - اور آلت کی طرح خیزش اور سختی پیدا ہوتی ہے ؛

فرج کے اندر سکڑنے اور پھیلنے کی بہت طاقت ہوتی ہے - یہی وجہ ہے - کہ ایک وقت تو اُس میں اُنگلی بھی

مشکل سے داخل ہو سکتی ہے۔ اور ایک وقت پانچ چھ انچ گھیرے کا بچّہ اس کے بیچ میں سے گذر سکتا ہے۔ فرج کے اندر بہت سی گلٹیاں ہوتی ہیں۔ جن میں سے صحت کی حالت میں لعابِ دہن کی طرح ایک قسم کا مادہ رستا رہتا ہے۔ جو اس کو ہر وقت اور خاص کر بوقتِ مجامعت نرم اور چکنا رکھتا ہے۔ اِس مادہ کا کثرتِ اخراج نقصان دہ اور کمزور کن ہے۔ جس کو لیکوریا یا پردریا سفید پانی کا آنا کہتے ہیں۔ جس کو ناواقف بعض دفعہ عورت کی منی کہہ دیا کرتے ہیں ؞

واضح ہو کہ یہی فرج ہے۔ جہاں پر عموماً آتشک اور سوزاک کا مادہ ہوتا ہے۔ اور بوقت مجامعت مردِ کی سپاری کے باہر لپٹ کر آتشک کے زخم بناتا ہے اور پیشاب کی نالی کے اندر داخل ہونے سے نالی کی جلن، سوزش پیپ پیدا کرتا اور سوزاک کہلاتا ہے ؞

پستان اِن میں دودھ پیدا کرنے والی گلٹیاں ہوتی ہیں۔ زنانہ اعضاء تناسل کے ساتھ اِن کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اور اعصابِ تناسلی زنانہ کی اُکساہٹ میں بھی بڑا بھاری حصّہ لیتے ہیں۔ پستان کے صرف اگلے سرے بناوٹ اور خیزش میں مرد کے عضو تناسل اور عورت کے کلٹورس سے بہت مشابہ ہیں۔ جن کو ملنے اور چھونے سے جذبہ تناسلی میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے عورت کی خوبصورتی کشش اور دلربائی میں چہرہ سے دوسرے درجہ پر چھاتیاں یا پستان شمار ہوتے ہیں ؞

منی دھاتو یا ویریہ Semen

کے متعلق دلچسپ جدید مغربی دریافت

ویریہ کی کیمیائی بناوٹ

ویریہ مردانہ انڈکوش میں پیدا ہوتا اور زندگی رکھتا ہے۔ نہ بہت گاڑھا نہ بہت پتلا۔ متوسط قوام سفید رنگ اور خاص قسم کی بُو والا ہوتا ہے۔ جب یہ تازہ ہو۔ تب قدرے لیسدار۔ چکنے والا اور بہت خفیف نمکین ذائقہ رکھتا ہے۔ ویریہ دو اجزا کا مرکب ہے۔ ایک رقیق حصّہ۔ دوسرا قدرے گولائی مائل ذرّات منی کی خاص قسم کی بُو کئی تناسلی گلٹیوں میں سے گذر کر آنے کے باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ جب منی خصیتیں سے لی جائے۔ تو اس میں کوئی بُو نہیں ہوتی۔ کیمیائی طور پر منی کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک ہزار حصّہ میں سے نو سو حصّہ پانی اور ساٹھ حصّہ جیوانی لیسدار مادہ۔ دس حصّہ سوڈا اور تیس حصّہ فاسفیٹ آف لائم کا مرکّب (جس کے ساتھ خاص قسم کا کوئی حیوانی مادہ ملا ہوتا ہے۔ جس کی تا حال کوئی تحقیقات مکمّل نہیں ہوئی) شامل ہوتا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ تقسیم اس ویریہ کی ہے۔ جس میں کہ خصیتیں سے نکلنے کے بعد منی کی تھیلیوں۔ پراسٹیٹ گلینڈ اور منی

کی نالیوں کی دیگر رطوبتیں ملی جلی ہوتی ہیں - اور خصیتیں کی خالص منی اور اس مرکب میں جو فرق ہے - اس کے بارہ میں مغربی سائنس ابھی تحقیقات کر رہی ہے

منی کی خصوصیت

منی کی عجیب و غریب خصوصیت اور سب سے زیادہ ضروری چیز اس میں بحالت پختگی اور پوری صحت زوسپرم Zoosperm یعنی جیوان منی Seminal animalcules) کا پایا جانا ہے - یہ جیوان منی مدت سے معلوم ہو چکے ہیں - مگر ان کی مکمل اور درست تحقیقات حال ہی میں پوری ہوئی ہے - تا حال جو تحقیقات ہوئی ہیں - وہ بتاتی ہیں - کہ یہ جیوان ہر ایک جاندار کے ویریہ میں پائے جاتے ہیں - لیکن ان کی اشکال اور نشو و نما ہر ایک میں مختلف اور خاص ہے ؎

انسانی جیوان منی کا وزن اور قد

خورد بین کے ذریعہ جیوان منی کی ابتدائی اور انتہائی اشکال بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں - ابتدائی صورت میں وہ گول نقاط ہوتے ہیں اور کئی گول گول انڈے ان سے ملحق ہوتے ہیں - رفتہ رفتہ انڈوں کے پھوٹ جانے سے یہ چھوٹے جاندار دکھائی دیتے ہیں - زوسپرم کا ٹھیک قد معلوم کرنا بہت مشکل ہے - مسٹر پوچیٹ جس نے جیوان منی کے مسئلہ کو درجہ تحقیق تک پہنچایا

تھا۔ اِس طرح اندازہ کرتا ہے۔ کہ ایک معمولی موٹائی کے بال کی چوڑائی کے دس ہزارویں حصّہ کے برابر زوسپرم کی لمبائی ہوتی ہے۔ اور اگر ⅛ رتی یعنی ایک گرین کا دس لاکھواں حصّہ کیا جائے۔ اور پھر ان دس لاکھ حصّہ کے بھی ایک لاکھ چالیس ہزار حصّے کئے جائیں تو ایک زوسپرم کا وزن آتا ہے ($\frac{1}{140000 \times 1000000}$ حصّہ ایک گرین کا) باوجود زوسپرم کے اِس قدر باریک ہونے کے سائنس نے اِن کے تمام خواص۔ عادات اور بناوٹ کو بخوبی معلوم کر لیا ہے۔ بظاہر یہ بات حیرت میں ڈالے گی۔ کہ اِس قدر چھوٹی چیز کی نسبت کس طرح یقینی علم ہو سکتا ہے۔ مگر یہ شک دُور کرنے کے لئے اِتنا سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ موجودہ سائنس نے اِس سے بھی چھوٹی چیز کی ماہیّت درست معلوم کر لی ہے ؎

بناوٹ

تصویر نمبر ۱۴ میں زوسپرم کی درست درست تصویر دی گئی ہے۔ اور ان کی اندرونی بناوٹ بھی کسی قدر دکھلائی دیتی ہے۔ ج ل نشان سے پتہ لگتا ہے۔ یہ ان کا معدہ خیال کیا جاتا ہے اور مکمل ہونے کی صورت میں جہاں نقاط کے نشان ہیں اور فراخ سرا ہے۔ اس پر ہر ایک زوسپرم کا مُنہ ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ کسی چیز سے چمٹ جاتا ہے۔ زوسپرم اپنی جلد خاص خاص وقتوں میں سانپ کی طرح اُتارتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اور بعض

دفعہ اُتری ہوئی جلد پھٹی ہوئی لٹکتی ہوئی دیکھی گئی ہے یا بالکل پھینکی ہوئی پائی گئی ہے۔ بعض حیوانات کے زوسپرم میں نرم نرم بال پلکوں کی طرح ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ وُہ منی کے رقیق حصّہ میں حرکت کرتے ہیں۔ اور بعض کے تو مچھلی کی طرح پر سے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ حسب خواہش مچھلی کی طرح رقیق مادہ میں تیرتے رہتے ہیں۔ ایک نامور فزیالوجسٹ یقین دِلاتا ہے۔ کہ اس نے خورد بین کے ذریعہ دیکھا ہے۔ کہ زوسپرم کے بھی اعضا تناسل ہوتے ہیں۔ اور نر و مادہ کی تمیز بھی ہو سکتی ہے۔ کہ کونسا زوسپرم نر ہے اور کونسا مادہ (واہ عقل انسانی تو کہاں تک پہنچی ہے)

حرکات و خواص

زوسپرم کئی طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔ جن کو بخوفِ طوالت یہاں نہیں لکھا جاتا۔ ایک خاص امر اِن کی نسبت قابل تذکرہ یہ ہے۔ کہ یہ ہمیشہ سیدھے آگے کی طرف حرکت کرتے ہیں۔ آگے کچھ سدِّ راہ ہونے پر بھی یہ پیچھے نہیں ہٹتے۔ بلکہ وہاں ہی چمٹ کر مقابلہ میں جان دیدیتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ مخالف سدِّ راہ سے جنگ کرتے اور ان کی بہت سی تعداد ہلاک ہوتی ہے۔ اور پس ماندہ ایک یا دو منزل مقصود پر پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زوسپرم جسم کے باہر چند گھنٹوں تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ اگر اِن کو ہلکے گرم پانی میں ڈالا جائے۔ تو اِن کی حرکات بذریعہ خوردبین

بخوبی دیکھی جاتی ہیں ؛
زوسپرم و یریہ میں جوانی سے بیشتر نہیں پائے جاتے اور نہایت ضعیفی یا بڑھاپے میں بھی کم یا بالکل نہیں رہتے - بہت سی امراض متعلقہ اُن کو زائل کرنی اور کئی ادویات بھی اُن کی نیستی کا باعث ہوتی ہیں[۵] اور

[۵] چنانچہ الکحال یا شراب کا اثر حیوان منی پر عجیب ہوتا ہے اگر ہلکے گرم پانی میں دو چار قطرے ویریہ کے ڈال کر اس میں ایک دو بوند شراب ڈال دی جائے - اور خورد بین سے ملاحظہ کیا جائے - تب حیوان منی نشہ شراب سے مخمور ہو کر عجیب حرکات کرتے ہوئے یکدم ٹھہر جاتے اور پھر مُردہ ہو جاتے ہیں - اگر زیادہ شراب ڈالی جائے - تب وہ فوراً مر جاتے ہیں - شراب کے علاوہ افیون اور تمباکو وغیرہ زہریلی منشی اشیاء کا اثر بھی نہایت مہلک ہوتا ہے - اور اُن کی تھوڑی مقدار بھی حیوانِ منی کیساتھ ملنے سے بچاروں کو فوراً ہلاک کر ڈالتی ہے - یہ بات وسیع تجربات کی بناء پر ثابت ہو چکی ہے - کہ جو لوگ شراب - تمباکو - چرس - افیون کچی پکی دھاتیں یا تیز ادویات اور افیون بھانگ کی ملی ہوئی ممسک و منشی اشیاء کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں - اُن کو یہ سمجھ لینا چاہیئے - کہ اِن اشیاء کے اجزاء خون میں حل کر نہ صرف اور بیشمار خرابیاں دل - دماغ - جگر - اور اعصاب میں کرتے ہیں - بلکہ حیوانِ منی کو بہت دفعہ مُردہ کر دینے کی وجہ سے یا تو اولاد سے اور خصوصاً نرینہ اولاد سے قطعاً محروم رکھتے ہیں - یا کمزور اور بزدل بچّوں کے ماں باپ بناتے ہیں یہی وجہ ہے - کہ اُنکی اولاد بھی پیدائش سے نشیلی چیزوں (دیکھو صفحہ ۹۴)

اور کئی ایک رسائن ادویات تندرست زوسپرم کو نئے سرے سے پیدا کرنے کی قابلیت رکھتی ہیں - خواہ یہ کسی باعث سے ویریہ میں نہ پائے جائیں یا مردہ ہو چکے ہوں - منی میں عورت کے رج کو حاملہ کرنے کی قابلیت نہیں رہتی - خواہ منی مقدار میں زیادہ اور آدمی کی تندرستی اور طاقت ہر طرح عمدہ اور مکمل ہو - یہ بات وسیع تجربہ کی بنا پر زوسپرم کو منی سے نکال کر اور ضائع کر کے دیکھی گئی ہے - کہ اِن کی عدم موجودگی میں حمل نہیں ہو سکتا ؂

جس طرح زوسپرم کی پیدائیش - پختگی اور بالیدگی مرد میں ہوتی ہے - بعینہٖ مستورات میں اووم یا انڈہ کی پیدائیش ہوتی ہے - جسے رَج کہتے ہیں - بعض حیوانات میں زوسپرم کی پختگی بھی مادہ کے اووم کی طرح خاص خاص آپس میں موافق وقفہ کے بعد ہوتی ہے - اور

ؔ ایک سال باقاعدہ پرہیز سے رہ کر "چندر رسائن" اور "آدتیہ رسائن" کا استعمال زوسپرم پر زندگی بخش اثرات پیدا کرتا ہے - ہمارے علاج میں باپرہیز رہنے والے مردوں کو اِن ادویات کے استعمال سے حیرت انگیز کامیابی ہوئی ہے ؂

کی طرف راغب رہتی ہے - اِس طرح دو تین نسل یہ بُرائی جاری رہ کر آخر سِلسلہ اولاد بڑھنے سے رُک جاتا ہے - بہت سے زہریلے امراض مثلاً آتشک - سوزاک خواہ وہ مرد میں پایا جائے یا عورت کی اندام نہانی میں ہو - حیوانِ منی کی زندگی کو کمزور یا تلف کر دیتے ہیں ؂

ایسے جانوروں میں خصیتیں دیگر وقتوں میں چھوٹے اور مرجھائے ہوئے ہوتے ہیں - اور زوسپرم کی پختگی کے وقت جسامت میں بڑے ہو جاتے ہیں - ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ زوسپرم خصیتیں میں پختہ حالت میں نہیں پائے جاتے - بلکہ وہ اپنی پوری پختگی اور کمالیّت منی کی تھیلیوں اور پراسٹیٹ گلینڈ میں آ کر حاصل کرتے ہیں -خصیتیں میں صرف تھیلی کے اندر گول گول دانے سے ہوتے ہیں - اور پھر دانے منی کی نالیوں سے چکر کھاتے ہوئے جوں جوں باہر کی طرف آتے ہیں توں توں نشو و نما حاصل کرتے ہیں -اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے - کہ مرد کے خصیتیں اور عورت کی اووری مشابہ ہیں - اور منی کی تھیلیاں گریفیں ویسیکل کے مشابہ ہیں - اور منی کے نقاط جن سے زوسپرم بنتا ہے - اووم کے مشابہ ہیں ؁

دلچسپ نتائج مندرجہ بالا بیان سے چند قیمتی اصول حاصل ہوتے ہیں - جن کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں - اِس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں - کہ زوسپرم کی یہ ذاتی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ سیدھے آگے کی طرف چلتے ہیں - بس وہ فرج میں داخل ہونے کے بعد خود بخود سیدھے رحم کی طرف جاتے ہیں - اور عورت کے رحم میں انڈے سے ملاقی ہو کر حمل کا باعث بن جاتے ہیں - زوسپرم یا حیوانِ منی میں قدرتاً تیز حرکات اور خواہش ملاپ کا

ہونا اور ان کا مرد کے جسم کے باہر بھی زندہ رہ سکنا قیامِ حمل کے لئے ضروری ہے - اگر زوسپرم میں یہ دو خاصیتیں نہ ہوتیں تو قیامِ حمل میں سخت دقتیں پیش آتیں - کیونکہ اِن ہر دو خواص کے بغیر ملاپ شاذ و نادر ہی ہوتا - مرد کے جسم کے باہر زندہ رہنے کی قابلیت نہ ہوتی - تو فوراً جائے مقصود پر نہ پہنچنے سے قیامِ حمل نہ ہو سکتا - یہ وسیع تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے - کہ عورت کے اعضاء مخصوصہ میں بشرطیکہ وُہ حالت صحت میں ہوں - زوسپرم ۲۶ گھنٹہ تک زندہ رہ سکتے ہیں - اور اِس اثناء میں کسی وقت اووم سے ملاپ ہو کر حمل ٹھہر سکتا ہے - بعض اوقات چند منٹوں کے اندر ملاپ ہو سکتا ہے - اور بعض اوقات جماع کے کئی گھنٹوں کے بعد ملاپ ہو کر قیامِ حمل ہوتا ہے - کئی جانوروں کو ملاپ کے دس گھنٹہ بعد ہلاک کر کے دیکھا گیا - کہ منی اس وقت تک اووم سے ملاقی نہیں ہوئی - اگرچہ اس کا دخول رحم میں بوقت جماع ہی ہو چکا تھا - مندرجہ بالا بیان سے یہ صاف ظاہر ہے - کہ قیامِ حمل کا درست وقت بقید منٹ یا گھنٹہ معلوم کرنا کس قدر غلط ہو سکتا ہے - لہذا ایسا ماننا سخت غلطی ہے - کہ قیامِ حمل ٹھیک جماع کے وقت ہی ہوتا ہے ÷

زوسپرم کی اِن دو ذاتی خاصیتوں سے یہ بات بھی یقیناً ثابت ہوتی ہے - کہ بغیر[1] حقیقی جماع

[1] دیکھو صفحہ ۹۶ ÷

بھی قیامِ حمل ہو سکتا ہے۔ اگر محض منی کا قطرہ بیرونی سطحِ فرج پر یعنی باہر کے ہونٹوں پر لگا دیا جائے۔ تو بھی قیامِ حمل ممکن ہے۔ کیونکہ حیوانِ منی ذاتی حرکت کے باعث رحم تک پہنچ سکتے ہیں۔ منی کا مستورات کے اعضاء میں داخل ہونا خواہ کسی طریق سے ہو بشرطیکہ حیوانِ منی تندرست ہوں۔ قیام حمل کا باعث ہوا ہے۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مصنوعی طور پر خاص قسم کی پچکاری کے ذریعہ منی عورت کے اندر داخل کرنے

؎ اس مسئلہ کو مغربی محققوں نے بیشمار تجربوں کی بنا پر عملاً ثابت کیا ہے۔ حیوانات میں بغیر جماع حمل کی مثالیں کثرت سے اس وقت مغربی ملکوں میں مل رہی ہیں۔ مشرقی دنیا کی تاریخ بھی حیوانات میں بغیر حقیقی جماع حمل کے قیام کی شاہد ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر ہالک اپنی کتاب The origan of life کے صفحہ ۴۵۲ پر اہلِ عرب کی ایک اسی قسم کی مثال کو ذیل کی عبارت میں بیان کرتے ہیں:-

عربی کی ایک کتاب میں جسکو لکھے ہوئے آج قریباً بارہ سو ۱۲۰۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ بغیر حقیقی جماع کے قیام حمل کا ایک دلچسپ واقعہ درج ہے۔ عرب کی ایک قوم کے پاس ایک لاثانی تیز رفتار اور زور آور گھوڑا تھا۔ جس کی تیز رفتاری کے سبب اس قوم کے آدمی لوٹ مار کر کے گرفتار ہونے سے بچ جاتے تھے۔ اس کے مخالف دوسری قوم کے ایک سمجھدار شخص نے اس گھوڑے کی نسل کو اپنے ہاں پیدا کرنے کے لئے اپنی گھوڑی کے اندام نہانی سے جبکہ وہ ایامِ حیض میں تھی۔ روئی پر میوکس یا

سے حمل ہو سکتا ہے۔ اور بسا اوقات حیوانات پر تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ محض آلت کا ہونا حمل کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ قیام حمل کو روکنے والی تدابیر نہایت عمدگی سے عمل میں لانے پر بھی حمل ہو جاتا ہے۔ جن تدابیر کا تعلق آلت کو مقامِ مخصوص تک پہنچنے سے روکے رکھنا ہے ؛

رطوبت کو جمع کیا اور چوری سے کسی طرح اس منہزور گھوڑے کے پاس پہنچکر اس کو وہ رطوبت سُنگھائی۔ جس سے گھوڑے کو زبردست شہوت پیدا ہو کر منی کا اخراج ہوا۔ اور اس منی کو جلدی سے صاف روئی پر اُٹھا کر گھر آ کر فوراً اس نے اپنی مادہ گھوڑی کے اندامِ نہانی کے اندر رکھ دیا۔ جس سے وہ حاملہ ہوئی اور ویسا ہی نر بچّہ دیا۔ جس کے طفیل وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ میں فتحیاب ہوا۔ حکایت بتلاتی ہے۔ کہ اِس جنگل میں ایک بڑی گہری چوڑی خندق تھی۔ جس سے صرف یہی دو گھوڑے باپ بیٹا پھلانگ سکتے تھے ؛

انسانی مادہ یا عورت کو بھی بغیر حقیقی جماع اِسی اصول پر حمل کا قیام ہو کر سنتان یا اولاد پیدا ہو جانا ممکن ہونے کے علاوہ عملاً مغرب کے اندر خاص خاص حالات میں اب واقع ہو رہا ہے۔ جس کا عملی طریق ڈاکٹر ہالک کے الفاظ میں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ؛

"سمجھ دار معالج ایک پچکاری مہیّا کرتا ہے۔ جس کا نازل یا اگلا سرا کافی لمبا اور بہت باریک ہونے کے علاوہ مناسب نسبت سے خمدار ہوتا ہے۔ جس کے اندر تازہ منی بھر کر باریک

نیز ایک اور بات بھی واضح ہو رہی ہے - کہ قیام حمل کے لئے عورت کا تناسلی حظ کو معلوم کرنا بھی ضروری

سرا عورت کی فرج کی راہ عین رحم کے مُنہ کے اندر داخل کر کے منی کو معمولی پچکاری کے اصول پر اندر ڈال دیا جاتا ہے - پس اگر منی کے اجرام کافی طاقتور ہوں - اور اودم رحم کے اندر موجود ہو - اور عورت کو کوئی ایسا مقامی مرض نہ ہو جس سے اجرام منی فوراً مردہ یا بیہوش ہو جائیں - تو پہلی بار ہی حمل قائم ہو جاتا ہے - ورنہ مناسب اوقات میں اِس عمل کو دُہرانے سے ضرور کامیابی ہوئی ہے - بعد عمل ایک گھنٹہ تک عورت کو چپ چاپ آرام سے لیٹے رہنا ہوتا ہے ڈاکٹر ہالک بتلاتا ہے - کہ میں نے گذشتہ سالوں میں اپنے دوران تجربات اِس عمل کو ۵۰ دفعہ برتا ہے - جن میں سے ۴۳ مرتبہ کامیابی اور ۷ مرتبہ ناکامی ہوئی ہے - ڈاکٹر ہالک ایک خاص مثال دیتا ہے - کہ شی لاہ (Shilah) کی لڑائی میں ایک افسر کا عضو تناسل بالکل کٹ گیا تھا - اس کے فوطے بالکل سلامت تھے - اور منی کی اندرونی بناوٹ بھی بالکل درست تھی - اس افسر نے فوج میں بھرتی ہونے سے صرف ایک ماہ پہلے شادی کی تھی - بڑی بھاری جائداد ہونے سے وہ اور اس کی بیوی اولاد کے بے حد شائق تھے - مگر یہ واقعہ اُن کے لئے مایوسی بخش تھا - اتفاقاً جب انکو بغیر جماع قیام حمل کا حال معلوم ہوا - تو اُنہوں نے مجھ سے (ہالک) سے مشورہ کرنے کے بعد اس عمل کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کی - نتیجہ یہ ہوا - کہ

نہیں ہے۔ کیونکہ حیوانِ منی اپنی ذاتی طاقت سے رحم میں جا سکتے ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ شہواتِ نفسانی اور حظ کا اُبھار اعضاء تناسلی کو ممدِ حمل حالات میں لانے کے لئے مدد دیتا ہے۔ چنانچہ تناسلی حظ کا اُبھار رحم کی نالیوں کو خوب زور سے سکیڑتا اور پھر کھولتا ہے جس سے انڈے نیچے رحم میں جلدی دھکیلے جاتے ہیں اور جماع کے وقت ایسا ہونا ضرور ممدِ حمل تدبیر ہے۔ شہوت کا اُبھار خاص رحم کو بھی سکڑنے کا موقعہ دیتا ہے۔ جس سے وہ نسبتاً جلدی ویریہ کو اندر جذب کرنے کے لائق بنتا ہے۔ ڈھیلی طبیعت کی بانجھ مستورات میں بسا اوقات صرف صادق شہوت کے ایک دفعہ اُبھار پر بھی فوراً حمل قرار پاتا ہے۔ جو حالات خواب یا غفلت میں ہونے ممکن نہیں۔ یا کسی قدر مشکوک ہیں۔ مگر غفلت یا بیہوشی کی حالت میں حمل کا ہونا بھی بالکل ممکن ہے۔

پہلے ہی عمل سے حمل ہو کر اپنے وقت پر نہایت ہی خوبصورت تندرست بچہ اُن کے ہاں پیدا ہوا۔

ڈاکٹر ہالک کے الفاظ ہیں۔ کہ بہت آدمی یہ کہتے ہیں کہ "یہ عمل اگر گناہ نہیں تو کم از کم خلافِ قدرت ضرور ہے لہٰذا اس عمل کے کرانے کی نسبت بے اولاد رہنا بہتر ہے۔" میں یہ بات ہر شخص کی اپنی رائے پر چھوڑتا ہوں کہ وہ بے اولاد رہے یا ایسے بےضرر اور آسان عمل سے سلسلہ نسل جاری رکھے۔ مؤلف

خون حیض
MENSTRUATION

اووم اور اوورنیبر کے متعلق مغربی دلچسپ مشاہدات

پیارے ناظرین! میں نے اعضاء تناسل مردانہ کی بناوٹ اور تشریح کے بعد منی کے متعلق مغربی دلچسپ دریافت اور نتائج کا ذکر کر دیا ہے۔ مستورات کے تناسلی اعضا اور ان کے افعال کا ذکر اگرچہ ہو چکا ہے۔ مگر منی کی طرح رج وغیرہ کے متعلق عجیب تازہ تجربات لکھنا خالی از منفعت نہیں ہوگا۔ لہذا ڈاکٹر ہالک کی کتاب "زنانہ و مردانہ اعضاء تناسل" سے تھوڑا سا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اور عوام سے عموماً اور حکماء سے خصوصاً سفارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان مضامین کو غور سے سوچ کر ان مغربی اصولوں سے مزید کارآمد نتائج اخذ کریں۔

بیضہ دان عورت کے اعضاء تناسل میں سب سے زیادہ ضروری عضو دو بیضہ دان ہیں۔ جو کمر سے اوپر پیٹ میں رحم کے دونوں طرف ہوتے ہیں۔ جب بیضہ دان پورے نشو و نما پا چکتے ہیں۔ تو ان سے چھوٹے چھوٹے خاص قسم کے انڈے جانوروں کے انڈوں کے مشابہ پیدا ہوتے ہیں۔

بیضہ دان بچپن میں چھوٹے ہوتے اور کوئی خاص

فعل سر انجام نہیں دیتے - مگر شباب کے شروع ہوتے ہی وہ بڑھ جاتے ہیں - اور نہایت عجیب و غریب تبدیلیاں اور کام شروع کرتے ہیں - جن تبدیلیوں کا مدعا اووم کو پیدا کرنا ہوتا ہے - تا کہ آئندہ بچّہ کی پیدائش ہو سکے ؎

بیضہ دانوں کی بناوٹ اور کام

پختہ بیضہ دانوں کو چیر کر دیکھنے سے معلوم ہوا ہے - کہ اِنکے اندر بہت سے سوراخ بھڑوں یا شہد کے چھتہ کی طرح ہوتے ہیں - اور ہر ایک سوراخ میں ایک ایک بیج یا انڈہ سفید رطوبت سے گھرا ہوا پایا جاتا ہے - یہ رطوبت مرغی کے انڈہ کی سفیدی کی طرح ہوتی ہے - اوورنیز کے یہ سوراخ جن کے اندر بیج یا انڈہ ہوتا ہے - چھوٹے مٹر کے دانہ کے برابر ہوتے ہیں - بعض اِس سے بڑے اور بعض محض بطور نشان ہوتے ہیں - حال کے تجربات سے معلوم ہوا ہے - کہ انڈوں کا ایک ہی سیٹ یا ایک ہی انڈہ ایک وقت میں تکمیل حاصل کرتا ہے - اور دوسرا انڈہ مکمّل ہونے تک خاص وقت لگتا ہے - یعنی کچھ انڈے پیدا ہو رہے ہوتے ہیں - اور کچھ تکمیل کی طرف جا رہے ہوتے ہیں - لیکن صرف ایک انڈہ اوروں کی نسبت مکمّل موجود رہتا ہے - جب ایک پورے طور پر مکمل ہو چکتا ہے - تب وہ اوورنیز سے باہر پھینکا جاتا ہے - اور خاص دن تک رحم میں رہ کر عجیب طریق سے باہر نکل جاتا

ہے - پس بیضہ دانوں کے دو بڑے بھاری فرائض ہیں ایک انڈوں کو پیدا اور مکمّل کرنا دوم ان کو وہاں سے نکال کر رحم میں پہنچانا - جہاں پر وہ خاص عرصہ تک ٹھہر کر جسم سے باہر نکل جاتے ہیں ؛

یاد رہے کہ انڈوں کی پیدائش تکمیل جماع یا تناسلی لذت سے کچھ تعلق نہیں رکھتی - یعنی جماع کا ہونا یا نہ ہونا اور اس میں حظ کا معلوم دینا یا نہ دینا انڈوں کی محض پیدائش پر کچھ اچھا یا بُرا اثر نہیں ڈال سکتا اور نہ ہی ان کی پیدائش کو حمل سے (سوائے اس بات کے کہ ان کا ویریہ سے ملاپ ہونے سے حمل ہوتا ہے) کچھ مزید تعلق ہے ؛

کنواری یا شادی شدہ مستورات میں جوانی کی عمر سے لیکر ۵۰ سال کی عمر تک یہ پیدائش تکمیل بیضہ ہا خود بخود ہوتی رہتی ہے - خاص خاص امراض مستورات متعلقہ رحم یا عام جسمانی امراض تپ دق - خون کی کمی بواسیر - نکسیر وغیرہ یا درمیان حمل یا ایام شیر خوارگی بچّہ میں خون حیض اور اووم کی پیدائش رُک جاتی ہے ورنہ باقاعدہ ماہ بماہ عموماً ۲۸ دن کے وقفہ سے اووم پیدا ہوتا اور خارج ہوتا رہتا ہے ؛

اووم یا رج کا بیضہ دانوں یا زنانہ انڈکوش سے باہر آنا	ہر ماہ کے انجام پر اوورنیز کا کوئی سوراخ جس کا انڈہ

بچّہ نکلنا ہوتا ہے - خون کے زیادہ آنے سے سوج جاتا ہے اور جیسے جسم میں کسی مقام پر کوئی کانٹا چبھنے سے وہ جگہ سوج جاتی اور خون کے زیادہ اس طرف آنے سے پاک بن جاتی ہے - اسی طرح اس سوراخ میں خون کے اجتماع اور پھیلاؤ کے ہونے سے انڈہ نیچے سے اُوپر آنے لگتا ہے - جیسے کہ پانی کے بہاؤ کے زور سے تالاب یا ندی کے نیچے تہ کی اشیاء اُوپر آ جاتی ہیں - اسی طرح وہ انڈا دورانِ خون کے زور اور زیادتی کے سبب سوراخ کے اُوپر والے پردہ کو پھاڑ کر سوراخ سے باہر اوورنیر کی سطح پر آ جاتا ہے اور پھر بذریعہ فیلوپین ٹیوب (رج کو لیجانیوالی نالیاں) رحم میں آتا ہے - جہاں پر مرد کے ویریہ سے ملاپ ہونے سے بچّہ کی پیدائش ہوتی ہے - ورنہ کچھ دن تک اندر رہ کر خارج ہو جاتا ہے ؛

نتیجہ اس بیان سے صاف ظاہر ہے - کہ حمل صرف اُسی صورت میں ہو سکتا ہے - جبکہ انڈہ اوورنیر سے نکل چکا ہو اور جسم میں موجود ہو ورنہ اس کے اخراج کے بعد حمل ہرگز قرار نہیں پا سکتا ؛

خون حیض کی ماہیت

خون کے ہر مہینہ کے بعد زنانہ اعضا تناسلی کیطرف قدرتی میلان ہونے سے نہ صرف اوورنیر کے خاص انڈہ والے سوراخ میں سوزش واقع ہوتی ہے - بلکہ اس کے ساتھ ہی تمام اوورنیر - فرج اور رحم میں بھی خون کا دوران

زیادہ ہو کر اعضاء میں سوزش ہو جاتی ہے۔ جس کے سبب اوورئیر کی اندرونی رگوں سے خون اور رحم کی اندرونی سطح سے کچھ لیسدار لعاب (میوکس) نکل کر باہر نکلتا ہے۔ یہ اخراج عموماً چار روز تک ہوتا رہتا ہے مگر بعضوں میں ہفتہ سے بھی زیادہ اور بعض میں ایک روز یا صرف چند گھنٹہ رہتا ہے اور اس کو خون حیض ماسک دھرم یا رجودرشن (Monthly Course) کہتے ہیں۔ خون حیض کی مقدار عموماً تین چھٹانک ہوتی ہے۔ مگر بعض مستورات میں بہت ہی زیادہ اور بعض میں قدرتاً بہت ہی کم ہوتی ہے۔ خون کا رنگ پہلے روز ہلکا زردی مائل اور پھر گاڑھا لال ہو جاتا ہے کئی مستورات میں صرف بے رنگ پتلا پانی سا خارج ہوتا ہے۔ اسے بھی خون حیض ہی سمجھنا چاہیئے ؎

مستورات میں پہلی بار خون حیض کے آغاز پر آب و ہوا۔ صحبت مقامی حالات اور غذا کا بہت اثر پڑتا ہے گرم ممالک میں ۱۲ سے سولہ برس اور سرد ممالک میں ۱۴ سے ۲۰ برس تک کی عمر میں ماہواری خون شروع ہوتا ہے۔ آغاز کی طرح خون حیض کے انجام پر بھی غذا اور رہائش کا اثر بہت مختلف پڑتا ہے۔ ایسے کیس بھی پائے گئے ہیں۔ جہاں خون حیض ۳۰۔ ۳۵ سال کی عمر میں قدرتاً بند ہو جاتا ہے۔ اور بعض میں ۶۰ ۶۵ سال تک جاری رہتا ہے۔ بعض میں کئی سال بند رہ کر کسی بقا یا انڈہ کے پختہ ہونے سے دوبارہ

ظاہر ہوتا ہے ؟

چند نتائج یہ ماہواری اخراج ظاہر کرتا ہے کہ اب اوو م پک چکا ہے۔ اور عورت حمل کی قبولیت رکھتی ہے۔ پس نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جن مستورات کے بیضہ دان نہیں ہوں گے۔ یا کسی وجہ سے وُہ ضائع ہو چکے یا بیماری سے بگڑ چکے ہوں۔ اُنہیں خونِ حیض نہیں آئیگا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جوانی سے پہلے خون حیض نہیں آتا۔ کیونکہ انڈے ابھی ناپختہ ہوتے ہیں اور ۵۰ برس کے بعد چونکہ عموماً سب انڈوں کا اخراج ہو چکتا ہے۔ لہذا اجتماع خون نہ ہونے سے حیض نہیں آتا اور اسی وجہ سے حمل بھی قرار نہیں پا سکتا۔ پس خون حیض کا اخراج حمل کی قابلیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور بہت سے ردّی۔ قابل اخراج مواد کو اِس قدرتی طریق سے ہر ماہ جسم کے باہر نکالتا رہتا ہے۔ پس اِس کا اخراج عورت کے لئے باعثِ صحت ہے۔ چنانچہ جن مستورات میں یہ اخراج بے قاعدہ یا کم و بیش ہوتا ہے۔ وہ ضرور کم و بیش بیمار رہتی ہیں۔ یہ بھی معلوم رہے کہ بعض دفعہ یہ اخراج بالکل بے رنگ اور بہت تھوڑی مقدار میں ہوتا ہے جس کو معمولی سفید رطوبت کہنا چاہیئے۔ لیکن وُہ در اصل حیض ہی کا مواد پایا گیا ہے ؟

احتیاط ہر ماں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکی کو مناسب موقعہ پر پہلی دفعہ خون کے ظاہر

ہونے کے متعلق پوری پوری واقفیت بہم پہنچائے۔ کیونکہ کیونکہ لڑکیاں اِس کو چھپاتی اور اِن ایام میں سرد پانی کا استعمال کرنے یا سخت جسمانی یا دماغی محنت کرنے سے آئندہ تکالیف میں مبتلا ہو جاتی ہیں ؏

اوومٕ کا مزید حال

جب انڈہ یا اوومٕ مکمل طور پر بیضہ دانوں سے علیحدہ ہو چکتا ہے۔ تو جس سوراخ سے یہ نکلتا ہے وہ جمے ہوئے خون سے بھرا رہتا ہے۔ یہ خون رفتہ رفتہ خشک ہو جاتا ہے۔ اور وہ جگہ اِسی طرح خالی دِکھلائی دیتی ہے۔ جس طرح کہ بِھڑ کے چھتہ سے بچے نِکلنے کے بعد جگہ خالی رہ جاتی ہے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ حمل کے باعث یہ خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر اب یقین ہو چکا ہے کہ یہ انڈہ کی جگہ ہے۔ جو خالی ہو جاتی ہے۔ ایک ۲۵-۳۰ سال کی عمر کی عورت کی اوورنیر کے اندر ایسے سوراخ صاف دکھلائی دیتے ہیں۔ مگر بعض اوقات صرف چند یا صرف آخری سوراخ ہی دکھائی دیا کرتے ہیں۔ اور سابقہ سوراخ مرجھا کر یکساں سطح کر لیتے ہیں ؏

انڈہ جس وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ وہ جسامت میں پن کے سر کے برابر آنکھ سے دکھلائی دیتا ہے اور پرندوں کے انڈوں کے مشابہ ہوتا ہے۔ فرق صرف اِتنا ہے۔ کہ پرندوں کے انڈوں میں بچہ کی نشوو نما کے لئے سارا سامان اور رطوبت انڈے میں ہی

موجود ہوتی ہے۔ لیکن انسانی انڈہ چونکہ رحم میں ماں سے وہ تمام رطوبت براہِ راست حاصل کرتا ہے اِس لئے ابتدائی صورت میں اِسے کسی ایسی رطوبت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ غالباً اصل بیج بر ندوں اور انسانی مادہ میں برابر ہوتا ہے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ مستورات کا اووم مردوں کے بیج سے ملاپ کے بعد جسم کے کسی عضو میں خاص حد تک تکمیل حاصل کرنے کی قابلیت ضرور رکھتا ہے۔ لیکن بچے کی پوری نشو و نما کے لئے رحم سے بڑھ کر اور کوئی بہتر جگہ عورت کے جسم میں نہیں ہے۔

نئی تحقیقات

اووم جیسا کہ زنانہ تناسلی تشریح میں بتلا چکے ہیں۔ اوورنیز سے نکل کر فیلوپین ٹیوب سے ہوتا ہوا رحم میں وارد ہوتا ہے۔ چونکہ رحم کا براہِ راست تعلق باہر فرج سے ہے۔ لہذا اگر خاص طور پر اس کو وہاں نہ روکا جاتا تو وہ فوراً باہر نکل جانے سے حمل کا ہونا ایک سخت مشکل عمل بن جاتا ہے۔ لیکن نیچر اووم کی آمد سے پہلے ہی رحم کے منہ پر ایک پھاٹک سا بنا دیتی ہے رحم کی اندرونی رطوبت سے ایک پتلی سی جھلی بن جاتی ہے۔ اووم اوپر سے آتا ہوا یہاں آکر اٹک جاتا ہے۔ اور وہاں اِس جھلی کے اندر مکڑی کیطرح گھونسلا بنا کر ٹھہر جاتا ہے۔ جب تک یہ جھلی مضبوط رہتی ہے۔ تب تک اووم اندر رہتا ہے خاص دِنوں

کے گذرنے کے بعد (جن کی مقدار زیادہ سے زیادہ سولہ دن اور کم سے کم ۱۴-۱۲-۱۰ دن یا خاص خاص حالات میں صرف چند گھنٹے بھی ہو سکتی ہے) وُہ اووم معہ اِس جھلّی کے جسم سے باہر نکل جاتا ہے پس جب تک پھر دوبارہ ایسا نہ ہو۔ اووم کے اخراج کے بعد حمل نہیں ہو سکتا۔ پس یہ سمجھنا چاہیئے کہ مہینہ کا صرف کچھ حصّہ ہے۔ جس میں مباشرت کرنے سے حمل رہ سکتا ہے ؛

ایک طرف تو اووم نکل رہا ہوتا ہے۔ اور دُوسری جانب خون حیض جاری ہو چکتا ہے۔ خون حیض بند ہو جانے کے پہلے یا دوسرے روز اووم رحم میں وارد ہوتا ہے۔ اِس لئے دورانِ حیض میں جماع سے اووم کا ملاپ قریب قریب محال ہے۔ پس حیض کے بند ہونے کے دوسرے روز حمل کے ایّام کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ ہاں یہ بات بھی معلوم رہے کہ ایّام جن میں حمل کی قابلیت ہو سکتی ہے۔ مختلف مستورات میں اختلاف سے پائے جاتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے اسباب بھی ہیں۔ جو اِن کا آغاز اور میعاد مشکوک کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم کوئی اصول مقرر نہیں کر سکتے۔ ہاں تجربہ سے خاص خاص مستورات میں اووم کی موجودگی یقیناً یا شکی طور پر بتلائی جا سکتی ہے۔ مستورات جھلّی سمیت انڈے کے اخراج کو بذات خود نہیں دیکھ سکتیں۔ کیونکہ یہ بہت باریک ہوتا ہے ؛

چند نتائج

مندرجہ بالا بیان سے ہم چند نتائج اخذ کرتے ہیں۔ بانجھ پن کے وُہ اسباب جن کا خیال تک بھی اِس سے بیشتر نہیں کیا جاتا تھا۔ وہ یہ ہیں۔ کہ اوورنیز میں اُس قدر طاقت نہیں ہوتی کہ وہ پُورا نشو و نما یافتہ اووم پیدا کر سکے وہ کچا یا ناپختہ انڈہ خارج کرتی ہے۔ لہذا وہ سنتان یا اولاد نہیں پیدا کر سکتا۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ رحم کے اندر وہ پھاٹک جو اووم کو روک سکے۔ پیدا ہی نہیں ہوتا اور اووم رحم میں ٹھہرنے کی بجائے فوراً باہر نکل جاتا ہے۔ بعض مستورات میں اووم صرف چند گھنٹہ اندر ٹھہر سکتا ہے یا صرف ایک دن پس اگر اِس اثنا میں مرد کے بیج سے انڈہ کی ملاقات ہو جائے۔ تو حمل ٹھہر سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ لہذا جماع کا بہت مناسب وقت خونِ حیض کے بند ہونے کے عین پہلے روز سے لیکر پانچ روز تک ہے ؀

حمل کا طریق

حمل کا طریق بہت سادہ ہے اور تھوڑے غور سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ جماع کے وقت مرد کا ویریہ یا منی فرج میں جمع ہو کر رحم کے مُنہ سے اندر داخل ہوتی ہے۔ اگر یہ اُوپر والے حصّہ رحم میں جائے اور وہاں پر اووم موجود ہو تو ملاپ سے حمل ہو جاتا ہے۔ مگر اِس ملاپ میں بعض امور ایسے حارج ہوتے ہیں۔ جو منی کی طاقت کو زائل کر دیتے ہیں۔ مثلاً (۱کمزوری منی۔

سوزاک - آتشک - شراب - منشی اشیاء وغیرہ) اور بعض اسباب ایسے ہوتے ہیں - جو اس کو وہاں پہنچنے سے روکتے ہیں - مثلاً (رحم کی کوئی بیماری - سوراخ رحم کا مقابل نہ ہونا یا ٹل جانا ، منی کا اوپر کی طرف جانا اس کے اجرام کی ذاتی خصوصیت سے واقع ہوتا ہے ، - جس کو ہم بیشتر ازیں بیان کر آئے ہیں ملاپ عموماً رحم کے بالائی حصہ یا فیلوپین ٹیوب کے رحم والے سرے پر ہو جاتا ہے اور انڈہ مستقل طور پر رحم کی دیواروں سے چمٹ کر نشو و نما پانے لگتا ہے اور رحم دن بدن بڑھتا جاتا ہے - حمل کا مکمل بیان - حسب منشا لڑکا یا لڑکی کی پیدائش حاملہ کی امراض کا علاج - زچہ بچہ کا بیان - مخصوص زنانہ امراض کا علاج وغیرہ ضروری مضامین ہماری دوسری کتاب

تحفہ بیوی

میں تفصیل سے درج ہیں - وہاں دیکھو

یہ بہت ضروری مضمون ہے - جس کا ذکر ہم نے

تحفہ خاوند

میں بھی کر دیا ہے اور عملی طریق و تجاویز بھی بتلائی ہیں - اور نسخہ جات بھی دیئے ہیں ۞

تحفۂ شادی

چوتھا باب

SEXUAL UNION

گربھادھان یا جذبۂ نسلی کا قدرتی استعمال

مُصنّفہ
مہتہ سیتا رام دت کوبراج
مصنّف "تحفہ خاوند" "تحفہ بیوی" انارکلی لاہور

حیوانات میں گربھادھان

ہم پیشتر ازیں نباتات میں گربھادھان کا قدرتی طریق تشریح کے ساتھ بتا چکے ہیں۔ اب ہم حیوانات کے متعلق چند نوٹ لکھ کر کئی ضروری امور کی تشریح کرینگے مختلف حیوانات میں یہ عمل نہایت ہی مختلف طریقوں سے سر انجام پاتا ہے۔ بعض ادنےٰ درجہ کے حیوانات میں نر و مادہ کا کوئی ملاپ نہیں ہوتا۔ بلکہ مذکر و مؤنث پیدائشی مادہ جسم سے باہر آپس میں مل کر بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ مچھلیوں کی نسبت بتایا جا چکا ہے۔ اور آئندہ صفحوں میں مینڈکوں کی مثال سے واضح ہو جائیگا۔ لیکن اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں (جن میں انسان بھی شامل ہے) گربھادھان ہمیشہ نر اور مادہ دو علیحدہ ہستیوں کے باقاعدہ ملاپ سے (مگر اپنی اپنی جنس کے مطابق) مختلف طریقوں سے سرانجام پاتا ہے ؁

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جیسے نر حیوان خواہ وہ اپنی جنس سے کتنا ہی علیحدہ رکھا جائے۔ کھانا پینا نیند اور آرام وغیرہ جذبات کو خود بخود قدرتاً سیکھ لیتا ہے۔ اور ان کو پورا کرنے اور کرانے کا طریق آپ ہی ڈھونڈ لیتا ہے۔ اِسی طرح جب نر جوان ہوتا اور اس میں جوانِ منی اور ویریہ بڑھتا ہے۔ اور

مادہ حیوان میں انڈہ یا اووم پختہ ہو جاتے ہیں تب وہ خواہ کتنے ہی ایک دوسرے سے دُور یا علیحدہ ہوں اور ملاپ کے طریق کو بیشتر ازیں نہ دیکھا اور نہ سیکھا ہو۔ مگر وہ قدرتاً اِس کی طرف اپنے ہی جذبات سے راغب ہو جاتے ہیں۔ نر مادہ کی اور مادہ نر کی تلاش میں بیتاب ہو جاتی ہے۔ اور بیشمار طریقوں سے وہ ایک دوسرے کی تلاش کرتے اور اپنی طرف کشش کرتے ہیں۔ وہ سُریلی آواز میں گاتے ہیں اپنے خوب صورت پروں کی نمائش کرتے ہیں۔ اور اپنی بولیاں بول کر اس جذبہ نسلی کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ لہذا یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جذبۂ شہوت و نسل پیدائشی اور قدرتی ہونے سے حیوانات میں عام طور پر اِس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ اُن کو گربھادھان کے لئے مجبور کیا جائے۔ یا اس کے مختلف طریقوں سے مختلف جنسوں میں کوئی تعلیم دی جائے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بچہ پیدا ہوتے ہی بغیر سکھلائے ماں کی چھاتیوں سے خود بخود مُنہ لگاتا اور اپنی خوراک حاصل کرتا ہے۔ بعض دفعہ ماں کے پیٹ میں جب کسی طبّی ضرورت کے سبب انگلی رحم کے منہ میں داخل کی جاتی ہے۔ تب پیٹ کے اندر ہی بچہ انگلی کو چوسنے لگ جاتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہونٹوں اور زبان کے اندر ایسی حِس ہے۔ جو بغیر سکھائے خوراک کی قدرتی ضرورت پُورا کرنے

کے لئے بچّہ کو چوُمنے کی طرف از خود راغب کرتی ہے
ٹھیک اِسی طرح حیوانات ہیں جذبہ شہوت کی پیدائیش
ہوتے ہی اُن کے تناسلی اعضا میں خاص قسم کی کھجلی
اور احساس ہونا شروع ہوتا ہے۔ اور اِس سے
نامعلوم طور پر متاثّر ہو کر وہ اپنی جنس کے ساتھ
مختلف طریقوں سے میل مِلاپ کرنے کے لئے مجبور ہو
جاتے ہیں۔ اور انہیں اِس میل سے دماغ میں خاص
لذّت کا احساس اِس طرف خاص طور پر راغب کرتا
ہے۔ جس سے وہ ایک دوسرے کو بے اختیار کشش
کر کے آئندہ اولاد کی پیدائیش کا باعث بنتے ہیں۔
مثلاً مادہ حیوان کے اندر سے جذبۂ شہوت کے وقت
ایک رطوبت نکلتی ہے۔ جس کی خاص بوُ نر ہیں
ناقابل برداشت جوش پیدا کر کے مِلاپ کا باعث بنتی
ہے۔ اِسی طرح ایک دوسرے کو دیکھنے سے بھی یہ
جذبہ اُکساہٹ میں آتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ
ہر حیوان میں خاص جذباتی کشش موجود ہونے کے باعث
نر اور مادہ دونوں ایک دوسرے کی طرف بلا اختیار
کھچے چلے آتے ہیں ۔

واضح ہو کہ افعال و خواص اور ترتیب کے لحاظ
سے سب حیوانات کے تناسلی اعضا میں یکسانیت ہے
مگر بناوٹ میں بہت اختلاف ہے اور اِسی اختلاف کے
باعث گربھادھان کے طریقوں میں بھی بہت بھاری
تفاوت ہے۔ بعض حیوانات میں ملاپ بہت دیر تک

ہوتا رہتا ہے - چنانچہ بعض کیڑوں میں متواتر کئی روز تک گربھادھان کا فعل جاری رہتا ہے - اور ایسی صورت میں خاتمہ پر نر ہمیشہ مر جاتا ہے - اور مادہ انڈے دینے کے بعد مر جاتی ہے - ایسے ہی کتوں میں اِس فعل کے بہت عرصہ تک ہوتے رہنے کے دو سبب ہوتے ہیں - ایک یہ کہ نر کا عضو گرہ دار ہوتا ہے - اور اِس میں کئی جگہ سے اُبھار سے ہوتے ہیں - اور مادہ کے ویجینیا کے اندر ایسے مسلز یا مانس ہوتے ہیں - جو اِن گانٹھوں میں مضبوط پھنس جاتے ہیں اور ویجینیا اِتنے زور سے عضو کو دبا لیتا ہے - کہ جب تک پوری نرمی نہ آ جائے - وہ علیحدہ نہیں ہو سکتے - یہی حال دوسرے کئی کیڑوں کا ہوتا ہے - جن میں دیر تک یہ عمل جاری رہنے کا سبب یہ بھی ہے - کہ منی بہت آہستہ آہستہ اور تھوڑی تھوڑی خارج ہوتی ہے - اور منی کے پورے خارج ہو جانے پر ہی اعضا میں نرمی آتی ہے - اِس کے برخلاف بعض حیوانات اور خصوصاً پرندوں میں صرف ایک ہی حرکت کے ساتھ منی خارج ہو جاتی ہے اور گربھادھان سر انجام پا جاتا ہے - ایسے حیوانات میں عضو تناسل نہیں ہؤا کرتا - صرف ایک اُبھرا ہوا سوراخ ہوتا ہے - اور اس سے منی نکل کر مؤنث کی جائے مخصوص کے اندر چلی جاتی ہے - مینڈکوں میں نر و مادہ کا تناسلی ملاپ نہیں ہوتا - بلکہ یہ قدرتی

دستور ہے - کہ جب مادہ مینڈک میں انڈے پک جاتے ہیں - تب نر مینڈک اس کے اوپر جمپٹ جاتا ہے۔ اور اس قدر زور لگاتا ہے کہ گویا اس کو مارنا چاہتا ہے - لیکن اس طرح زور لگانے سے ایسا سمجھا جاتا ہے - کہ وہ پختہ انڈوں کو مادہ کے جسم سے زور سے باہر نکالنا چاہتا ہے - پس جب انڈے اس طرح دباؤ سے باہر آ جاتے ہیں - تب وہ اپنی ہنی چھوڑ دیتا ہے - جو ان انڈوں کے ساتھ باہر ہی ملنے سے پیدائیش شروع ہو جاتی ہے ٭

مکڑی جو عام طور پر گھروں اور دیواروں کے کونوں پر جالا تن لیتی ہے - اس کے نر و مادہ کا ملاپ نر کے لئے نہایت خطرناک ہوتا ہے - مادہ مکڑی اپنے جالا کے درمیان اپنے پریمی نر کا انتظار کرتی ہے - اور نر بڑی احتیاط کے ساتھ اس کے پاس آتا ہے - کبھی جالا کو ہلاتا ہے - اور کبھی اندر جا کر مادہ مکڑی کو چھوتا ہے - اور بار بار واپس آ جاتا ہے - اس طرح کرنے سے اگر مادہ آرام سے بیٹھی رہے - تب وہ اس سے بغلگیر ہو جاتا ہے - اور گربھادھان مکمل ہو جاتا ہے - لیکن اگر مادہ کی مرضی نہ ہو - تب مادہ نر پر حملہ کر کے اس کو سخت ڈس لیتی ہے - اور مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے - الغرض اس طرح حیوانات کے چھوٹے بڑے طبقہ میں گربھادھان قدرتی طریق پر جب مادہ

کو اِس کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرانجام پاتا ہے۔ اور عموماً ایک دو دفعہ کے ہی ملاپ سے حمل ٹھہر کر اِس عمل کا دوسرے حمل کے وقت آنے تک خاتمہ ہو جاتا ہے ٭

انسان کی گراوٹ

اعلیٰ طبقہ کے حیوانات کی طرح انسان کے اندر بھی تناسلی جذبات کی پیدائش پر ایسی ہی حرکات ظہور میں آتی ہیں۔ بار بار دیکھنے اور مختلف طریق پر چھونے نیز تناسلی اعضا کی حس اور اعصابی بناوٹ کی خصوصیت سے انسان خود بخود اِس جذبہ کو عالمِ جوانی میں استعمال کرنے لگتے اور اس کے لئے خاص خاص صورتیں حرکات اور طریق از خود معلوم کر لیتے ہیں۔ تاہم موجودہ غیر قدرتی زندگی کے سبب انسان کو اِس امر کی ضرورت ہے کہ اسے مہربان قدرت کی نیک اور آہستہ رفتار پر نہ چھوڑ کر کتابوں اور ہدایات کے ذریعہ ہر طرح سے ماہر اور خبروار کر کے گربھادھان کے پاکیزہ فرض کے لئے واقف اور آشنا کیا جائے۔ اور تحفہ شادی کے لکھنے کا مدعا بھی یہی ہے۔ کہ قدرت کی آہستہ مگر مستقل رفتار اور طرز کے ساتھ مِل کر ہی شادی شدہ مرد عورتوں کو گربھادھان کے متعلق ضروری مسائل سے واقف بناتے ہوئے اُن کو یہ ذہن نشین کرا دیا جائے۔ کہ اگرچہ گربھادھان کا عمل حیوانوں میں بھی بالکل انسان کی طرح سے خاص لطف اور

لذت سے سر انجام پاتا ہے - مگر کوئی بھی حیوان محض لذت کے لئے اپنی مادہ سے ملاپ نہیں کرتا اور نہ ہی مادہ اس کو اپنے سے ملاپ کرنے کی اجازت دے سکتی ہے - حیوان اپنی مادہ کے ساتھ صرف اسی صورت میں ملاپ کرتا ہے - جبکہ حمل ہونا ممکن ہو - لیکن اے اشرف المخلوقات انسان شہوانی جذبات سے مغلوب ہو کہ تو کہاں سے کہاں چلا گیا - کچھ خیال بھی ہے کچھ سوچ بھی ہے - کچھ سمجھ بھی ہے - دیکھ تو نے اپنے اس پوتر جذبہ کو کس طرح کانچ کی طرح بیدردی سے پتھروں پر ٹکرا کر چور چور کر دیا - اور وہ کانچ اب تیرے اپنے ہی پاؤں کو خون آلودہ اور زخمی کر رہا ہے - تیری ہر بات سے نفسانیت ٹپک رہی ہے تیری خوراک غیر قدرتی - تیری پوشاک غیر فطرتی - تیرا رہن سہن گناہ آلود - پھر تو ہی بتا کہ تو کس بات پر اتنا گھمنڈ کر رہا ہے - جذبۂ شہوت سے مغلوب ہو کر کیا کیا غیر قدرتی اور مہلک تدابیر کو کام لا رہا ہے - اور اپنی مادا کے ساتھ مباشرت اور ملاپ کے ہزاروں نقصان دہ طریقوں کو برتتا ہوا نہیں شرماتا - تیری عبادت اور ریاضت کس کام کی ہے - جبکہ تو شہوت کا اس قدر دلدادہ اور غلام بن رہا ہے ؎

کب حق پرست زاہد جنّت پرست ہے
حُوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

انسان میں گربھادھان وِدھی

جذبۂ نسل کا جائز استعمال

طبّی و اِخلاقی خاص ہدایات۔ گربھادھان وِدّھی

جائز استعمال سے انسان کی خود مختاری جہاں اس کے لئے عزّت آزادی اور ترقی کا باعث ہے۔ وہاں یہ ہی خود مختاری ناجائز اور غیر قدرتی استعمال سے اس کی ہلاکت اور بربادی کا سبب بن رہی ہے۔ انسان حیوانات کو اپنے سے ادنیٰ سمجھتا ہے۔ اور اپنے تیئں اشرف المخلوقات اور سب سے بڑا بتلاتا ہے۔ اور جب کبھی کسی ادنیٰ جذبہ یا بُرائی یا بدتمیزی کی مثال دیتا ہے۔ تب وہ اِن جذبات کو جذبۂ حیوانی سے منسوب کرتا ہوا گویا حیوانات کو حقیر اور ادنیٰ سمجھتا ہے۔ لیکن سچ پوچھو تو یہ سخت بے انصافی ہے۔ مان لیا۔ کہ انسان حیوانات سے زیادہ عقلمند اور صاحبِ تدبیر ہے۔ لیکن اس کی یہ عقل و تدبیر کِس کام کی ہے۔ جس کو وہ شراب تمباکو اور گوشت کے کھانے۔ عیش و عشرت کرنے۔ ناجائز افعال۔ چوری۔ جھوٹ۔ فریب۔ دھوکا اور جنگ و جدل کرنے میں صرف کر رہا ہے۔ اور پھر مصیبت۔ بیماری اور عذاب

میں مبتلا ہو کر بھاری بھاری شفاخانوں اور واعظ خانوں
میں جا کر تسکین خاطر - شانتی اور اطمینان کے لئے بھٹک
رہا ہے - قدرتی حالت میں رہتے ہوئے حیوان بیمار
نہیں ہوتے اور نہ ہی بد پرہیزی اور خلافِ قدرت
تدابیر سے اپنے تئیں مصیبت میں ڈالتے ہیں - نہ اُن
کے لئے نیلے پیلے مکسچر - کڑوے کسیلے جوشاندے - اور
چکنی چپڑی ٹکیاں اور گولیاں بنتی ہیں - قدرتی خوراک - ہوا
پانی اور روشنی ہی اُن کے لئے زندگی اور صحت کا باعث
ہے - ہوا میں اُڑتی ہوئی چڑیا جنگل میں رنگ برنگ کے
پروں کو پھیلائے ہوئے ناچتا ہوا مور - سرسبز شاخ پر
چہچہاتی ہوئی بلبل - پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھی اور میٹھا راگ
الاپتی ہوئی کوئل اور جنگل میں کودتا ہوا ہرن - اس مغرور
نافرمانبردار اور خود سر انسان سے زیادہ خوش زیادہ
تندرست اور زیادہ آزاد ہے - جو قدرتی باتیں اور ہدایات
خاص طور پر کتابوں کے پڑھنے - کالجوں اور سکولوں
میں اُستادوں سے سُننے اور تجربہ سے سوچ سوچ
کر انسان برسوں میں سمجھتا اور حاصل کرتا ہے - اُن
پر حیوانات کا عملدر آمد پیدائش سے ہی ہوتا ہے قدرت
نے اُن کو ایسا اعلےٰ سبق دیا ہے - کہ وہ اِس سے
اِدھر اُدھر نہیں ہوتے - یہی وجہ ہے - کہ وہ انسان
کی طرح بیماری - پریشانی - حیرانی اور خلافِ قدرت
جذبات کے استعمال سے بچے رہتے ہیں اور وہ قدرتی
احکام پر چلنے اور آرام پاتے ہیں - اِن حالات میں

پھر ہم یہ کس طرح سمجھیں کہ موجودہ انسان واقعی سب سے بالاتر ہے

دیکھا پڑھا لکھا پر کچھ نہیں عمل
تو ہی بتا تو فائدہ اس دیکھ بھال کا

اے انسان! جبکہ تو اپنے جذبات کا ناجائز استعمال کر رہا ہے۔ جب تو زندگی میں خوش رہنے کی بجائے غم و الم کے بوجھ سے دب رہا ہے۔ جب کہ تو خیرات کرنے کی بجائے مال و زر کو اپنی انسانی محتاج جماعت سے چھپا کر ننگی سنگینوں کے پہرے میں محفوظ رکھ رہا ہے۔ جبکہ تو دن کو کام کرتا ہوا تھک کر چور ہو کر ساری رات بھر دولت مندی کی دھن میں دماغ سوزی کر رہا ہے۔ جبکہ تو خود آزادی اور خود مختاری کا کلمہ پڑھتا ہے۔ اور بے زبان پرندوں کو پنجرے میں بند کئے ہوئے ہے۔ جبکہ تو دوسروں کی چوری۔ بدمعاشی اور رشوت سے نفرت کرتا ہے۔ مگر خود ان افعال کو کرتا ہوا نہیں شرماتا ہے۔ تب تو ہی بتا کہ تیری فضیلت اور بڑائی کہاں ہے؟ اور تیرا علم اور تیری عقل تجھے سونے کی ہتھکڑی سے زیادہ اور کیا فائدہ دے رہے ہیں؟ تیری انہی کرتوتوں کو دیکھ کر کسی نے خوب کہا ہے

ہم جانتے تھے علم سے کچھ جانیں گے
جانا تو یہ جانا کہ نہ جانا کچھ بھی

بس پیارے عزیزو اور دوستو! انسان کی خود سری اور اُلٹی سیدھی غلط واقفیت کے اثرات کو دُور کرنے کے لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ گربھادھان کے متعلق بہت سی قدرتی ہدایات سے اس کو واقف کیا جائے۔ ہادیانِ مذاہب اور طبی رہنماؤں نے انسان کو جذبۂ شہوت کی بزرگی۔ضرورت اور قدرتی استعمال بتلانے میں اعلیٰ درجہ کی طبی اور اخلاقی ہدایات دی ہیں - اگر وہ اس پر کار بند ہو جائے تو اسے سچے معنوں میں اشرف المخلوقات سمجھنا چاہیئے ورنہ اس کو حیوان سمجھنا بھی غلطی ہے - کیونکہ حیوانات حیوانات تو قدرت کے فرمانبردار ہیں - اور قدرتی ضرورت کے مطابق ہی جذبۂ شہوت کو استعمال کرتے ہیں - لہذا ایسے انسان کو کس سے نسبت دی جائے - یہ بات میں اپنے ناظرین کے فیصلہ پر چھوڑ کر اصل مضمون پر آتا ہوں ؛

آدابِ صحبت بطریق اسلام

ا - منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو - ب شروع میں اختلاط بوس و کنار اور ظرافت اور خوش طبعی کی باتیں کرنا یہاں تک کہ طرفین کو کامل میلان پیدا ہو جائے - ج - مرد جب ارادہ خاص کے لئے آمادہ ہو کر اُٹھے - تو بسم اللہ العلی العظیم اللہ اکبر اللہ اکبر (ترجمہ میں مجامعت جائز کا فعل اللہ بزرگ و برتر کے نام پر شروع کرتا

ہوں - اللہ بڑا عظمت والا ہے - بڑا ہی عظمت والا ہے) کہے - خاص دخول کے وقت یہ دُعا پڑھے اللھم[1] جنبنا الشیطان و جنبا الشیطان مما و رزقتنا ترجمہ زبارِ خدایا! دُور رکھ مجھ سے شیطان اور اُس کو دُور رکھ شیطان سے جس کو ہماری قسمت کیا ہے - یعنی مولود) حدیث شریف میں ہے - کہ ایسا مولود شیطان کا مصئون رہے گا - اور سعید ہو گا - جب انزال کا وقت قریب آئے - تو یہ دُعا پڑھے - الحمد اللہِ الذی جعل من ماءٍ بشراً فجعلہ نسباً و صہراً اس خدا تعالیٰ کا شکر ہے - جس نے منی سے آدمی پیدا کیا - پس اس کو صاحبِ نسب اور صاحبِ خانہ (قرابتِ دامادی) بنایا - انزال کے بعد چند منٹ بے حرکت پڑا رہے - د - بعد جماع کچھ دیر آرام کر کے آدابِ شریعت کے مطابق غسل کرے - ورنہ عضو مخصوص دھو کر وضو کرے - صبح کی نماز سے پہلے غسل کر لے ؞

ہدایاتِ صحبت بطریق شاستر

جب دِن خون حیض ظاہر ہو - اس رات سے لے کر زیادہ سے زیادہ سولہ راتوں تک رج یا اووم (انڈہ) رحم میں رہتا ہے - ازاں بعد فرج کی راہ خارج ہو جاتا ہے - خون حیض کے نمودار ہونے کی پہلی دوسری تیسری اور چوتھی رات (دِن میں کم و بیش خون خارج ہوتا رہتا ہے) چھوڑ

[1] کاتب نے عربی کی عبارت غلط لکھی ہے - مسلمان بھائی ہو تو زبانی سے درست کرالیویں -

کر سنتان (اولاد) کی پیدائش کے لئے سولھویں رات تک صحبت کرنا نیتجہ بخش ہو سکتا ہے - مگر منو جی و دیگر شاستر کاروں کا حکم ہے - کہ خونِ حیض سے شمار کر کے گیارھویں اور تیرھویں رات کو چھوڑ کر سولھویں رات تک کل دس راتیں ہوتی ہیں - اور انہی دس راتوں میں گربھادھان یا ہمبستری کرنا واجب ہے کیونکہ رج یا اووم وبریہ کے انتظار میں گربھ آشہ یا رحم میں ٹھہرا ہوتا ہے - اور رحم کا مُنہ ویریہ کی قبولیت کے لئے کھُلا رہتا ہے - لیکن منو جی ہدایت کرتے ہیں - کہ ان دس راتوں میں جو پرب کی راتیں آئیں ان راتوں میں بھی مباشرت سے پرہیز کرنا چاہیئے - پرب کی چار راتیں پور نماشی - اماوس - اشٹمی اور چتور دشی ہیں لہذا یہ فیصلہ ہوا کہ پہلی چار راتیں اور گیارھویں اور تیرھویں رات اور منجملہ پرب کی راتوں میں سے جو رات اِن بقایا دس راتوں میں آئے گی - چھوڑ کر باقی راتوں میں جو خون حیض کی پہلی رات سے لیکر سولھویں رات تک بتائی گئی ہیں - گربھادھان کرنا چاہیئے ٭

اِن مندرجہ بالا جائز راتوں کے سوا جو مباشرت کی جاتی ہے - وہ باعثِ زوال اور خلافِ قواعد ہے نیز جائز راتوں میں بھی روزانہ جماع کرنا ویسا ہی قابلِ اعتراض ہے - جیسا کہ اِن راتوں کے سوا دوسری راتوں میں ٭

نیز واضح ہو کہ آیورویدک گرنتھ اور شاستر کار بتلاتے ہیں کہ جست راتوں میں رج قدرتاً کمزور ہوتا ہے اور طاق راتوں میں نسبتاً رج طاقتور اور بلوان ہوتا ہے۔ لہٰذا اولاد نرینہ کے خواہشمندوں کو ویریہ[1] کے بڑھانے اور طاقتور بنانے والی غذا اور دوا استعمال کرنے کے بعد ۶-۸-۱۰-۱۲-۱۴-۱۶ ویں راتوں میں سے کسی ایک دو یا تین راتوں میں استری سنگ کرنا چاہیئے۔ مگر ابتدائی تین آخر کی تین راتوں سے بہتر ہیں۔ اگر ان راتوں میں حمل کا قیام ہو جائے تو یقیناً لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ لڑکی کے خواہشمندوں کو واجب ہے کہ وہ خاص کر عورت کے رج کو طاقتور[2] بنانے والی خوراکیں اور دوائیں استعمال کرانے کے بعد ۵-۷-۹-۱۵ ویں راتوں میں کسی ایک دو یا تین میں سماگم کریں۔ مگر شروع کی دو راتیں بہ نسبت

---

[1] ویریہ کو بڑھانیوالی غذا مثلاً دودھ۔ گھی۔ چاول۔ گوشت۔ انار۔ انگور۔ آم وغیرہ پھل۔ دوائی مثلاً موصلی پاک۔ واجی کرن پاک۔ بسنت کسماکر۔ پورن چندر رس۔ چندر رسائن۔ کانتا رسائن۔ آدتیہ رسائن۔ مکر دھوج۔ من متھ رسائن۔ اشوگندھ گھرت۔ کشتہ طلا۔ کشتہ فولاد۔ ابرک۔ کام مثلاً آزادی۔ بیفکری۔ خوشی۔ محبت۔ ہمدردی

[2] تیل کی اشیاء آٹا۔ بیفکری اور ویریہ کو طاقت دینے والی دوا۔ غذا اور کام بھی رج کو طاقت ور بناتے ہیں ٭

آخری دو راتوں کے بہتر ہیں۔ پس اگر ان راتوں میں حمل کا قیام ہو جائے۔ تو یقیناً لڑکی پیدا ہوگی۔ کیونکہ رشی بتلاتے ہیں کہ ویریہ کے زیادہ بلوان ہونے سے لڑکا اور رج کے طاقتور ہونے سے لڑکی ہوتی ہے یہ ایک عام اصول ہے۔ کئی حالات کے تغیرّ و تبدّل ہونے سے اِس اصول میں کمی بیشی ہونی ممکن ہے مگر قدرتی طور پر رہتے ہوئے مرد عورت کے لئے یہ اصول پورا پورا رہبر ہے۔ اِس پر مزید بحث تحفہ شادی کے دوسرے حصّہ یعنی تحفہ خاوند میں ملیگی ؀

شرائط و طریق سماگم

جب مرد عورت دونو پوری طاقت میں ہوں دلوں میں خوشی اُلفت اور پیار ہو۔ کسی طرح کی دماغی یا جسمانی تکان اور اُداسی یا غم نہ ہو۔ کوئی بیماری زکام۔ بخار یا سر درد نہ ہو اور نہ ہی کسی طرح کے نشہ کی حالت ہو۔ خواہش اور خیالات میں پاکیزگی ہو۔ خاوند بیوی کی آپس میں بے تکلفی اور رضامندی ہو۔ تب آدھی رات کے قریب جبکہ غذا کے بعد کافی نیند اور آرام مِل چکا ہو۔ پوری خواہش اور رجوع کے ساتھ چمبن اور بار بار النگن (بوس و کنار) کے بعد جماع کریں۔ چرک نے ہدایت کی ہے کہ عورت کبڑی ہو کر یا کروٹ کے بل سماگم نہ کرے۔ کیونکہ کبڑی ہونے سے والو بڑھ کر یونی میں رُکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ دہنی طرف لیٹنے سے کف گر کر رحم کو ڈھک

لیتی ہے اور بائیں کروٹ لیٹ کر سنگ کرنے سے
پت ۔ خون اور منی کو خراب کرتا ہے ۔ لہذا کمر کے
بل سیدھے لیٹ کر مرد کے ویریہ کو جذب کرے۔
ایسا کرنے سے ہر سہ دوش ۔ وات ۔ پت اور کف
اپنی اپنی جگہوں پر رہتے ہیں ۔ نیز کبڑے ہو کر یا
اُلٹ پلٹ طریقوں سے سماگم کرنا نہایت مضر صحت
ہے ۔

ممنوع عورت

مہرشی آتریہ نے چرک ۔ شریر استھان آٹھوین باب میں یوں
لکھا ہے ۔ کہ مندرجہ ذیل عورتوں سے گربھادھان
نہیں کرنا چاہیئے ۔ " جس نے بہت پیٹ بھر کر کھایا
ہو یا بھوکی اور پیاسی ہو ۔ ڈر رہی ہو ۔ جس کا من
بگڑ رہا ہو ۔ غم سے بیتاب یا غصہ میں ہو ۔ جو دوسرے
شخص کو چاہنے والی اور بہت ہی شہوت پرست
ہو ۔ بہت نابالغ ۔ بہت بوڑھی ۔ عرصہ کی مریضہ یا
اور کسی مرض (سوزاک ۔ آتشک ۔ سیلان الرحم وغیرہ)
سے دکھی ہو ۔ اِسی طرح جس مرد میں مندرجہ بالا
عیب ہوں ۔ اس سے عورت کو بھی ملاپ نہیں کرنا
چاہیئے ۔

جماع پنج زن ممنوع باشد
کزاں بیماری و آزار باشد
یکے زانہائے پیر است و دیگر
صغیر و حائض و بدشکل و بیمارہ

گربھادھان کی تیاری اور طریق

جماع یا سماگم کے خواہشمند مرد عورت کو بڑے پریم اور خوشی خوشی سے پھولوں سے خوشبودار اور نرم سیج تیار کرنی چاہیئے جس پر پہلے مرد دایاں اور پھر عورت بایاں پاؤں رکھ کر بیٹھے اور موقع کے مناسب مذہبی یا شخصی فرحت اور راحت افزا متبرک کلمات یا منتروں کا پاٹھ یا ورد کریں۔ اور قاعدہ کے مطابق جب پوری طرح سے کام یا شہوت پیدا ہو جائے۔ تب گربھادھان کریں۔ کثرت سے ہرگز ویریہ کو ضائع نہ کریں۔ مرد اخراجِ منی کے وقت جسم کو ڈھیلا چھوڑ دے۔ اور عورت اپنا سانس اُوپر کو کھینچے۔ اور آرام سے کمر کے بل لیٹی ہوئی فرج یا یُونی کو سکیڑ کر ویریہ کو اندر رحم میں جذب کرے۔ مرد کو انزال کے بعد بہت جلد جدا نہ ہونا چاہیئے۔ چار پانچ منٹ ایسی حالت میں رہنا ممد حمل[1] ہے۔ اِس کے بعد علیحدہ علیحدہ بستروں پہ

[1] بعد جماع مرد عورت دونوں کو منہ ہاتھ دھوکر موسم کے مطابق ٹھنڈا دودھ میٹھا مِلا کر یا ذیل کی اَدوِیہ کا سفوف کھا کر اُوپر سے پی لینا چاہیئے۔ شلاجیت ۲ رتی ملیٹھی کا سفوف ۳ ماشہ ستاور ۲ ماشہ۔ کشتہ فولاد ۲ رتی۔ یہ مقدار دونو کیلئے کافی ہے بعد جماع آدتیہ رسائن یا چندر رسائن دودھ کے ہمراہ کھالینا پیدا شدہ کمزوری کو دُور کرتا ہے گرمیوں میں حسب رواج یا موقعہ ایک دو گھنٹہ بعد جماع اور سردیوں میں صبح قابل برداشت پانی سے غسل کریں ہاس سے سماگم کی تکان اور گرمی دُور ہوکر اعصاب اور دماغ میں تر و تازگی آجاتی ہے۔

سو رہنا چاہیئے ٭

ایک تندرست مرد اور عورت کو مندرجہ بالا طریق کے مطابق ایک دفعہ سماگم کرنے کے بعد دوبارہ قیامِ حمل کے لئے ملنے کی ضرورت نہیں رہتی - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ حیوانات میں درست طریقہ کے مطابق ملاپ سے پہلی ہی دفعہ قرارِ حمل ہو جاتا ہے - لہٰذا تندرست انسانوں کے لئے بھی یہی قدرتی اصول ہے کیونکہ ایک برہمچاری کے ویریہ اور برہمچارنی کے رج میں برہمچریہ بل یا حفاظتِ منی کے سبب سے پہلی ہی مباشرت میں قیامِ حمل کی طاقت اور قابلیت ضرور ہوتی ہے - بشرطیکہ طریق جماع میں کسی طرح کی گڑبڑ نہ ہو یہی وجہ ہے کہ رشیوں نے ایک حیض سے دوسرے حیض تک صرف ایک ہی دفعہ جماع کی اجازت دی ہے - اور ایک ماہ کے بعد جب حیض کے آ جانے سے یہ یقین ہو جائے - کہ قرارِ حمل نہیں ہوا - تب ہی دوبارہ پھر اسی طریق سے جیسا کہ اُوپر بیان ہوا سماگم کرنا چاہیئے ٭

نوٹ - چونکہ پہلی ہی صحبت کے بعد فوراً کافی یقین نہیں ہو سکتا - کہ قرار حمل پا چکا ہے یا نہیں - اِس لئے بعض مغربی محققوں کی رائے ہے - کہ اسی ماہ میں جائز ایام کے اندر دو یا زیادہ سے زیادہ تین دفعہ اور استری سنگ کرنا چاہیئے ٭

اب میری سنو

اوپر وضاحت سے بیان کردہ

اسلامی اور شاستر پر قیمتی مذہبی کلمات اور ہدایات خاص کی بنا پر ہم اُن مشرقی شاعرانِ نامدار سے سوال کرتے ہیں کہ جب تم نفسانی جذبات سے مغلوب ہو کر حسن و عشق کے گندے فسانے اور وصل و ہجر کے تباہ کُن خیالات اور اشعار میں لا رہے تھے۔ تمہیں شریعت کا یہ اہم اور پاک مسئلہ کیوں بھُول گیا تھا۔ کہ یہ جذبہ دُنیا میں حضرت یوسف جیسے خوب صورت اور مولانا روم اور سعدی علیہ السلام جیسے صوفی اور خدا پرست اور حضرت علی جیسے وفادار اور اعلیٰ دماغ پیدا کرنے کے لئے قدرت سے انسان کو عطا ہوا ہے۔ اور اسی جذبہ سے مہاتما رام۔ یوگی راج۔ کرشن۔ بھیشم۔ بھیم اور ارجن جیسے بہادروں کی پیدائش مقصود تھی۔ نہ کہ تمہارے جیسے خر دماغ۔ نازک خیال گندی غزلیات اور شاعری کے موجدوں اور قدرت کی پاک امانت کو اس طرح ذلیل کرنے کرانے والے شاعروں کی۔

افسوس! تم نے انسانی نسل اور بیگناہ جوانوں کو اخلاق اور مذہب کی قیمتی تعلیم سے ہزارہا کوس پرے پھینک دیا ہے۔ اور راجوں۔ بادشاہوں کے مذاق کو خراب کر کے عیاش بنانے میں بھاری حصّہ لیا ہے۔ اے فحش اور گندی شاعری کے قدیمی اور موجودہ موجد اور ناول نویسو! کاش کہ تم پیدا ہی نہ ہوتے اور بیگناہ نسل انسان تمہاری تحریروں سے محرک ہو

کہ اِس پاک جذبۂ شہوت کو بُری طرح ناپاک نہ کرتی ؛

جذبۂ شہوت کی فلاسفی

مواصلت یا مرد عورت کے تناسلی ملاپ کا حقیقی مدعا اولاد پیدا کرنا ہے - گربھادھان کے اِس عمل میں لذت یا حظ کا ہونا بھی قدرتی ہے - جس طرح بھوک کی خواہش جسم کو غذا بہم پہنچانے کے لئے ضروری ہے - اُسی طرح اِس جذبہ کی خواہش بصورت لذّت اِس کے قدرتی استعمال کی محرک ہے - اِس کام میں خاص لذّت اور لطف کا ہونا ضروری تھا - ورنہ کِسی حیوان یا انسان کے اس طرف متوجّہ نہ ہونے سے پیدائیش نسل ناممکن ہو جاتی - یا قدرت کو حیوانات (جن میں انسان بھی شامل ہے) کے پیدا کرنے کا کچھ اور انتظام کرنا پڑتا ؛

پس خاص لذّت سے مِلی ہوئی یہ خوشی بھاری تردّد خرچ اور محنت سے پیدا کی جاتی ہے - آؤ - سب سے پہلے آپ اِس بات کو بخوبی سمجھ لو - تا کہ ہماری ہدایات کی ضرورت اور اِس جذبہ کے جایز استعمال کی فضیلت آپ پر بخوبی واضح ہو سکے ؛

انسان کا جسم ایک بھاری سلطنت یا ملک سمجھنا چاہیئے - جس میں بیشمار محکمے ہیں - اور ان کے انچارج مختلف اعضاء ہیں - جسم میں تین اعضاء رئیسہ

یا بڑے اعضا خاص کہلاتے ہیں - اِن میں ایک جگر دوسرا دل تیسرا دماغ ہے - طبِ یونانی بتلاتی ہے کہ خوراک کو ہضم کر کے خون میں تبدیل کرنے کا کام جگر کرتا ہے - اور اس کے تابع معدہ - آنتیں اور غذا کی نالی وغیرہ ہیں - جہاں غذا کئی ہاضم رطوبتوں سے مل کر خون میں تبدیل ہونے کے قابل بنتی ہے اور اِس طرح جگر اور اس کے ماتحت اعضا، جسم کو راشن یا خوراک پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں - دل ایک نہایت قیمتی چھوٹا سا گاؤ دم شکل کا عضو ہے - یہ جوانی میں ۵ - انچ لمبا - ۳½ انچ چوڑا - اور ۲½ انچ موٹا اور وزن میں پاؤ ڈیڑھ پاؤ ہوتا ہے - یہ چھاتی میں بائیں پستان کے نیچے پسلیوں کے اندر لٹک رہا ہے - یہی دِل غذا کا تبدیل شدہ رس یعنی زندگی بخش تازہ خون بے شمار چھوٹی بڑی خون کی رگوں کے ذریعہ تمام جسم کو دن رات مہیّا کرتا رہتا ہے ؎

جسم کے اجزا جو ناکارہ ہو کر گھس جاتے ہیں اُن اجزا کو دوسری نالیوں سے واپس منگوا کر اپنے ماتحت پھیپھڑوں میں بھجوا دیتا ہے - تاکہ اس سے خون کا گندہ اور ناکارہ حصّہ بصورت سانس باہر خارج کر دیا جائے - اور صاف حصّہ دوبارہ مرمت اعضا کے لئے دل میں پھر واپس آئے - ایک ایک منٹ کے بعد ہر جگہ جسم میں تازہ خون جاتا اور

استعمال شدہ خون خوراک کے رس سے مل کر واپس آتا ہے۔ اور یہ چکر زندگی بھر حیوان اور انسان میں برابر جاری رہتا ہے۔ اور اس محکمہ کا نام دوران خون ہے اور دل اس کا انچارج ہے۔ اگر دل اپنا کام ایک دو منٹ کے لئے بھی قطعاً بند کر دیوے تب تمام محکمے کانپ اُٹھیں گے۔ اور سلطنت جسم ساری کی ساری تباہ و برباد ہو کر موت کے قبضہ و اختیار میں چلی جاوے گی۔ دیکھا یہ دل کتنا بااختیار حاکم ہے۔ اور کس طرح جسم کا ہر عضو اس کا محتاج اور زیر فرمان ہے۔ زندگی کے محل کا یہ کیسا زبردست ستون ہے۔ یہ ٹوٹا اور زندگی کا محل دھڑام سے زمین پر گرا۔ اِس حاکم جسم یعنی دل کے پاس ساری سلطنتِ جسم کو مہیّا کرنے کے لئے غذا کا ست یا جوہر یعنی خون ایک نہایت ہی قیمتی رطوبت ہے۔ جس طرح پانی دریاؤں اور ندی نالوں کے ذریعہ مختلف زمینوں۔ باغوں۔ کھیتوں اور وادیوں کو سیراب کرتا اور خشک کھیتوں کو سرسبز و شاداب کر کے اُن کو نشو و نما دینا اور کہیں گندم۔ چاول وغیرہ اناجوں کہیں انگور سنگترہ وغیرہ پھلوں اور کہیں خوشنما سرد و سفیدہ وغیرہ کے درختوں کو پیدا کر کے رنگ برنگ کے سبزہ زار میں بدلتا ہے۔ اِسی طرح ہمارا یہ قیمتی خون بھی دورہ کرتا ہوا گوشت۔ ہڈی۔ چربی۔ مغز۔ اعصاب۔ وبریہ

اور دودھ وغیرہ میں تبدیل ہو رہا ہے۔اسی خون
سے انسان کی سب سے زیادہ قیمتی اور کار آمد
رطوبت ویریہ رستی ہے۔جس پر شجاعت۔طاقت
اور صحت کی عالیشان منزل ہمارے جسم کی صورت
میں مستحکم ہے۔اسی خون پر ہماری زندگی کا دارو
مدار ہے۔یہ جسم سے کم ہو جائے۔تو تمام رطوبتیں
کم ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔خون اور اس سے
پیدہ شدہ رطوبتوں کی جسم میں کمی۔کمزوری اور
بیماری پیدا کرتی ہے۔اور ان رطوبتوں کی مناسب
نسبت سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔خون کے لطیف
اجزا سے ایک قسم کی مادی طاقت یا قوت بھی جسم
میں پیدا ہوتی رہتی ہے۔اس طاقت کو طب قدیم
روح کے نام سے پکارتی اور اس کے تین مرکز
بتلاتی ہے۔چنانچہ جگر روح طبعی کی پیدائش بنائی
جاتی ہے۔یہ قوت زیادہ تر اعضائے ہاضمہ۔جگر
معدہ اور آنتوں کے افعال کو باقاعدہ رکھتی ہے
دماغ سے قوت نفسانی کا نکاس بتلایا جاتا ہے۔
اور غور و خوض اور تمام دماغی افعال و اعصاب
پر اس کی حکومت پائی جاتی ہے۔اسی طرح خون سے
پیدا شدہ تیسری لطیف طاقت قوتِ حیوانی کا مقام
دل بتایا جاتا ہے۔اس کا کام دوران خون۔
دل اور پھیپھڑوں کو درست رکھنا ہے۔ان تینوں
قوتوں کی پیدائش کا موجب یہی صاف خون ہے اور

اگر یہ جسم میں قدرتی مقدار میں باقاعدہ دورہ کرتا رہے تو طاقت اور زندگی پیدا ہوتی رہتی ہے اور قایم رہتی ہے ۔

جب انسان میں غصہ پیدا ہوتا ہے ۔ تب دل بہت سا خون دماغ کو دیتا ہے ۔ تاکہ غصہ کی تپش سے دماغ کی باریک بناوٹ جو زائل ہو رہی ہے ۔ اس کی ساتھ ساتھ مرمت ہوتی جائے ۔ اس طرح دماغ کی متواتر حفاظت کے لئے خون کی قربانی جاری رہتی ہے ۔ اسی طرح جب غذا معدہ میں ڈالی جاتی ہے ۔ تب دل معدہ کی دیواروں میں خون زیادہ بھیج دیتا ہے ۔ تاکہ معدہ خون سے گیسٹرک جوس یعنی جوہر ہاضمہ زیادہ چوس کر جھٹرا اگنی یا قوتِ ہاضمہ کو درست و چوکس بناتے ہوئے غذا کو جلد از جلد جزو بدن بنانے میں کامیاب ہو ۔ جب کوئی شخص سوچ ۔ غور و خوض یا کسی علمی جستجو میں دماغ لگاتا ہے ۔ تب بھی یہ دل جو اپنی رعایا کا مہربان حاکم ہے ۔ دماغ کو زیادہ خون بھجوا دیتا ہے ۔ تاکہ دماغ کی لیسیتھیں ۔ فاسفورس وغیرہ قیمتی اعصابی ہستیاں جو دماغ سوزی یا تفکرات وغیرہ دماغی مشغلات سے ضائع ہو رہی ہیں ۔ دماغ ساتھ ساتھ خون سے انکو چوس کر برقرار رکھ سکے ۔ جب ۱۴-۱۵ سال کی عمر میں جوانی کا آغاز ہوتا ہے ۔ تب دل خصوصیت سے اعضا تناسلی کی نشو و نما کے لئے اس طرف

زیادہ مقدار میں خون بھجوانے کا بندوبست کرتا ہے - اور اِن اعضاء کی وبریہ وغیرہ رطوبتوں اور مردانہ نطفوں کے رگ و ریشہ - وبریہ کی تھیلیوں - زنانہ بیضہ دانوں اور رحم وغیرہ کی بناوٹ کو درست کرتا رہتا ہے - تا کہ یہ اعضاء مکمل نشو و نما پا کر سلسلہ نسل کو بڑھانے کے قابل بن سکیں ٭

دل اور دورانِ خون کے سوائے ایک تیسرا زبردست انتظامیہ محکمہ نظامِ عصبی یا Nervous System ہے - یہ خاص الخاص محکمہ ہے - اور اِس کا انچارج یا حاکم دماغ ہے - اور یہ محکمہ جسم میں ٹیلیگراف یا محکمہ تار کے مشابہ ہے - اعصاب کی نہایت باریک باریک تاریں تمام جسم اور رگوں میں جال کی طرح پھیل رہی ہیں - اِن تاروں کا مرکز دماغ یا ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ہیں - اگر ہمارا یہ عصبی نظام خراب اور کمزور ہو جائے - تب تمام محکموں کا انتظام درہم برہم ہو جاتا ہے - ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے - دورانِ خون بے قاعدہ ہو جاتا ہے - رحم اور تناسلی افعال میں فتور واقع ہو جاتا ہے - مثانہ اور گردہ کے افعال میں بھی خلل واقع ہو جاتا ہے - حافظہ عقل اور یادداشت جاتی رہتی ہے - لہٰذا یہ یاد رکھنا چاہیئے - کہ تناسلی اعضاء دل و دماغ کی ملی جلی جد و جہد سے ہی طاقت و توانائی حاصل کر کے اپنے فعل کے قابل ہو سکتے ہیں دل شوق سے خون مہیا کرتا ہے - تا کہ قدرت کا یہ

پیارا انسان نئے اور دلیر انسان کی بنیاد ڈال سکے اور دماغ اعصابی لہریں اور لطیف طاقتیں پٹھوں میں بھر دیتا ہے۔ تاکہ دماغ اور روح کی ساری خوبیاں آنے والی اولاد کے دل و دماغ میں منتقل ہو جاویں۔ اس طرح سلطنت جسم کے یہ دونو اعلیٰ حاکم دل و دماغ پورے طور پر جذبۂ شہوت کو مکمل ہوشیار کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت تمام دوسرے کاروبار ملتوی کر دیئے جاتے ہیں۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک۔ جلد کان اور سارے اندرونی اعضاء اس نظارے سے بہت متاثر ہونے لگتے ہیں۔ جلد گرم ہو جاتی ہے۔ آنکھیں سرخ اور سانس تیز ہو جاتا ہے۔ حلق کی حالت بدل جاتی ہے۔ اور خون بار بار تناسلی اعصاب کو ٹکر لگاتا ہے۔ عضو تناسل پھول کر قد و قامت میں ڈیوڑھا اور دگنا ہو جاتا ہے۔ مردانہ سپاری خون کے بھر جانے سے لال ہو جاتی ہے۔ فوطوں کی رگیں پھیل جاتی ہیں اور دوسری اندرونی گلٹیوں میں خون کے دباؤ اور زور سے عارضی بڑھاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہی حال عورت کے رحم یونی اور بیضہ دانوں میں زور شور سے واقع ہو رہا ہوتا ہے ؀

واضح ہو کہ گربھادھان کی اس تیاری میں دماغ اپنی محفوظ Reserve طاقت کے کئی اونس خرچ کرتا ہے۔ دل دماغ کی اس ایک دفعہ میں خرچ ہو جانیوالی بجلی یا انرجی کو جمع کر کے اگر اس کو روشنی کی شکل میں

تبدیل کیا جائے - تو اندازاً پچاس گھروں میں ساری رات روشنی کی جا سکتی ہے - قیمتی رطوبت ویریہ یعنی منی کا اخراج مزید بر آں سمجھیں - جو کئی پونڈ خون کی طاقت کو کمزور کر دیتا ہے ؁

ناظرین ! اب آپ بخوبی سمجھ لیں کہ تناسلی جذبات کی پوری اُکساہٹ کے وقت جو لطف یا لذّت محسوس ہوتی ہے - وہ درحقیقت تمہاری سلطنت جسم کے وفادار حاکموں کی زبردست قربانی ہے ؁

تمہاری صورت کا دوسرا انسان دنیا پر لانے کے لئے اُنہوں نے اپنا خون اور پسینہ ایک کر دیا ہے - تا کہ اُن کی اِس جد و جہد اور قربانی سے ایک جیتا جاگتا تمہاری شکل کا انسان - خدا کی شان اور تمہارے خاندان کا نشان صفحۂ ہستی پر برقرار رکھنے کے لئے نمودار ہو سکے - پس جوانو اور شادی شدہ مرد عورتو - بخوبی سمجھ کر دل میں ٹھان لو کہ

دل و دماغ کی اِس تمام جد و جہد اور خون - اعصاب اور مغز کی طاقتوں کا اِس طرح زوال اور اخراج ہی لذّت اور لطف کا باعث ہے ؁

لہٰذا اِس جد و جہد اور اس سے پیدا شدہ لذّت کا اگر کچھ نتیجہ نہ نکلے - تو ایک سمجھ دار انسان اندازہ لگا سکتا ہے - کہ جذبۂ شہوت کی یہ اُکساہٹ اس کو کتنی مہنگی اور گراں پڑتی ہے - وہ انسان اپنے وفادار چھوٹے اور بڑے سلطنتِ جسم کے مختار اور

حکمرانِ جگر - گردہ - مثانہ - دل اور دماغ کا کیسا جانی دشمن ہے - جو ان بچاروں کو صبح و شام - وقت بے وقت - روزانہ اور ہفتہ وار بلا مطلب و مدّعا جذبۂ شہوت کے خوفناک میدانِ جنگ میں زبردستی دھکیل رہا ہے - اور جب وہ بچارے قہراً و جبراً جذبۂ شہوت کی اِس پُر خار گھاٹی سے نیچے اُتر آتے ہیں - تب یہ نادان موقعہ دیکھتا ہے - اور اپنے ہی حکمرانوں کو خود اپنے ہی ہاتھ سے مگر آہستہ آہستہ کند کند خنجروں سے بسمل و نیم مُردہ کرتا ہوا انکی تڑپ کو دیکھ کر لطف اور لذّت اُٹھاتا ہے - اور اس بیرحمی کو غلطی سے مردانگی سمجھ کر خوشی مناتا ہے ⁂

اے نادان انسان! یقیناً یہی لذّت ہے - جو تیری قیمتی سلطنت زندگی کے لئے جلا دینے والی بجلی ہے اور تجھے جوانی میں ہی بڑھاپے اور موت کا لقمہ بنانے والی ہے " ⁂

اوپر کے بیان سے یہ بات سمجھ دار - روشن دماغ مرد عورتوں پر اب واضح طور پر ثابت ہو چکی ہے - کہ جذبہ شہوت کی اُکساہٹ خواہ وہ قدرتی ہو یا غیرقدرتی خواہ عملاً ہو یا صرف خیالاً ہو - خواہ وہ جاگتے ہوئے ہو یا سوتے ہوئے ہو - خواہ اس کے ساتھ کوئی رطوبت ویریہ وغیرہ خارج ہو یا نہ ہو - دل اور دماغ کو زبردست دھکّا لگاتی ہے - گویا کہ سلطنت جسم میں سخت بھونچال برپا کر دیتی ہے ⁂

لہٰذا جو نادان مرد عورت مل کر یا علیحدہ علیحدہ اِس جذبہ کو بار بار اُکساتے اور اس اُکساہٹ سے ایک قسم کا حظ یا لذت بار بار اُٹھاتے ہیں ۔ وُہ خوب یاد رکھیں کہ جوانی دیوانی کی ان بے تحاشہ غلطیوں سے وہ اپنی قیمتی زندگی کے انمول سالوں کو مہینوں کے اندر بدل کر وہ اپنا سفرِ زندگی جلدی طے کرنے کی نامعلوم تیاری کر رہے ہیں ۔اور کمزوری و بڑھاپا تو قدمبوسی کے لئے بالکل تیار کھڑا ہے ۔ مسٹر **ہیولاک** لکھتے ہیں :-

جذبہ شہوت کے سخت اُبھار اور ویریہ کے اخراج کے وقت جو زور اور تناؤ دل و دماغ کے اعصاب اور رگ و ریشہ پر پڑتا ہے ۔ اس سے جسم کو سخت دھکا اور صدمہ پہنچتا ہے ۔اور بعض دفعہ یہ دھکا اتنا زبردست ہوتا ہے ۔کہ جوان انسان کے لئے ناقابل برداشت ہؤا کرتا ہے ۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے ۔کہ زبردست بیل اور گھوڑے مادہ کے ساتھ پہلی دفعہ کے ملاپ سے بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں ۔ سؤر پاگل ہو جاتے ہیں ۔گھوڑیاں گر کر مر جاتی ہیں ۔ ایسے ہی انسانوں میں بھی بہت خطرناک نتائج دیکھنے میں آتے ہیں ۔ تھک کر نڈھال اور کمزور ہو جانا تو معمولی بات ہے ۔موت تک واقع ہو جاتی ہے ۔ دماغ میں خون کے زیادہ بھر جانے سے دماغی رگوں کے پھٹنے کا اندیشہ

ہو جاتا ہے - جس سے فالج اور ادھرنگ کی نوبت
پہنچ جاتی ہے - جب پہلی صحبت انسانوں میں
حدِ اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے - تب اس
کے نتائج مرگی - بیہوشی - قے دست جاری ہو جاتے
ہیں - کئی آدمی رنڈیوں کے ساتھ ناجائز طور پر
مِلاپ سے مُردہ پائے گئے ہیں *

مندرجہ بالا بیان مبالغہ نہیں ہے - یہ واقعات اکثر
ہوتے ہیں اور ہمارا گذشتہ بیان اِن کے وقوع کی
دلائل میں کافی ہے - لہذا شادی شدہ مرد عورت کو
ایک بار پھر سمجھ لینا چاہیئے - کہ یہ جذبہ محض اُسی
وقت استعمال ہونا دانائی میں داخل ہے - جبکہ قدرتی
طور پر اس کے استعمال کی ضرورت ہو - ورنہ بلا
ضرورت استعمال میں بیشمار خطرات ہیں - اور بار بار
کی یہ لذّت بھنگ اور نشہ شراب کی طرح بہت جلد
انسان کو کھوکھلا - کمزور اور نکمّا بنا دیتی ہے - تمہیں
معلوم ہونا چاہیئے - کہ شہد کی مکھیاں مِلاپ ہوتے ہی
فوراً مر جاتی ہیں - اکثر کیڑوں اور مچھلیوں کی زندگی
ملاپ کے بعد فوراً ختم ہو جاتی ہے یا وہ نہایت کمزور
ہو جاتی ہیں - پرندے اپنی سُریلی آوازوں کو بھول جاتے
ہیں - ان کے پر بد رنگ ہو جاتے ہیں - وہ ناچنا بند
کر دیتے ہیں اور اُداس سے رہتے ہیں - چوہے - گلہری
اور خرگوش گربھادھان کے بعد کئی دفعہ فوراً مر جاتے
ہیں یا بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں - لہذا ہمارے اِس

بیان سے ہر مرد اور عورت کو یہ بات گوش ہوش سے سمجھ لینی چاہیئے - کہ گربھادھان یا عمل مباشرت کوئی معمولی جذبہ یا فعل نہیں ہے - جس کو تم شوقیہ کرتے رہو اور صحت و زندگی کا لطف بھی اُٹھاتے رہو اور جوانی کو بھی قائم اور برقرار رکھ سکو ؎

کار آمد نتیجہ اور احتیاط

لہذا سمجھدار صحاب کو نوٹ کر لینا چاہیئے - کہ عام معالجوں کے پرائیویٹ مشورے اور بعض مصنف حکماء کی تحریری ہدائیتیں کتنی خطرناک ہیں - جبکہ وہ اپنے مشورہ طلب کرنے والوں کو یہ ہدایت کرتے ہیں - کہ ہفتہ میں ایک دو بار سماگم کرنے کا ہرج نہیں - بعض کہتے ہیں - مہینہ میں تین چار بار سماگم کر لینا چاہیئے - بعض ہدایت کرتے ہیں کہ خاوند بیوی دن بھر میں دس دفعہ پیار Embrace کر لیں - تو بھی کوئی مضائقہ نہیں - مگر سچ تو یہ ہے - کہ خیالاً یا عملاً بلا ضرورت تناسلی اُکساہٹ مرد عورت کی جسمانی و تناسلی صحت و آئندہ اولاد کی نشو و نما کے لئے ہر حالت میں خطرناک ہے - اور ایسی غلط ہدایات کے عملدر آمد سے ہمیشہ بچنا چاہیئے ؎

برہمچریہ (حفاظتِ منی) کی فضیلت کو ہرگز نہ بھولنا

یہ زندگی اور جوانی کا محافظ ہے

تحفۂ شادی

پانچواں باب

شادی کی فضیلت اور احتیاطیں

بے میل اور ممنوع شادیاں

مرتبہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج

مصنف "تحفۂ خاوند" "تحفۂ بیوی"

آدنیہ رسایَن انارکلی لاہور

بہت پُرانے رسم و رواج اور تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کے مختلف حصّوں پر مختلف اوقات میں ایک ایسا وقت بھی تھا - جبکہ انسانی جماعت میں موجودہ طریق پر شادیاں نہ ہوتی تھیں - کوئی مرد کسی عورت سے اور کوئی عورت کسی مرد سے عارضی تعلقات پیدا کر کے اولاد پیدا ہونے کے بعد علیحدہ ہو جاتا تھا - کوئی خاص قانون یا بندش اِس قسم کے تعلقات کے متعلق نہ تھی - اور نہ ہی اِس رواج کو بُرا سمجھا جاتا تھا - مگر اِس کی قباحتیں بڑھنے سے شادی کے مختلف رواج پیدا ہو گئے - جس طبقہ میں مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی ہوتی - وہاں ایک مرد سے کئی کئی عورتوں کی شادیاں ہونی شروع ہو گئیں - اور جہاں عورتوں کی کمی ہوتی وہاں ایک عورت سے کئی مردوں کی خصوصاً کئی بھائیوں کی شادیاں ہونی شروع ہو گئیں اور اب بھی دُنیا میں ہر ملک کے اندر امیروں اور غریبوں میں یہی رواج کم و بیش جاری ہیں - انسان کے سوائے دوسرے جانداروں میں بھی شادی کے اِسی طریق کے دستور دیکھے جاتے ہیں - کہیں ایک حیوان کا تعلق بہت سی ماداؤں سے قائم رہتا ہے - جیسا گھوڑوں گدھوں - بکروں - بیلوں وغیرہ میں رواج ہوتا ہے کہیں ایک ہی مادہ سے بہت سے نروں کا تعلق خاص طور پر شہد کی مکھیوں میں پایا جاتا ہے - جہاں ایک چھتے میں ایک رانی مکھی سینکڑوں نر مکھیوں میں

زندگی بسر کرتی ہے۔ لیکن گربھادھان یا حمل کے لئے وُہ
ان میں سے صرف ایک ہی کو چنتی ہے۔ کہیں جوڑے کا
رواج زیادہ تر پرندوں اور جانوروں میں دیکھا جاتا ہے
بعض دفعہ یہ جوڑا کسی خاص موسم کے لئے ہوتا ہے
اور بعض دفعہ زندگی بھر رہتا ہے۔ کئی جگہ کیڑوں اور
جانوروں میں کوئی لمبا تعلق نہیں رہتا۔ صرف عارضی ملاپ
ہو کر علیحدہ ہو جاتے ہیں +

انسانی جماعت میں مرد عورتوں کے نسلی تعلقات اور
شادی کے رسم و رواج میں زمانہ کے ردّ و بدل کے بعد
اب شادی ایک متبرک مذہبی رسم یا فرض قرار دیا گیا ہے
اور باقاعدہ کسی مذہبی جماعت۔ برادری یا مجلس کے زیر
اثر یا قانونی طور پر زبانی یا تحریری قول و قرار ہو کر
ہی شادی مکمل سمجھی جاتی ہے۔ اور اِس کے سوائے
پوشیدہ تعلقات مذہبی و ملکی سوسائیٹی میں نظرِ حقارت
سے دیکھے جاتے ہیں۔ شادی کے تعلقات میں مذہبی اختیارات
اور احکام شامل ہو جانے سے اس کی خصوصیّت اور
پاکیزگی بہت بڑھ گئی ہے۔ لیکن قومی اور مذہبی رواجوں
میں بھی اتنا اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ ہمیں یہ فیصلہ کرنا
نہایت مشکل دکھلائی دیتا ہے۔ کہ کونسا طریق زیادہ اچھا
اور دوسروں سے افضل ہے ٭

شادی یا بیاہ کی فضیلت

ہر جوان اور تندرست مرد عورت کا قدرتی حق

ہے۔ کہ وہ شادی کر کے سلسلہ نسل کو بڑھائے۔ اور ایک دوسرے کا ساتھی رہ کر زندگی کے دن آرام سے گذارے۔ اسی قدرتی حق کو مذہبی کتابوں نے **ایمان و دھرم** کا نام دے کر فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ **پیغمبر اسلام** کا یہ قیمتی فرمان ہے کہ **النکاح نصف الایمان** اور اہلِ ہنود میں **بھگوان منو** نے **گرہستھ آشرم** کو محض اسی لئے سب آشرموں سے اعلیٰ اور افضل بنایا ہے۔ کہ اسی خانہ داری زندگی پر سلسلہ نسل کا انحصار ہے۔ اور شاستر میں عورت کو مرد کی **اردھنگی یا نصف حصّہ** بنانے کا بھی یہی مدعا ہے کہ جسمانی اور روحانی زندگی کو کامیابی۔ خوشی اور دھرم سے گذارنے کے لئے مرد کا ضروری ساتھی عورت ہے

طبی طور پر جوانی اور تندرستی کی حالت میں مرد عورت کا قدرتی مِلاپ ان کی صحت اور زندگی کو قائم رکھنے اور بہت سی امراض سے محفوظ رہنے کا بھی یہی ذریعہ ہے۔ شادی کے بعد اور والدین بن کر ایک دوسرے کی ذمہ واریاں۔ بچوں کے متعلق والدین کے فرائض اور ان کو پالنے اور تعلیم دینے کے انتظامات وغیرہ زندگی کے ایسے اعلےٰ مشغلات ہیں۔ جو گرہستی مرد عورت میں اعلےٰ خواص نشو و نما کرتے ہیں۔ مثلاً جب کسی وجہ سے میاں بیوی میں ناچاقی۔ تنکر رنجی یا ناگوار بول چال ہو جائے۔ تب بھی شادی کا زبردست رشتہ اور بچوں کا مشترکہ پیار ان میں پھر ویسا ہی پریم

پیدا کر دیتا ہے - اور میاں بیوی آپس میں مخالف مزاج رکھتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے محبت اور سلوک رکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں - اور یہ مجبوری اُن کے اندر دوسرے انسانوں سے بھی مناسب اور درست سلوک کرنے کے لئے عمدہ مشق ثابت ہوتی ہے - اپنے بچوں کی غلاظت بیماری اور محبت اُن کو دوسروں کے بچوں سے پیار اور عملی ہمدردی کا سبق سکھاتی ہے - الغرض گرہستھ کی زندگی کے بیشمار طبعی اور اخلاقی فوائد ہیں - اور اِن ہی کی وجہ سے ہادیانِ مذاہب نے شادی کی فضیلت اور اہمیت پر بہت زور دیا ہے - اور ساری عمر کنوارا رہنے کی مذمت کی ہے - اور کنواروں کو ادھورا انسان کہا ہے - اور اِسی اصول پر ہر زمانہ کے قومی اور ملکی شاعروں نے عورتوں کی جائز و ناجائز تعریف اور زنانہ حسن کی دلفریبیوں کو دل کش رنگت دی ہے - دیکھئے اُردو کا ایک شاعر کہتا ہے ؎

جہاں میں مرد کی آرام و آسائش ہے عورت سے
بغل کی گود کی پہلو کی آرائش ہے عورت سے
محل کی محفل خلوت کی زیبائش ہے عورت سے
بہارِ گلشنِ ہستی کی افزائش ہے عورت سے
اگر عورت نہ ہوتی مرد کی بیکار ہستی تھی
جوانی کا نہ تھا نشہ نہ بیہوشی نہ مستی تھی
یہ عورت ہے وہ سانچہ جسمیں آدم زاد ڈھلتے ہیں
ذریعہ وہ ہے جس سے اشرف المخلوق ملتے ہیں

شجر یہ وہ ہے جسم اہلِ دنیا جس میں پھلتے ہیں
صدف یہ وہ ہے جس سے گوہرِ انساں نکلتے ہیں
یہ آئینہ وہ ہے صورت جو انساں کی دِکھاتا ہے
قلم وہ ہے جو تصویرِ بنی آدم بناتا ہے

ایک نازک خیال شاعر اختر لکھتا ہے ؎

حیاء و حُرمت و مہر و وفا کی شان ہے عورت
شباب و حسن و انداز و ادا کی جان ہے عورت
حجاب و عصمت و شرم و حیا کی کان ہے عورت
جو دیکھو غور سے ہر مرد کا ایمان ہے عورت

مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ شادی سچے معنوں میں تب تب ہی شادی اور خانہ آبادی ہے۔ جبکہ خاوند بیوی صحت اور طاقت سے آراستہ ہوں۔ اور آئندہ بیان کردہ امور متعلقہ پر خاص طور پر دھیان دے سکیں ورنہ بیماری اور کمزوری خواہ وہ جسمی ہو یا دماغ کی شادی کے لطف اور خوشی کو بے مزہ اور ادھورا بنا دیتی ہے ؛

شادی جو کسی وقت ایک رسم و رواج تھی اور قوموں و ملکوں کے حالات و ضرورت کے مطابق سر انجام ہوا کرتی تھی۔ وہ اب مذہبی دائرہ میں داخل ہو چکی ہے لہذا کسی رواج کے نقائص جتانا یا کسی کو برتر بتانا گویا مذہب و قوم پر حملہ کرنا ہے۔ پس ہمارا نفسِ مضمون صرف یہ ہے۔ کہ موجودہ قومی ملکی یا مذہبی شادیوں میں کون سے ضروری امور پر دھیان رکھنا مرد

عورت کی خوشی اور بہبودی کا باعث ہو سکتا ہے - لہٰذا ہر قوم کے مرد عورت کے لئے شادی کے متعلق ہم ضروری طبّی و اخلاقی مشترکہ ہدایات ذیل میں درج کرتے ہیں:-

عمر ملک کی آب و ہوا اور سردی گرمی کی کمی بیشی کے مطابق شادی کی عمروں میں ضرور فرق پایا جاتا ہے - لیکن عام طور پر یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے - کہ عورت کی عمر ۱۵ سے ۲۰ سال اور مرد کی عمر کم از کم ۲۴ سال شادی کے وقت ہونی چاہیئے - ان عمروں سے پہلے مرد عورت کا نسلی تعلق ان کی اپنی صحت اور ہونے والی اولاد کی تندرستی کے لئے نقصان سے خالی نہیں ہے - اگرچہ امیر گھرانوں اور بعض تندرست والدین کی لڑکیاں بارہ سال کی عمر میں ہی غریب اور کمزور والدین کی ۱۷-۱۸ سال کی لڑکیوں سے زیادہ جوان دکھلائی دیتی ہیں - لیکن یہ ظاہری حالات نسلی بخش نہیں سمجھنے چاہئیں - اسی طرح لڑکوں کی نسبت نوٹ کر لیں - کہ بعض لڑکے ۱۵ سال کی عمر میں بالکل جوان - تنومند اور سڈول دکھلائی دیتے ہیں - اور بظاہر شادی کے قابل نظر آتے ہیں - لیکن قدرتی شادی کے لئے موزون وقت مردوں میں پچیسواں سال ہی سمجھنا چاہیئے - لہٰذا والدین کا اہم فرض ہے - کہ وہ اپنی نوجوان اولاد کی تناسلی صحّت کا خاص طور پر دھیان رکھیں - تا کہ وہ شادی کی عدم موجودگی میں اپنی اُٹھتی جوانی و صحت کو خراب نہ کریں - اور اس امر کے لئے کتاب ہذا کی دمجردوں کا

دستور العمل) آخری ہدایات کو خود سمجھ کر عملدر آمد کریں اور کرائیں ٭

خاندانی و شخصی صحت

شادی کے متعلق یہ بات نہایت قابل غور ہے۔ کہ لڑکے لڑکیوں کی خاندانی صحت پر خاص دھیان دیا جائے۔ جس خاندان میں اولاد کے اندر سرایت کرنے والی مہلک و خطرناک امراض مانند تپ دق۔ مرگی۔ دمہ۔ آتشک۔ سوزاک۔ ہنجربن۔ جذام وغیرہ رہ چکی ہوں۔ وہاں رشتہ اور ناطہ کرنے میں بڑی سوچ اور سمجھ سے کام لینا اور دیانتدار و سمجھ دار ڈاکٹر وید یا حکیم کی رائے پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور لڑکے لڑکیوں کی موجودہ صحت۔ جسمانی نشو و نما کا دھیان رکھنا بھی بہت ضروری ہے ٭

خاندانی و شخصی حالات

خاندان کے چھوٹے بڑوں کی عادات و خیالات اور خاص کر لڑکے لڑکیوں کی عادات و خیالات پر کافی غور کرنا چاہیئے۔ بعض طبیعتیں ایسی متضاد اور مخالف ہوتی ہیں۔ کہ ان کی شادیاں تھوڑے دنوں بعد ایک دوسرے کی پریشانی کا باعث بن جاتی ہیں۔ مرد کے پرلے درجہ کا کنجوس اور عورت کے فضول خرچ ہونے سے ہمیشہ کش مکش جاری رہتی ہے۔ مرد کو شراب۔ نشوں و آوارگی عادت ہوتی ہے اور عورت پرلے درجہ کی پرہیزگار اور خاوند کے

روبہ سے ہمیشہ اُداس اور مغموم رہتی ہے - اگرچہ یہ امر
عملی طور پر حل ہونا مشکل ہے - اور خصوصًا ہندوستانی
رشتہ ناطوں میں چونکہ شادی سے پہلے لڑکے لڑکیوں کو
آپس میں مل کر ایک دوسرے کے مزاج عادات اور
خیالات کا موازنہ کرنے کا کوئی موقعہ نہیں دیا جاتا - اس
واسطے بھی خاوند بیوی کے رشتہ سے پہلے عادات و خیالات
کا درست طریق پر اندازہ قابلِ عمل نہیں ہے - ہندوستانی
رشتے ناطوں میں عام طور پر لڑکے لڑکیوں کو والدین
اور رسم و رواج اتنی آزادی نہیں دیتے - کہ وہ از خود
ایک دوسرے کے خیالات و عادات کا موازنہ کھلم کھلا
کر سکیں اور اکثر جوان لڑکے لڑکیاں اس ضروری امر
کی طرف شروع میں کوئی دھیان بھی نہیں دینا
چاہتی - اور نہ ہی ایک دوسرے کو چند گھنٹوں کے اندر
بغیر کافی برتاؤ کے بخوبی سمجھ سکتی ہیں - لہذا لڑکے
لڑکیوں کے تجربہ کار رشتہ داروں اور والدین کو ہی
شادی سے پہلے آپس میں بار بار ملنے سے خاندانی اور
شخصی عادات میں اندازہ کر لینا چاہیئے ؛

مالی حالات میں یکسانیت

ہمیشہ یکساں مالی و خاندانی حالات
میں شادی ہونا اچھا رہتا ہے - دولت مند گھر کی لڑکی
غریب خاندان کے خاوند پر اپنا رعب یا احسان رکھنے
سے خاوند کے ساتھ پریم اور محبت کرنے کی بجائے اس
پر حکومت کرتی ہے - اور دولت مند گھرانے کا خاوند

غریب خاندان کی لڑکی کو ملازمہ سمجھتا ہے۔ اگرچہ میاں بیوی کا رشتہ ہو جانے پر ایسا امتیاز یا تفاوت ناجائز ہے لیکن ہندوستانی رشتوں اور ہمارے ملکی رواج میں یہ دبا خاص حد تک ضرور موجود ہے۔ خصوصاً کم سمجھ عورتیں اور مرد ایسے حالات میں لین دین اور برتاؤ کی کمی بیشی کے تذکروں سے میاں بیوی کے دِلوں کو بھی پراگندہ کر دیتے ہیں۔ لہذا اِن حالات میں کوئی بات ایسی ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ جس سے میاں بیوی کی محبت میں ہی نقص پیدا ہو جائے ؂

نزدیکی رشتوں میں شادیاں

بعض قوموں اور ملکوں میں نزدیکی رشتہ داروں میں شادی کرنے کا رواج عام ہے اور یہ رواج اِس وجہ سے بھی زیادہ پسند کیا جاتا ہے کہ لڑکی لڑکے کے والدین اور خاندانوں میں پہلے سے ہی ہر قسم کی واقفیت۔ میل ملاپ اور تعلقات موجود ہونے سے بے تکلفی اور سہولیت ہوتی ہے۔ لیکن طبّی نقطہ نگاہ سے یہ بات ظاہر ہے۔ کہ مِلتے جلتے عادات مزاج اور طبیعتوں کے خاوند بیوی کی اولاد میں کوئی خصوصیت اور نرالا پن نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ مشترکہ خونی امراض اور یکساں جذبات کے اولاد میں منتقل ہونے کا زیادہ امکان رہتا ہے۔ نیز جو لڑکے لڑکیاں بچپن میں نزدیکی رہائش اور رشتہ ہونے سے ایکدوسرے سے بے تکلفانہ کھیلتے اور مِلتے جلتے رہتے ہیں۔ اُن میں

خاوند بیوی کا رشتہ ہو جانے سے عام طور پر محبت پریم اور کشش میں کمی رہتی ہے - لہذا جہاں تک ہو سکے - مقامی اور خاندانی لحاظ سے دور کے رشتے کو ترجیح دینی چاہیئے - تا کہ مختلف طبیعتوں کے خاندانوں کے ملاپ سے رشتہ ناطہ اور تعلقات میں وسعت اور آئندہ نسلوں میں نئی نئی پسندیدہ خصلتیں منتقل ہو سکیں
امریکہ کا ایک محقق ڈاکٹر **ہالک** نزدیکی رشتوں میں شادی کے متعلق لکھتا ہے :-

زمانہ قدیم سے لوگ نزدیکی رشتوں میں ہی نسلی رشتے کرتے چلے آئے ہیں - لیکن جب سے شادی چرچ کے زیر اثر ہوئی ہے - نزدیکی رشتوں میں شادیاں قابل اعتراض سمجھی جانے لگی ہیں - اگر ملکی - مذہبی قومی رواج کو نظر انداز کیا جائے - تب محض جنسی خیال سے دور دور کے رشتے بھی جن میں یکساں مزاج و عادات یا یکساں خونی امراض ہوں - ویسے ہی قابلِ اعتراض ہیں - جیسے کہ نزدیکی رشتے - اصول یہ ہے کہ خاوند بیوی بننے والے مرد عورت میں کوئی ایسی مشترکہ مزاج عادت یا مرض نہ موجود ہونی چاہیئے - جو اولاد میں جا کر سخت صورت اختیار کرے - مثلاً اگر خاوند بیوی ہر دو میں (خواہ وہ دور کے رشتہ سے ہوں یا نزدیکی) وہم (نیورسیتھنا) بزدلی - کند ذہنی - حسد - نفرت - اداسی یا غصہ کے جذبات یا دمہ - کھانسی - دائمی زکام - بواسیر وغیرہ -

امراض زیادتی سے موجود ہوں گے۔ تب ضروری ہے
کہ وہ اولاد میں بمنزلہ سخت مرض خراب صورت اختیار
کر جائیں گے۔ لہٰذا اگر دُور کے رشتہ میں اِس
قسم کی ناموزوں یکسانیت ہو۔ مگر نزدیکی رشتہ میں
نہ ہو۔ تب نزدیکی رشتہ ایسے دُور کے رشتہ سے
بدرجہا بہتر ہے۔ اِس مضمون کا دوسرا پہلو جو نزدیکی
رشتہ کے حامیوں کے دعوٰے کو کسی قدر تقویت
دیتا ہے۔ یہ ہے کہ نیک خصلتیں مثلاً سچائی۔ سادگی
خوش خلقی اور جسمانی یا دماغی خاص ملکہ اور وصف
مثلاً راگ۔ دلیری۔ ہمت۔ بیجوئی۔ ہمدردی وغیرہ جو
نزدیکی رشتوں میں مشترک ہوں۔ وہ اولاد میں بےنظیر
فوقیت حاصل کر سکتی ہیں ؛

ڈاکٹر ہالک کے بیان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بہتر اور
مناسب یہی ہے۔ کہ شادی کے تعلقات پیدا کرنے سے
پہلے مختلف خاندانوں کو آپس میں اپنے حالات۔ طبائع مزاج
عادات اور گذشتہ و موجودہ امراض کا حتی الوسع جائزہ
لے لینا چاہیئے۔ اور جہاں طرفین میں نقائص کم ہوں
اور خوبیاں زیادہ ہوں۔ وہاں ہی خاوند بیوی کے
رشتے قائم ہونے چاہئیں۔ عام اصول یہ ہے۔ کہ جو
مرد عورت ایک طرح کے عادات۔ مزاج۔ خیالات اور
خواہشات رکھتے ہوں۔ اور یہ یکسانیت قابل اعتراض
ہو۔ اُن کی آپس میں شادی ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ خواہ
وہ نزدیکی رشتہ سے ہوں یا دُور سے۔ لیکن اِس کے

ساتھ یہ بات ویسی قابل غور ہے - کہ جن جذبات - عادات مزاج و خیالات ہیں وہ ایک دوسرے سے مِلتے ہوں - اُن میں توافق اگر چنداں قابل اعتراض نہ ہو - بلکہ موزوں و پسندیدہ ہو - تب شادی کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہو سکتا - مثلاً اگر خاوند بیوی دونوں تعلیم یافتہ - سنجیدہ - ملنسار - خوش خلق - صاحبِ تدبیر ہوں گے - تب یہ خواص اولاد میں زیادتی سے نمودار ہوں گے - اور یہ زیادتی پسندیدہ اور مرغوب ہونے سے ایسے یکساں خواص والے مرد عورت کی شادی خواہ یاہمی رشتہ داری میں ہو - خواہ رشتہ اور مقامی لحاظ سے دُور دُور ہو ممنوع نہ سمجھنی چاہیئے - اور اگر خاوند بیوی بننے والے دونوں کے مزاج یکساں بلغمی - صفرادی یا سودادی ہوں یا خاوند بیوی دونو کند ذہن - بزدل یا شکی مزاج ہوں - تب اولاد میں یہ مزاج قریب قریب مرض کی صورت اختیار کریں گے - اور کند ذہنی - بزدلی اور شک بمنزلہ پاگل پن اور مالیخولیا کے پایا جائیگا - لہذا مزاج اور عادات کی یہ مطابقت نامرغوب اور ناپسندیدہ ہونے سے ایسے یکساں خواص کے مرد عورت کی شادی نزدیک سے ہو یا دُور سے طبی طور پر ضرور ممنوع قرار دینی چاہیئے ؎

دائمی و عارضی شادیاں اور طلاق

دُنیا میں شادی کا رواج ہمیشہ بدلتا رہتا ہے

بعض قوموں میں مرد عورت زندگی بھر کے لئے ایک ہی دفعہ شادی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ موت سے دائمی جدائی پر بھی وہ دوسرا بیاہ کرنا مذہبی اور قومی گناہ سمجھتے ہیں۔ اور اپنی ساری زندگی بغیر شادی کے گزارنا فخر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اہل ہنود کی مذہبی کتابوں میں مرد عورت کے لئے صرف ایک ہی شادی کی اجازت ہے اور خاوند کے مرجانے پر بیوہ کے لئے خواہ وہ کتنی کم سن ہو۔ دوسری شادی ممنوع قرار دی جاتی ہے۔ اسی طرح مرد کے لئے بھی یہی ہدایت ہے۔ لیکن مرد اس ہدایت کی پروا نہیں کرتے۔ اور ایک عورت کے مرجانے پر باوجود اولاد ہونے کے نہ صرف جوانی ہی میں بلکہ ادھیڑ عمر اور بسا اوقات بڑھاپے میں بھی کنواری لڑکیوں سے شادیاں کرتے ہیں۔ لہٰذا مردوں کے اس تشدد اور یکطرفہ کارروائی پر قومی رسم و رواج کے سدھارکوں اور اصلاح کرنے والوں نے عورتوں کے لئے بھی یہ رعایت کر دی ہے کہ بعد وفات خاوند اگر وہ چاہیں۔ تب دوسری شادی کر سکتی ہیں۔ خصوصاً چھوٹی عمر میں بغیر اولاد بیوہ ہونے والی لڑکیوں کی دوبارہ شادی کا رواج اب عام ہو رہا ہے۔ اونچے ہندو خاندانوں میں ایکدفعہ شادی ہو جانے پر ایک دوسرے سے رشتہ شادی توڑ دینے کا نہ قانون ہے اور نہ ہی رواج[۵] ہے

۵۔ (نوٹ دیکھو صفحہ ۱۵۸

اور یہ قاعدہ ہندو شادیوں میں ایک خصوصیت پیدا کر رہا ہے۔ جو طلاق وغیرہ سے منسوخ ہو جانیوالی شادیوں میں عموماً نہیں پایا جاتا ہے۔ لیکن جہاں یہ شادی کا رشتہ اپنے اندر بے شمار خوبیاں رکھتا ہے۔ وہیں اس کے اندر چند قباحتیں بھی موجود ہیں۔ بے جوڑ میل شادیوں یا خاوند بیوی کے سخت کشیدہ و ناپسندیدہ عادات میں جبکہ اُن کا اکٹھا رہ سکنا درحقیقت دونوں کی ناخوشی بدمزگی اور روزانہ لڑائی جھگڑے کا باعث بن رہا ہو یا مرد یا عورت کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو۔ جس کی وجہ سے یا تو اولاد ہو ہی نہ سکے۔ اگر ہو تو مریض ہو وغیرہ ایسے خاص خاص حالات میں ضرور کوئی قانون ہونا چاہیئے جس کی رو سے مرد عورت علیحدہ ہو سکیں۔ اسلامی شریعت میں اس علیحدگی کا نام طلاق ہے۔ اور اس کے لئے خاص خاص ضروری شرائط ہیں۔ اور یہ اسی وقت جائز سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہو۔ اسی واسطے پیغمبر اسلام نے فرمایا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ طلاق نہ دے۔ اگرچہ طلاق مباح تو ہے۔ مگر تمام مباحات سے طلاق ایسی چیز ہے۔ جو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے۔ لہٰذا طلاق اصولاً

لہ (صفحہ گذشتہ) پرانے ہندو قانون سازوں نے خاص خاص حالات میں شادی کو منسوخ کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ لیکن اس قانون کا استعمال نہیں ہوتا اور نہ ہی رواج پایا جاتا ہے اور بہت سے ریفارمروں کی رائے میں اس رواج کا نہ پایا جانا ہی بہتر ہے

بذاتہ خود قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ناجائز استعمال قابل نفرت ہے۔ اور اونچے اسلامی خاندانوں میں طلاق کو عام طور پر بے عزتی سمجھا جاتا ہے۔ پس ہندوستان کی دو شاندار مذہبی جماعتوں ہندو اور مسلمانوں کا یہ مقدس فیصلہ ہے۔ کہ شادی زندگی بھر کے لئے ہونی چاہیئے۔ نیز انسان قدرتاً شادی کے رشتہ کو مستقل اور دائمی رکھنے کا خواہشمند ہے۔ کیونکہ ساری زندگی میاں بیوی کا رشتہ قائم رہنے سے ہی خانہ داری کی زندگی میں پوری سہولتیں۔ اعتبار۔ محبّت اور پرورش اولاد وغیرہ فرائض سر انجام دیئے جا سکتے ہیں۔ اور برخلاف اِس کے عارضی اور ٹوٹ جانے والی شادیوں میں بے شمار قباحتیں پائی جاتی ہیں ؛

ڈاکٹر نکلسن ایم۔ڈی جو مذہبی طور پر ایک سچّا عیسائی اور نہایت پاکیزہ خیال امریکن ڈاکٹر ہے۔ اپنی بے مثل کتاب "ہیومن فزیالوجی" میں لکھتا ہے :-

ہر ایک اصلی اور سچی شادی یقیناً ساری عمر کے لئے ہونی چاہیئے۔ کیونکہ خاوند بیوی کے لئے زندگی کا سارا وقت گھر کے بنانے۔ بچوں کے پالنے۔ تعلیم دینے میں صرف ہو جاتا ہے۔ لیکن بے میل شادی ہو جانے اور غلطیوں کے ظاہر ہونے پر ان کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ شادی سے پہلے زمانہ کورٹ شپ میں طرفین اپنی اپنی خامیوں کو حتیٰ الوسع چھپاتے رہتے ہیں۔ اس لئے بعد شادی اکثر غلطیوں کا تدارک محال نہیں تو مشکل

ضرور ہو جاتا ہے ۔ خصوصاً جس صورت میں کہ مرد نے خوب سوچ کر پہلے ایک عورت سے شادی کی ہو ۔ اور اب وہ اس سے علیحدہ ہونا چاہتا ہو ۔ لیکن عورت مرد سے اس طرح پیار اور وفاداری کا جذبہ رکھتی ہو لہذا کوئی ملکی قانون اِس اخلاقی گناہ کا حل نہیں بتلا سکتا ۔ البتہ اگر میاں بیوی شادی کے بعد دونو ایک دوسرے سے متنفر ہو کر علیحدہ ہونا چاہیں ۔ تب یہ علیحدگی قانوناً تو جائز ہو سکتی ہے ۔ لیکن ایسے مرد اب دُنیا میں دوسرے ساتھی کی تلاش کرتے ہوئے سوسائٹی اور دوسرے لوگوں کی صریحاً حق تلفی کر رہے ہوتے ہیں ۔ جو قانون کسی حالت میں طلاق کی اجازت نہیں دیتا ۔ وہ یقیناً بعض بعض کیسوں میں ایک ناقابل برداشت دباؤ ثابت ہوتا ہے ۔ تاہم اگر شادی سے پہلے خصوصیت سے زیادہ احتیاط کر لی جائے تب قوموں اور سوسائیٹوں کے لیے یہی بہتر اور افضل ہے کہ شادی ایکدفعہ ہو جانے پر پھر منسوخ نہ کی جائے ۔ اگر شادی محض ایک اخلاقی معاہدہ کے طور پر ہی جاری کی جائے ۔ تب بھی طلاق یا علیحدگی کی سہولیت ناپسندیدہ ہے ۔ طلاق کی عام اجازت دیدینا گویا ایک مرد کا کئی عورتوں سے اور ایک عورت کا کئی مردوں سے اَزدواجی تعلق قائم کرنے کی کھلم کھلا قانونی آزادی دینا ہے ۔ اور یہ آزادی ایک سنجیدہ اور مہذب سوسائٹی کے لئے ہر طرح نازیبا

اور نامناسب ہونے کے علاوہ والدین اور اُن کے
بچّوں نیز خاندانوں کے لئے بیشمار تکلیف کا باعث
ہے"۔

ممالک یورپ میں جہاں شادی کے معاملات میں بہت آزادی ہے۔ نت نئے فیشن اور رواج سننے میں آتے ہیں۔ شادی سے پہلے کورٹ شپ (میاں بیوی کی ملاقاتیں) کا رواج جہاں اصولاً خاص حد تک مفید ہو سکتا ہے۔ وہاں عملاً بڑے خطرناک نتائج پیدا کر رہا ہے۔ مغرب میں عام طور پر شادیاں ایک بیوپار یا سودے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں اور اکثر اس قسم کے رواج جوان یا آزاد مرد عورت اپنے شہوانی جذبات کے زیر اثر ہو کر ہی روا رکھتے ہیں۔ لہذا شادی کے خواہشمند ہر جوان مرد عورت کو از خود یا والدین کی وساطت سے ضروری احتیاطیں پوری کر لینی چاہئیں۔ تاکہ شادی کا پاک تعلق زندگی بھر قائم رہ سکے اور یہی شادی کا قدرتی مدعا اور اعلےٰ معیار ہے۔

ایک یا زیادہ شادیاں
کثرتِ ازدواج

ملکوں اور قوموں میں اپنے اپنے رواج کے مطابق کہیں کہیں ایک وقت مرد ایک سے زیادہ عورتوں سے شادیاں کرتا ہے۔ اور کہیں کہیں ایک عورت ایک سے زیادہ مردوں سے شادی کرتی ہے۔ ان رواجوں میں نفع کم اور نقصان

زیادہ ہیں - طبی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے ایک ہی مرد عورت کا بیاہ شادی کی بزرگی - محبّت و پیار کی خوش کن حالت کو قائم و بر قرار رکھ سکتا ہے - اور کثرتِ ازدواج میں عموماً فریقِ ثانی کو مطمئن نہیں رکھا جا سکتا جس سے میاں بیویوں میں اکثر جھگڑا - حسد و رشک وغیرہ - خاوند اور بیویوں کی خانگی زندگی کو پریشان بنائے رکھتا ہے - لہذا ہر سمجھدار کو اپنے قومی رواجوں کا درست درست موازنہ کرنے کے بعد سوچ کر سوائے جائز اور اشد ضرورت کے ہمیشہ ایک شادی میں ہی مطمئن رہنا چاہیئے - اگر اولاد کی خاطر دو یا تین شادیاں طبّی امتحان کے بعد کرنی ضروری قرار دی جاویں - تب بڑی احتیاط اور انصاف سے برتنا چاہیئے - ایسے حالات میں طبّی امداد کے سوائے منکوحہ بیویوں کے ساتھ مناسب برتاؤ کی تعلیم تجربہ کاروں سے حاصل کر لینی چاہیئے - یا پرانی کتب کی ہدایات پر عملدر آمد کرنا چاہیئے ؎

بے میل اور ممنوع شادیاں

بیاہ کر کے اولاد پیدا کرنا ہر مرد عورت کا قدرتی فرض یعنی دھرم یا ایمان ہوتے ہوئے بھی بعض حالات یقیناً ایسے ہوتے ہیں - جن میں غلطی سے یا مغلوبِ شہوت ہو کر یا دوسرے کے کہنے سننے سے یا رواجاً بلا سوچ سمجھے شادی کر کے اولاد پیدا کرنا ناجائز وغیرہ

قدرتی ہونے کے علاوہ قومی اور اخلاقی گناہ کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ چند ضروری امور متعلقہ پر روشنی ڈالتے ہیں تا کہ ناظرین لازمی طور پر احتیاط اور غور کر سکیں ؛

بچپن کی شادی

بچپن کی شادی کا رواج اب کم ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی عوام کو بچپن کی شادی کے نقصانوں سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ پڑھے لکھے آدمی بھی جب دیکھتے ہیں کہ ان کے لڑکے اور لڑکیاں جب جوانی کی علامات سے گذر رہے ہیں۔ وہ بہت دفعہ پوری عمر سے پہلے ہی شادی کر دیتے ہیں۔ بعض سمجھ دار تجربہ کار والدین یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جوان لڑکے یا لڑکیاں بد صحبت کے اثرات سے غیر قدرتی نقصان اُٹھانے کی بجائے شادی ہو جانے سے آوارگی اور خلافِ فطرت جلق اغلام یا کثرت احتلام وغیرہ بد عادات سے بچے رہیں گے۔ اِس احتیاط سے جہاں تھوڑا فائدہ دکھائی دے رہا ہے۔ وہاں نقصان بھی کچھ کم نہیں ہے۔ کیونکہ شادی کے بعد خاوند بیوی کی نسلی ملاقاتوں کو روکنے کا کوئی چارہ یا بندوبست والدین نہیں کر سکتے۔ اور نتیجہ وہ ہی ہوتا ہے۔ جس سے بچنے کی کوشش میں شادی کی گئی تھی۔ لہٰذا ایسے حالات میں والدین لڑکوں یا لڑکیوں کو ایک مصیبت سے چھڑانے کے لئے دوسری زبردست مصیبت میں دھکیلنے کا عمل کرتے ہیں۔ ایسے

حالات میں والدین کا یہ فرض ہے - کہ وہ طبی مشوروں
سے فائدہ اُٹھا کر لڑکوں اور لڑکیوں کی غذا - تعلیم اور
صحت پر خاص خاص رُکاوٹیں اور احتیاطیں رکھتے
ہوئے اولاد کے اندر علمی مشغلات اور جسمانی کمالات
پیدا کرنے کا شوق زیادہ کریں اور ان کو برہم چریہ
کی فضیلت سے آگاہ کرتے ہوئے ان کی جلق - اغلام
یا بدصحبت کے اثرات سے پیدا شدہ جریان و احتلام
وغیرہ امراض و شکایات کو طبی و اخلاقی ہدایات اور
اور باقاعدہ علاج سے درست کرنے کی کوشش کریں
نہ کہ بچاروں کو شادی کی زنجیروں میں جکڑ کر قبل از
وقت صحت - طاقت - خوشی اور آزادی سے محروم
کریں - شکر ہے - ہندوستان میں بیداری ہو چلی ہے
اور بچپن کی شادی کے نقصانات سے سب قومیں آگاہ
ہو کر زبانِ حال سے کہہ رہی ہیں ؎

نہ ہوں گی شادیاں اب لڑکیوں کی خورد سالی میں
لگیگا پھل نہ قبل از وقت اب کچی سی ڈالی میں

بڑھاپے کی شادی

بوڑھے ۵۰ - ۶۰ سال کی عمر کے مردوں سے جوان
کنواری لڑکیوں کا بیاہ عام طور پر بڑھاپے کی شادی
کہلاتا ہے - لیکن بوڑھی ۴۰ - ۵۰ سال کی عورتوں سے
جوان مردوں کی شادی بھی بڑھاپے کی شادی سمجھنی چاہیئے
یہ بے میل شادیاں ہیں - جہاں شخصی صحت پر اُن کا
بُرا اثر پڑتا ہے - وہاں ان کا نسلی اثر بھی کچھ کم

خراب نہیں ہوتا - لیکن ملکی و قومی بہبود کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تو ایسی شادیاں محض قابلِ نفرت ہیں - اگر ہم عمر بوڑھے - رنڈوے یا بیوہ مرد عورت زندگی میں اکٹھے رہ کر دن گزارنے کے لئے شادی کر لیویں - تو طبی طور پہ امر قابلِ اعتراض نہیں ہے - بشرطیکہ وہ اپنی شخصی صحت کو قائم رکھنے کے لئے تناسلی افعال سے علیحدہ رہیں اور کمزور اولاد پیدا کر کے بیماروں یا کمزوروں کی تعداد بلکہ اموات کو نہ بڑھائیں - عام طور پر دو قسم کے لوگ بڑھاپے میں شادی کرتے ہیں ایک تو بعض بے اولاد شریف النفس - دوسرے وہ امیر آدمی جن کے ہاں اولاد تو موجود ہوتی ہے - مگر مقوی خوراک اور مقوی ادویات کھانے اور آزادی اور بے فکری سے رہنے کے سبب قوت باہ یا جذبہ شہوت کافی موجود ہو - وہ شہوت پرستی کے خیال سے بڑھاپے میں لڑکی کے غریب والدین کو روپیہ دیکر انکی جوان کنواری لڑکیوں سے شادیاں کرتے ہیں - اور غریب والدین اپنی محتاجی سے یا ذاتی لالچ یا بعض دفعہ امیر اور بڑے گھر سے ورغلائے جانے سے اپنی باحیا شرمیلی لڑکیوں پر ناجائز ظلم اور جبر رکھ کر انہیں قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے بوڑھوں سے بیاہ دیتے ہیں ؛

ایسے حالات میں بوڑھے خاوندوں اور جوان بیوی کی چند بار کی شہوانی ملاقاتوں کے بعد خاوند میں اکثر ناقابل علاج کمزوری آنی شروع ہو جاتی ہے - اور

جوان لڑکی اپنی اولاد سے محروم رہتی اور ساری عمر بے لطفی اور پریشانی میں رہتی ہوئی ماں باپ کی نالائقی لالچ اور بد تمیزی پر نفرت اور لعنت بھیجتی رہتی ہے اولاد کی خاطر بڑھاپے میں دوسری شادی بعض جگہ کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ ادھیڑ عمر میں جوان لڑکیوں سے شادی کرنے والوں کے ہاں اولاد نرینہ پیدا ہونے سے اُن کی خوشی اور سلسلہ نسل قائم ہو جانے سے خاندان کی ہستی برقرار رہتی ہے۔ اور بسا اوقات بوڑھے ادھیڑ عمر خاوند کی صحت تندرست نوجوان بیوی کی ہم نشینی سے اچھی ہو جاتی ہے۔ ایسے بوڑھے خاوند اولاد کی خوشی اور نوجوان بیوی کے حسن و جمال محبت۔ وفاداری اور خدمت گذاری سے جسمانی و ذہنی فائدہ اُٹھاتے ہوئے زندگی کے دن آرام اور چین سے گزارتے ہیں۔ لیکن ہزاروں میں سے ایسی ایک دو مثالوں کی بنا پر ادھیڑ عمر کے بے اولاد اور با اولاد بوڑھے جذبہ شہوت کے زیر اثر ہو کر زر خرید نوجوان عورتوں سے شادیاں کر لیتے ہیں۔ اور بد سے بد تر ہو کر زندگی کے دن ندامت اور مصیبت سے گزارتے ہیں۔ اور ان کی نوجوان عورتیں اپنی عصمت اور پاکیزگی کو کلنکت کر کے اپنی اور اپنے بوڑھے خاوندوں کی روحانی و جسمانی صحت کو ضائع و برباد کر دیتی ہیں لہذا بڑھاپے کی شادی خواہ وہ شہوت پرستی کے لئے ہو خواہ اولاد کی خاطر۔ خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ اور ہر

سمجھ دار انسان کو اس قسم کی بے میل شادی سے بڑے ضبط اور حوصلہ کے ساتھ اپنے تئیں علیحدہ رکھنا چاہیئے ÷

جب کہ ایک باپ اپنی معصوم اور بیگناہ لڑکی کو لالچ کے بس میں آکر کسی بوڑھے امیر سے بیاہنے کی تجویز کرتا ہے - تب لڑکی زبان حال سے جو فریاد کرتی ہے - اس کو ایک شاعر نے ذیل کے موزون اشعار میں ادا کیا ہے ؎

وقت ہے باپ سنبھل جاؤ تو احسان ہوگا
درد یہ وہ ہے کہ پھر جس کا نہ درماں ہوگا
بوڑھے بندر سے کرو آپ نہ میری شادی
کیونکہ کچھ روز میں وہ موت کا مہمان ہوگا
کند چھریوں سے نہ تم میرے گلے کو ریتو
ایک دم کر دو ذبح مجھ کو تو احسان ہوگا
کتنے دِن کھاؤ گے اِس پیسے کو سوچو آخر
کوئی دُنیا میں بھلا تم سا بھی ناداں ہوگا

بوڑھے بے اولاد امیروں کو ہمیشہ اپنے خاندان کو قائم رکھنے کے لئے اپنی برادری سے کسی لڑکے کو گود میں لے لینا چاہیئے - یا اپنی جائداد کو بندگان خدا کی سیوا میں خرچ کر دینا بہتر ہے بجائے اِس کے کہ وہ بیگناہ معصوم جوان لڑکیوں کو بیوہ بنا کر آپ دُنیا سے کوچ کر جاویں ÷

مریضوں کی شادیاں

جو مرد عورت یا لڑکے لڑکیاں خود یا اُن کے والدین کسی متعدی موروثی مرض مثلاً دق - دمہ - ہنجیرین مرگی - پاگل پن - آتشک وغیرہ میں مبتلا رہ چکے یا فوت ہو چکے ہوں اُنکی آپس میں شادیاں بڑی احتیاط اور سوچ سے ہونی چاہئیں - اکثر حالات میں یہی بہتر ہے - کہ ایسے لڑکے لڑکیاں کنواری رکھی جائیں - یا اگر اُن کی شادیاں بھی ہو جائیں - تب وہ اولاد پیدا کرنے سے باز رہیں - انسان اگر قوانینِ صحت پر پابند رہے اور مناسب احتیاط کرے - تب قدرت بہت مدد کرتی ہے بعض دفعہ مناسب اور موافق حالات کے مِلنے سے آئندہ نسل اچھی ہو جاتی ہے - مگر یہ اصول عام نہیں ہے متعدی موروثی امراض میں مبتلا والدین کے بچے کم و بیش خطرہ سے خالی نہ سمجھنے چاہئیں - جبکہ لڑکا یا لڑکی سخت قسم کے محرقہ - بخار - پلیگ - ہیضہ - نمونیہ وغیرہ سے ابھی ابھی تندرست ہوئے ہوں - یا کسی مرد عورت کی عام جسمانی صحت کسی بیماری کے سبب کمزور ہو چکی ہو - انہیں اس وقت تک شادی نہیں کرنی چاہیئے - جب تک کہ پوری صحت حاصل نہ ہو جائے - جو لوگ اخلاقی یا روحانی طور پر مریض ہوں - یا کسی بُری جسمانی عادت - جلق - اغلام - شراب نوشی - افیون - بھنگ یا سگرٹ وغیرہ کے سخت عادی ہوں - یا چوری - بدمعاشی اور آوارہ گردی کی عادت میں مبتلا ہوں - اُن کو اسوقت

تک شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ جب تک کہ وہ اِن عادات کو شادی سے کئی ماہ پہلے ترک کر کے اپنے خیالات کو پاکیزہ اور صحت کو اچھا نہ بنا چکے ہوں ؛

غریبوں کی شادیاں

شادی کے بعد مرد عورت کی ذمہ واریاں اور اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ لہذا جو مرد اپنی روزی خود نہ کما سکتا ہو۔ یا مالی طور پر والدین یا کسی اور ذریعہ سے اپنے و اپنی بیوی کے خرچ کا انتظام نہ رکھتا ہو۔ شادی کرنے کا حقدار نہیں ہے۔ غریب خاوند بیوی اپنے حالات کے مطابق مزدوری کر کے اپنا گذارہ کر لیتے ہیں۔ اور امیر لوگ کافی جائداد اور پدری روپیہ ہونے سے اپنا گذارہ کر لیتے ہیں۔ مگر سفید پوش اوسط درجہ کے لوگوں میں جوانوں کو اُسی وقت شادی کرنی چاہیئے۔ جبکہ وُہ اپنی ملازمت یا روزگار کے ذریعہ اپنے اور بیوی کے گذارہ کا کافی انتظام کر لیویں۔ محض سسرال کے بھروسہ یا تھوڑے سے جہیز کے خیال پر یا توکل بر خدا قسمت کی موہوم اُمّید پر قرضہ لے کر اپنی بیوی کی ضروریات کو پُورا کرنا شادی کی خوشی زائل کر دیتا ہے ؛

اَن پڑھوں کی شادیاں

غیر تعلیم یافتہ مرد عورت کی آپس میں شادی ہونے سے اِتنی تکلیف نہیں ہوتی۔ جتنی کہ اَن پڑھ خاوندوں کی تعلیم یافتہ عورتوں کے ساتھ یا تعلیمیافتہ خاوندوں کی اَن پڑھ عورتوں کے ساتھ شادی ہو جانے

ہو جانے سے ہوا کرتی ہے۔ دونوں میاں بیوی اَن پڑھ ہونے سے ایک ہی قسم کے مشغلات میں زندگی کے دن آرام سے گذارتے ہیں۔ جیسے کسان۔ زمیندار یا گاؤں کے رہنے والے مزدور۔ مستری یا کاریگر خود بھی اَن پڑھ اور ان کی عورتیں بھی اَن پڑھ ہوتی ہیں اور سوائے مذہبی معمولی تعلیم کے علمی طور پر انجان ہوتی ہیں۔ وُہ آپس میں خوشی سے رہتے ہیں۔ جہاں خاوند اعلیٰ تعلیم یافتہ و بیوی بالکل اَن پڑھ ہو۔ وُہ گرہستھ کے بہت سے کاروبار میں خاوند پر بوجھل ہو جاتی ہے۔ گھر کے سینکڑوں ایسے چھوٹے چھوٹے کام ہوتے ہیں۔ جو سمجھدار اور پڑھی لکھی بیویاں معمولی یادداشت سے بغیر خاوند کی اطلاع مشورہ یا مدد کے کر سکتی ہیں۔ عام طور پر شہروں میں مردوں کو اور خصوصاً اعلیٰ تعلیم یافتہ مردوں کو نئی زمانہ زندگی میں مختلف قسم کی بیشمار علمی۔ تجارتی۔ مذہبی یا ملکی مصروفیات رہتی ہیں۔ اگر بیوی سمجھدار اور تعلیم یافتہ ہو۔ تب بجائے اِس کے کہ صرف چولھے اور چوکا کا کام ہی سنبھالے۔ خاوند کے لئے نہایت کار آمد مددگار۔ ساتھی اور صلاح کار ثابت ہوتی ہے۔ تعلیم یافتہ عورتیں تجربہ کار ہو کر مردوں سے زیادہ نازک خیال۔ سمجھدار اور صلاح کار بن جاتی ہیں۔ ہم اِس بات کے حامی نہیں ہیں۔ کہ لڑکے لڑکیوں کو اِس قسم کی اعلےٰ تعلیم دی جائے۔ جس سے وہ غلط راستہ اختیار کر لیں

اور ایک دوسرے کے مددگار ہونے کی بجائے حاکم اور افسر بن کر تعلیم کے غرور میں پتی ورت دھرم (وفادار خاوند) اور پتنی ورت دھرم (وفادار بیوی) کے پاکیزہ اصولوں سے گر کر ناجائز طور پر آزاد ہو جاویں۔ لیکن ہم ساتھ ہی اس امر کے بھی مخالف ہیں۔ کہ خاوند بیوی میں سے کوئی ایسا اَن پڑھ اور انجان ہو جو دوسرے کے کام میں مدد دینے کی بجائے اپنے گھر کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں اور رشتہ داروں کی اونچ نیچ باتوں کے نپٹانے میں ہی ایک دوسرے کو لگائے رکھنے یا کھانے پینے اور رہنے سہنے کی ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں ہی ایک دوسرے کا وقت گنواتا رہے۔ ایسی بے جوڑ شادیوں میں تعلیم یافتہ گروہ اپنا وقت فضول گنواتا ہے اور ایسے جوڑوں میں گربھادھان کے جذبہ کے وقت ہی توجہ اور خوشی کی باتیں ہوتی ہیں۔ دوسرے وقتوں میں وہ اکثر ایک دوسرے سے اداس ہی رہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ شادی ہو جانے کے بعد میاں بیوی کا رشتہ مرد عورت کو کچھ ایسا پابند کر دیتا ہے۔ کہ وہ رفتہ رفتہ ناموافق مزاج کے ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی کمی بیشیوں کو برداشت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر بھی دانا اور تعلیم یافتہ مرد عورت کو اپنا ساتھی ڈھونڈھنے میں پوری پوری غور پہلے کر لینی چاہیئے۔ ہاں جہاں پرانی رسم و رواج یا کسی جائداد یا دولت کے لالچ یا سہولیت کے سبب کوئی رشتہ بے میل یا ناموافق ہو جائے۔ تب اس میں

مطمئن رہنا ہی انسانیت ہے۔ اور اس کو قسمت یا (اتفاقیہ) اور سنجوگ جان کر وفاداری اور پریم کے تعلقات رکھنا دھرم اور ایمان سمجھنا چاہیئے ؂

مذہبی کام کرنیوالوں کی شادیاں

جو لوگ مذہبی ریفارمر ہوں اور دُنیا کی گراوٹ کو مٹانے کے لئے شب و روز مذہبی تحقیقات۔ بحث مباحثہ اور تعلیمی کام میں اِتنے مشغول ہوں کہ اُن کو اپنے خانگی کاروبار کی کوئی سدھ بدھ ہی نہ رہے۔ ایسے لوگ اگر آزادی سے رہ کر اس پاکیزہ بھلائی کے کام کرنے کے خیال سے شادی نہ کریں۔ تب کوئی غیر مناسب نہیں ہے۔ لیکن ایسے اشخاص کے لئے خاص طور پر ضرُوری ہے۔ کہ وہ برہمچاریوں اور مجردوں کے فرائض نامہ اور دستور العمل پر دل و جان سے عمل کریں ورنہ گراوٹ اور بدنامی کا سخت اندیشہ ہے ؂

دوسری بے میل شادیاں

اُوپر بیان کردہ بے میل شادیوں کے علاوہ مرد عورت کی جسمانی بناوٹ کے اختلاف کی وجہ سے بہت سی شادیاں بے میل سمجھنی چاہیئیں۔ چنانچہ بہت لمبی عورت اور بہت پست قد مرد یا اس کے برخلاف بہت گوری عورت اور بہت کالا مرد۔ یا اسکے برخلاف بہت بدشکل مرد اور بہت خوبصورت عورت یا اس کے برخلاف وغیرہ شادیاں جسمانی طور پر بے میل اور ناموزون

ہؤا کرتی ہیں - اسی طرح عادات کے سخت اختلاف کی
حالت میں بھی شادیاں بے میل ہوتی ہیں - چنانچہ بہت
سست مرد اور بہت جلد باز عورت یا اس کے برخلاف
بہت نیک مرد اور بہت بد چلن عورت یا اس کے
برخلاف بہت متفکر مرد اور بہت لاپرواہ عورت۔
یا اس کے برخلاف بہت غصیلا اور دلیر مرد اور بہت
نرم اور ڈرپوک عورت - یا اس کے برخلاف بہت منتظم
مرد اور بہت غیر منتظم عورت یا اس کے برخلاف
بہت عقلمند مرد اور بہت بیوقوف اور جاہل عورت
یا اس کے برخلاف بہت پرہیزگار سادہ مرد اور بہت
چالاک، عیاش و شوقین عورت یا اس کے برخلاف وغیرہ
شادیاں عادات و خیالات کے لحاظ سے بے میل ہوتی
ہیں - طبی مزاجوں کے لحاظ سے بھی شادیاں بے میل
ہوتی ہیں - چنانچہ بلغمی مزاج مرد کی بلغمی مزاج عورت
سے اور صفرادی مزاج عورت کی صفرادی مزاج مرد
سے یا سوداوی مزاج عورت کی سوداوی مزاج مرد سے
شادی طبّی لحاظ سے بے میل سمجھنی چاہیئے ۞

کام شاستر میں بتلائی ہوئی بے میل شادیاں

اُوپر بیان کردہ اصول کے مطابق ہی کام شاستروں میں مرد عورت کی اقسام بتلا
کر شادی کی موافقت اور مطابقت سمجھائی گئی ہے
چنانچہ عورتوں کی چار اقسام بدھنی مانند کنول چیترنی

تصویر حسن سنکھنی مانند سنکھ اور ہستنی مانند ہتھنی اور
اِسی طرح مردوں کی بھی ششنک مانند خرگوش۔ مرگ
مانند ہرن برشبھ مانند بیل اور اشو مانند گھوڑا چار
اقسام جسمانی بناوٹ کے اختلاف اور عادات کے لحاظ
سے مقرر کی گئی ہیں۔ اور اُن کی آپس میں مناسبت پر
شادی کی موافقت قرار دی ہے۔ چنانچہ پہلی قسم پدمنی
اور ششنک جن کی جسمانی بناوٹ خوبصورت۔ چہرہ پُر رعب
اور سادگی و پاکیزگی کے ساتھ حسن و نزاکت۔ مضبوط
ڈیل ڈول۔ پسندیدہ خصائل۔ علم دوست اور دھرم آتما
اور ایماندار ہوتے ہیں۔ اُن کا آپس میں شادی کرنا موزون
ہے۔ دوسری قسم چترنی اور مرگ ہے۔ جن کی جسمانی
بناوٹ اُوپر کے ہی لگ بھگ ہوتی ہے۔ اُن کی آپس
میں شادی موزون ہے۔ اُوپر کے دونوں اقسام کے
مرد عورتوں کی شادیاں آپس میں ادل بدل ہو جانا
بے میل نہیں۔ تیسری قسم کی سنکھنی اور برشبھ ہے
یہ دونوں جسمانی طور پر اور عادات کے لحاظ سے ملتے
ہیں۔ اُن کے جسم مضبوط اور قد آور ہوتے ہیں۔ عیاش
شہوت پسند۔ اور جھگڑالو ہوتے ہیں۔ ان دونو قسم
کے مرد عورت کی آپس میں شادی ہو جانا بے میل
نہیں ہے چوتھی قسم ہستنی اور اشو ہے۔ ان کا جسم بہت
چربی والا۔ موٹا اور پست قد ہوتا ہے۔ یہ چوتھی قسم
کے مرد عورت بہت شہوت و مطلب پرست، جھوٹے
اور مکار ہوتے ہیں۔ اور ان کے چال چلن و خیالات

اسی وقت درست رہتے ہیں۔ جبکہ یہ اپنی قسم کے فریق ثانی سے شادی کریں۔ تیسری اور چوتھی قسم کے مرد عورتوں کی بھی آپس میں ادل بدل شادیاں اکثر مناسب کہی جاتی ہیں۔ کام شاستروں کے محققوں نے جو مندرجہ بالا اقسام دی ہیں۔ اُن میں ظاہری مشابہت اور مزاج کے علاوہ ہر ایک جنس کے تناسلی اعضاء کی بناوٹ۔ شکل اور ان کی لمبائی و گہرائی کا بھی موازنہ اور خیال رکھا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں یہ تقسیم فی زمانہ زیادہ کارآمد نہیں رہی اور عوام مرد عورت اِس قسم کے اقسام اور کام شاستروں سے نقل کردہ اِن بیانوں سے کسی درست نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ صرف ظاہری جسمانی بناوٹ سے ہی تمام عادات و خیالات کا موازنہ درست طور پر نہیں کیا جا سکتا۔ اور اِسی طرح عورت اور مرد میں کبھی پہلی اور تیسری قسم کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور کبھی دوسری اور چوتھی قسم کی علامات مشترک ہوتی ہیں اِس طرح بے ترتیبی اور بے قاعدگی کیساتھ بے میل مرد عورتوں کا ملاپ ہونے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اس کی جنس ہی نرالی اور دوغلی بن جاتی ہے۔ اِن علامات و خواص مختلفہ کی ترکیب و ملاپ سے مرد عورتوں کی بے شمار اقسام اس وقت بن گئی ہیں۔ اور پھر تعلیم و تربیت و صحبت کا اثر مختلف طبیعتوں پر مختلف پڑتا ہے۔ پس ایک دوسری

کتاب سے بلا تمیز نقل کردہ بہ مفرد علامات انجان آدمیوں کو اکثر مغالطہ میں ڈال دیتی ہیں - لہذا موازنہ امتحان یا پہچان کی یہ اعلیٰ کسوٹی یا قدیمی طریق عام طور پر اب رہنمائی نہیں کر سکتا - یا کم از کم عوام کو اِس سے عملاً درست واقفیت بہم نہیں پہنچ سکتی - اِسی واسطے ہم نے ایسے بیانات تحفہ شادی میں درج کرنے کی بجائے طبیؔ - اخلاقی اور نسلی مطابقت پر ہی زیادہ دھیان دیا ہے ؛

پس مندرجہ بالا امور پر غور کرنے کے بعد اچھے خاندانوں اور گھرانوں کا ہمیشہ اپنے حسب حال گھرانوں سے رشتہ ناطہ ہونا ہی خوشی اور صحت کا باعث ہوتا ہے ؛

احتیاط ذیل کے خاندانوں میں شادی کرنے سے حتی الوسع پرہیز کرنا چاہیئے ؛

۱- بدچلن ۲- بے علم و جاہل خاندان -۳- بدشکل و مریض خاندان ۴- جس خاندان میں بواسیر یا تپدق وسل یا مرگی - جذام یا سفید داغ اور دمہ کا مرض موروثی ہو ؛

اگر بے احتیاطی سے ایسے خاندانوں میں رشتہ ہو جائے تب بڑی کوشش سے لائق ویدوں کے مشورہ پر عمل کرنا چاہیئے - **بھگوان منو** نے لکھا ہے - کہ جو عورت ماں کی چھ پشت اور باپ کے گوتر کی نہ ہو - اس کیساتھ شادی کرنی چاہیئے - نیز منوجی کی ہدایت ہے کہ چاہے ساری زندگی لڑکی کنواری بیٹھی رہے مگر نالائق اور خراب چال چلن والے مرد کیساتھ بیاہ نہ کرو

تحفہ شادی

چھٹا باب

فرائض نامہ شادی خانہ آبادی

رسوماتِ شادی

فرائض نامہ خاوند - فرائض نامہ بیوی

مرتبہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج

آدتیہ رسائن - انارکلی - لاہور

رسومات شادی

والدین کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے جوان شادی کے قابل لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنے اپنے فرائض سمجھا دیں یا تحفہ شادی۔ تحفہ خاوند و تحفہ بیوی جیسی موزون کتابیں شادی سے پہلے اُنکو پڑھا دیں۔ تا کہ وہ از خود ضروری امور سے واقف ہو کر درست برتاؤ کر سکیں۔ نیز والدین کو چاہیئے۔ کہ عین موقعہ شادی پر جبکہ دونوں خاندانوں میں ایک نیا پاکیزہ رشتہ قائم ہو رہا ہو۔ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو موقعہ و محل کیمطابق ضروری ہدایات دیویں۔ عام طور پر ہمارے ملک میں یہ رواج ہے۔ کہ دولھا یا خاوند بڑی سج دھج کیساتھ دلھن کے گھر اپنے رشتہ داروں۔ دوستوں اور بزرگوں کی برات بنا کر مقررہ دن آتا ہے۔ خوشی کے گیت گائے جاتے اور باجے بجتے ہیں۔ آتش بازی کی نمائش ہوتی ہے۔ اپنی مالی حالت کے مطابق تفریح کے لیئے کھیل تماشے بھی ہوتے ہیں۔ شادی کے لئے ایک علیحدہ جگہ پھولوں۔ پتوں۔ کپڑوں اور اچھی اچھی تصویروں۔ کلمات اور منتروں سے سجائی جاتی ہے۔ جہاں خاوند اور بیوی کے دونوں خاندانوں کے لوگ مل کر اکٹھے بیٹھتے ہیں۔ اور پروہت۔ پنڈت۔ مولوی یا پادری اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق رسومات شادی ادا کرتا ہے۔ خاوند۔ بیوی

اور اُن کے والدین سے قول و قرار کے کئی کلمات
کہلوائے جاتے ہیں۔ ان تمام رسومات کا حقیقی مدعا خاوند
بیوی کے اس رشتہ کی پاکیزگی اور اہمیت سمجھانے کے
علاوہ ان میں پریم اور محبت کا سلسلہ قائم کرنا ہوتا ہے
یہ موقعہ نہایت دل کش اور یہ رسومات موثر ہوا کرتی
ہیں۔ اگر ان کو درست طریق پر خاوند بیوی کو سمجھا کر
ادا کیا جائے۔ تو ان کا اثر ساری زندگی دونوں کے
دلوں پر قائم رہتا ہے۔ ہم نے چشمہ زندگی میں شادی
کے بیان میں خاوند بیوی کے قول و اقرار کے مذہبی
کلمات درج کئے ہیں۔ اور اب انہیں یہاں پر نہ
دُہراتے ہوئے سمجھ دار والدین کو ہدایت کرتے ہیں
کہ شادی کے عین خاتمہ پر خود یا کسی بزرگ رشتہ دار
پنڈت یا مولوی کے ذریعہ بصورت عام ہدایت یا بھجن
(نظم) زبانی یا لکھ کر یا چھپوا کر بطور ایڈریس اپنی لڑکی
اور لڑکے کو سب کے سامنے مخاطب کرے۔ ہم یہاں
پر دونوں کے لئے بطور نمونہ ایک مشترکہ مسودہ درج
کرتے ہیں۔ لیکن والدین اپنے اپنے حالات اور موقعہ
کے مطابق جو کچھ خصوصیت سے کہنا چاہیں۔ بمعہ لڑکے
لڑکیوں کے ناموں کے اسی طرح کا کم و بیش مسودہ اُردو
ہندی۔ انگریزی عربی میں بنا لیویں۔ اس قسم کی خاص
ہدایات یا اُپدیش اس موقعہ پر خاوند بیوی کے علاوہ
وہاں بیٹھے ہوئے دونوں خاندانوں کے بزرگوں اور جوان
مرد۔ عورتوں پر اچھا اثر پیدا کرتا ہے ؞

والدین کا اپنی لڑکی اور داماد کو اُپدیش

اے پیاری بیٹی ! تم اب ہم سے جُدا ہو کر اپنے قابلِ عزت پتی (خاوند) کے خاندان میں جا رہی ہو تیرا وجود ہمارے لئے خدا (ایشور) کی برکت ہے۔ جس نے ہمیں تیرے پتی کے خاندان کی نیک اور بزرگ ہستیوں سے اِس پاکیزہ رشتہ کے ذریعہ مِلا دیا ہے ۞

بیٹی ! نہ صرف تیرا نازک ہاتھ بلکہ جسم اور دل جسے ایشور نے ہمیں امانتاً دیا تھا۔ آج بڑی خوشی کے ساتھ تیرے قابلِ تعظیم پتی (خاوند) کے مُبارک ہاتھوں میں دے رہے ہیں۔ اور اِس گھر میں تیری بچپن کی بیشمار پیاری پیاری باتوں کو یاد کرتے ہوئے دل اور آنکھوں کو جو تیرے پیار سے بھر رہی ہیں حوصلہ سے تھامے ہوئے ہیں ۞

بیٹی ! ہمیں پُورا یقین ہے۔ کہ تو اپنی پاکیزگی سنجیدگی اور دانائی سے خاوند کے گھر کو بہشت اور سورگ کا نمونہ بنائے گی۔ اور اپنی نیک ساس اور دوسرے بزرگوں کے نیک مزاج کے مطابق اپنے مزاج کو ڈھالتی ہوئی انہیں خوش و خورم رکھنے کی کوشش کرے گی ۞

بیٹی! ہم تجھے دل سے دعا اور اشیر واد دیتے ہیں۔ کہ تو سسرال میں اپنے نیک خاوند کے ساتھ بڑے پریم اور محبّت سے زندگی کے دِن گذارتی ہوئی نیک اور تندرست اولاد کو حاصل کرے۔ اور دُنیا میں اپنے خاندان اور ماں باپ کا نام روشن کرے دھرم اور ایمان سے رہتی ہوئی آنند اور راحت سے زندگی بسر کرے ؛

بیٹی۔ تو ہماری باتوں کو غور سے سُن اور پُوری طرح دل میں بٹھا کر۔ ان فرائض کو اپنا دستور العمل بنا ؛

۱۔ ہمیشہ صاف اور پاکیزہ رہنا۔ اپنے لباس۔ مکان اور کمروں کو صاف اور خوبصورت رکھنا۔ ہر ایک چیز مکان میں قرینہ اور ترتیب سے رکھنے کی عادت کو کبھی نہ بھُولنا ؛

۲۔ اپنے خاوند کے چھوٹے بڑے رشتہ داروں سے ہمیشہ محبّت اور ادب سے بات چیت کیجیو۔ اور خاطر تواضع اور اچھے برتاؤ سے پیش آئیو۔

۳۔ اپنے پتی (خاوند) سے ہمیشہ نرمی ادب اور محبّت سے کلام کیجو۔ اگر تمہارے خاوند میں کوئی عیب بھی ہو۔ تو اشارہ سے جتائیو اور دانائی سے اس کو دُور کرنے کی کوشش کیجیو ؛

۴۔ اُن عادات و اطوار کو جنہیں تمہارا پتی پسند نہ کرتا ہو۔ فوراً بدل دیجیو۔ اور خاوند کی مرضی

اور خوشنودی خاص خیال رکھیو۔ اگر خاوند تمہاری مرضی کے خلاف ناجائز مطالبات پیش کرے۔ تب پریم سے سمجھا کر نقصان جتا دیو۔ اچھی کتابیں اور رسالے مطالعہ کے لئے پیش کریں ؁

۵۔ کھانے پکانے و گھر کی صفائی کا خاص انتظام رکھیو۔ کھانے کی ہر ایک چیز لذیذ و پسند اور خاوند کی مرضی کے مطابق درست وقتوں پر تیار رکھیو ؁

۶۔ لباس میں پرلے درجہ کی صفائی ہو۔ مگر اس کے ساتھ ہی سادگی کا خاص دھیان ہو۔ نئی نئی وضع قطع اور فضول فیشن کے لئے خاوند کی مرضی کے خلاف کبھی ضد اور خواہش تک نہ کیجیو

۷۔ اپنے خاوند کی فرمانبرداری۔ ہمدردی اور غمخواری میں ہمیشہ پورا اُترنے کی کوشش کیجیو ؁

۸۔ ہمسایہ کی عورتوں سے ہمیشہ نیکی۔ محبت اور خوش خلقی کا برتاؤ رکھیو۔ لیکن مشتبہ چال چلن کی ہمسایہ عورتوں اور مردوں سے کوئی گفتگو۔ ملاپ یا بے تکلفی کی بات ہرگز نہ کیجیو ؁

۹۔ جب تمہارا خاوند غصہ میں ہو یا کھانا کھا رہا ہو۔ یا باہر سے تھکا ہوا اُداس یا غمگین ہو کر آیا ہو۔ یا کسی کام میں سخت مصروف ہو۔ یا کسی کام میں ناکامیاب ہوا ہو۔ تب بہت دانائی سے موقع کے مطابق بات چیت کرنے کا طریق اختیار کیجیو۔ جس

سے تمہاری دانائی کا قائل ہو کہ ہمیشہ تمہاری صلاح اور بات چیت پر غور کرے ؛

۱۰۔ اپنے سسرال میں اس طرح بے تکلف اور ملنسار بن جائیو گویا کہ تم اپنے ہی ماں باپ کے گھر میں رہتی ہو۔ سسرال کو ماں کے گھر سے زیادہ اچھا سمجھیو۔ اپنے میکے کی کوئی ایسی بات تکبرانہ لہجہ میں نہ کیجیئو۔ جس سے تمہاری ساس اور دوسرے رشتہ دار برا مناویں۔ ہمیشہ اپنی ساس کی عزت اور ادب ملحوظ خاطر رکھیو۔ اور کفایت شعاری اور دانائی سے دن گذاریو۔ اپنے خاوند کے بھائی بہنوں کی عزت اور خاطر کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیو ؛

۱۱۔ اپنے مذہبی فرائض نماز۔ برت۔ پوجا۔ سندھیا پاٹھ وغیرہ میں ناغہ نہ ہو۔ بلکہ اگر ساس نے ایسے اوقات پہ کوئی کام دے رکھا ہو۔ تب اسکی اجازت لے کر مذہبی فرائض روزانہ پروگرام پورا کر لیجیو ؛

پیاری بیٹی! تجھے اور تیرے قابلِ تعظیم خاوند کو یہ یاد رکھنا ہوگا۔ کہ وواہ یا شادی کا اودیش (مقصد) مہان (اعلیٰ) ہے۔ وید۔ شاستر۔ رشی۔ مہرشی (قرآن۔ انجیل۔ پیغمبر اور رہنما دین) ثمت کنٹھ (متفقہ آواز) سے شادی کی عظمت (مہانتا) جتا رہے ہیں۔ شادی خانہ داری زندگی (گرہستھ آشرم) کے عالیشان محل کا خوب صورت دروازہ ہے۔ اور اب تم دونوں ہماری اجازت اور خوشی سے اور اپنی رضامندی سے اس دروازہ

سے گذر چکے ہو۔ ہماری ہدایات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تمہیں آپس میں پریم محبّت اور وفاداری۔ انصاف اور دانائی سے ایک دوسرے کے ساتھ برتنا ہوگا۔ نیز اِس بات کو کبھی نہ بھولنا کہ شادی کا پاک مدّعا تندرست اور نیک اولاد پیدا کرنا ہے۔ شادی کو ادنےٰ جذبات (وشئہ و اسنا) کا ذریعہ سمجھنا مذہب اور اخلاق (دھرم اور آچار) کے لحاظ سے گراوٹ ہے۔ اپنے رج اور ویریہ جیسے قیمتی جوہروں اور انمول رتنوں کی رکھشا (حفاظت) سے کبھی پہلو تہی نہ کرنا۔ بس یہی تمہارے آنند جیون (راحت بخش زندگی) کا پرم سادھن (خاص ذریعہ) لمبی عمر اور تندرستی دینے والے ہیں ؛

اچھی کتابوں کا روزانہ مطالعہ اور بھلے آدمیوں کا ست سنگ (نیک صحبت) صبح و شام خدا (ایشور) کی یاد سندھیا (نماز) پوجا پاٹھ (عبادت) تمہاری زندگی کا پروگرام (دستور العمل) ہونا چاہیئے ؛

پیاری بیٹی! تیرے اور تیرے قابل تعظیم خاوند کے لئے آخیر میں ہم دُعا (پرارتھنا) کرتے ہیں۔ کہ تم دونوں زندگی میں پھلتے پھولتے اور خوشی سے اپنے خاندان۔ قوم۔ ملک اور خلق خدا کی خدمت کرتے ہوئے نیک زندگی بسر کرو ؛

اِس اُپدیش یا فرائض نامہ کے خاتمہ پر اِسی مدعا کو واضح کرتے ہوئے بھجن اور گیت بطور ہدایت اور نصیحت آموز گانے گنوانے نہایت موثر ہوا کرتے ہیں۔

چنانچہ بطور نمونہ ہم ایک دو بھجن (نظم) نیچے لکھتے ہیں -

میاں بی بی کا ہے وہ پاکیزہ رشتہ
کہ جس کا زمانہ میں ثانی نہیں ہے
تمدّن کا گھر چشمۂ پاکیزگی کا
سوا اس کے دُنیا میں کوئی نہیں ہے
یہ تقدیس کی رُوح ہے فی الحقیقت
فقط اِس میں نیکی ہی نیکی نہیں ہے
یہ افزایشِ نسل کا ہے ذریعہ
فقط عیش و عشرت کی کنجی نہیں ہے
محبّت صداقت پہ اس کی بنا ہے
یہ نفسانی جذبوں پہ مبنی نہیں ہے
یہ سمجھاتی ہے معنئ آفرینش
جو ہے اِس کی عظمت کسی کی نہیں ہے
میاں کی جو مرضی وہ بی بی کی مرضی
نہ ہو گر تو پھر لطف شادی نہیں ہے
نہ ہو عادتوں میں توافق تو کر لو
بغیر اِس کے دم بھر بھی بنتی نہیں ہے
محبّت، اطاعت، سلیقہ، کفایت
نہ ہو بی بی میں گر تو بی بی نہیں ہے
رضا جوئی، اُلفت، وفا، آدمیت
نہ شوہر میں گر ہو تو کچھ بھی نہیں ہے
وہ شوہر ہے اچھا کہ فطرت میں جس کی

نفاق اور کچھ بد سگالی نہیں ہے
میاں بیوی کو مل کے باہم ہے رہنا
نہ ہو یہ تو پھر لطف شادی نہیں ہے

دیگر
(ٹیک)

ایک پتی برت دھرم نبھالو جو چاہو سکھ سے رہنا
کیجو نت پتی کی سیوا دونو لوکن میں سکھ دیوا
سب سے اوتم ہے یہ میوہ بڑی رُچی سے کھائے لو
نہیں پڑے تمہیں کچھ دینا جو چاہو سکھ سے رہنا
ساس سسر اور نند جٹھانی چاہے بھابی ہو چاہے دیورانی
اُن سے کٹو نہ بولو بانی سب سے پریتی بڑھائے لو
جو کہیں کرو وہ ہی کہنا جو چاہو سکھ سے رہنا

دیگر

ست ونتی نار کھاوے جو چلے دھرم پر پیاری وغیرہ

دیگر

بنا پتی سونا سب سنسار

دیگر

بچن دو آپ جب مجھ کو تبھی پریتم کہاؤگے
کرو اقرار پنچوں میں اسے پورا نبھاؤگے
پکڑ کر ہاتھ میرا جو مجھے پتنی بنایا ہے
تو کشتی عمر کی میری کنارے پر لگاؤگے
وپد سمپتی - بیماری میں گرمی اور دکھ سکھ میں
کسی بھی حال میں مجھ سے جدا ہونے نہ پاؤگے

جوانی اور بڑھاپے میں خزاں میں اور بہاروں میں
نگاہِ مہر سے ہر دم خوشی مجھ کو دلاؤ گے
تجارت نوکری، کھیتی، ارتھ اور دھرم سمبندھی
کرو کوئی کام جب جاری ہمیں پہلے جتاؤ گے
جو بگڑے کام کچھ مجھ سے کرو ایکانت میں فہمیا
مگر نندی سہیلن میں نہ تم ہم سے اُساوگے
ہمیں بچ اور نزبا کو دیا کبھی دل تو تم جانو
گئے اپنے کو پاؤ گے جو میرا جی جلاؤ گے
اگن کو ساکھشی دے کر جو اردھانگن کیا مجھکو
تو بس بلد بو پہلو میں مجھے اپنے بٹھاؤ گے
بچن دو آپ جب مجھ کو تبھی پریتم کہلاؤ گے

شادی کے بعد میکے سے رخصت ہو کر سسرال جانا

شادی کی رسم و رواج جہیز وغیرہ دینے کے بعد لڑکی کو والدین اُس کے خاوند کے ساتھ رخصت کرتے ہیں۔ لڑکی اور والدین کے لئے یہ بہت رقت انگیز نظارہ ہوتا ہے۔ لڑکی جو ۱۵ - ۱۶ سال تک برابر والدین کے گھر رہتی رہی ہے۔ اُس کا دوسرے گھر میں پہلی دفعہ شادی ہو کر جانا طرفین کے دلوں میں محبت

نظموں و اِن بھجنوں کے علاوہ دونوں خاندانوں کا آپس میں پریم اور تعلق بڑھانے نیز دونوں کے دِلوں کو خوش کرنے کیلئے موقعہ کے مناسب مبارکبادی کے گیت اور سہرے بھی گانے چاہیئے ۔

و پریم کا جذبہ اِس علیحدگی پر آنسوؤں کی شکل میں قدرتاً ظاہر ہوتا ہے۔ لڑکی پر اِس جُدائی کا اثر اِس واسطے زیادہ پڑتا ہے۔ کہ وہ سسرال میں ایسے نئے رشتہ میں اکیلی جا رہی ہوتی ہے۔ جہاں پہلے اس کی کوئی واقفیت کسی رشتہ دار سے نہیں ہوتی۔ لہٰذا لڑکی کی والدہ کو خاص طور پر سسرال میں درست برتاؤ کرنے کی ہدایت دینی لازمی ہے۔ لڑکی کو یہ بتانا چاہیئے۔ کہ جب وہ سُسرال جائے۔ تب اپنے سسر اور ساس کی اپنے ماں اور باپ سے زیادہ ادب عزت اور خدمت کرے اور عملاً بہت محبّت کا اظہار کرے۔ جس سے پہلی ہی ملاقات پر سسرال کے اندر نئی دھن کے لئے اچھی رائے قائم ہو جائے۔ یہ تمام امور تجربہ کار عورتوں کے ذریعہ لڑکی کو بیاہ سے پہلے ہی سمجھا دینے چاہیئے۔ کہ محض شرم یا اُداسی سے خاموش بیٹھے رہنا کسی حالت میں موزوں نہیں ہے۔ لیکن ہر وقت بولتے رہنا اور اِدھر اُدھر کی فضول باتیں کرنا بھی نامناسب ہے۔ اخلاق کی یہ باتیں ہندوستانی لڑکیوں کو سسرال جانے سے پہلے ضرور سمجھانی اور سکھا دینی چاہیئے۔ تا کہ وہ اپنی ساس سُسر اَوْر دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ درست برتاؤ اور ملنساری کرتی ہوئی اپنی عزّت اور ماں باپ کی نیکنامی کا سکّہ سسرال کے ہر ایک ممبر کے دل پر جما سکے۔

شادی کے بعد سسرال میں آئی ہوئی نئی دلھن سے ساس کی دلچسپ نصیحت آمیز گفتگو بمعہ فرائض نامہ دلھن

صبح کا سہانا وقت تھا - نہایت خوبصورت سنہری وردیوں میں آراستہ بینڈ ماسٹر دروازہ کے باہر اپنے ساتھیوں سمیت نہایت سُریلی - دل کش آواز سے انگریزی باجہ کا مظاہرہ کر رہا تھا - باجہ کی دل پسند آواز سُن کر اڑوس پڑوس کی عورتوں نے کھدر کے کپڑوں میں ملبوس دُولھا کے گھر میں آنا شروع کر دیا - آن کی آن میں صحن چھوٹی بڑی عورتوں سے بھر گیا - پان - سپاری پانی اور مٹھائی سے آنے والی عورتوں کی خاطر مدارات ہونے لگی - عورتوں نے گیت اور بھجن گانے شروع کئے بینڈ اور بھی زور سے بجنے لگا - اتنے میں دروازہ سے باہر شہر کے روساء اور معززین کا جمگھٹا لگ گیا - مبارک سلامت کی بیشمار آوازوں کے درمیان نئی دلھن پالکی سے اُتر کر دروازہ سے صحن میں داخل ہوئی - تمام صحن مبارکبادی کی آوازوں سے گونج اٹھا ساس نئی دلھن کی آمد پر خوشی سے جامے میں پھولی نہ سماتی تھی - اور ہر ایک کو یہی جواب دے رہی تھی - کہ آج جو خوشی مجھے ہے - وہ خدا (ایشور) تمہیں

بھی نصیب کرے - ساس لڑکیوں سے اور بڑی بہوؤں سے کہہ رہی تھی - کہ آؤ نئی دُلھن سے ملو- گلی محلہ والوں نے نئی دلھن کے درشن کرنے کے بعد اجازت مانگی اور ایک ایک کر کے سب رخصت ہو گئیں رسم و رسوم میں بارہ بج چکے تھے- کھانا تیار ہو رہا تھا نئی دلھن کو صحن سے لیجا کر ایک سجے ہوئے کمرہ میں بٹھایا گیا- اور دولھا کی بہنوں نے دُلھن کی خاطر تواضع کرنی شروع کی -کوئی شربت لے آئی - کوئی پھل لے آئی- کوئی تازہ مٹھائی سے تھال بھر لائی - کسی نے پنکھا کرنا شروع کر دیا - بچے میٹھی میٹھی باتوں سے نئی دلھن کا جی بہلانے لگے - نئی دلھن کو بھی معلوم ہوتا تھا کہ اس کی آمد پر سسرال میں بیحد خوشی کا اظہار ہو رہا ہے اور ایسا دکھائی دیتا تھا جیسے گھر کی مالکہ وہ ہی ہے نئی دلھن کھانے سے فارغ ہو کر سو گئی - اتنے میں ساس بھی رشتہ داروں کی خاطر مدارات اور ضیافت سے فارغ ہو کر علیحدہ کمرہ میں لیٹ گئی -دوپہر کا وقت سب نے آرام سے گذارا اور شام کو ۵ بجے پھر صحن میں سایہ آجانے پر نئی دلھن کو باہر لاکر بٹھایا گیا عورتوں نے خوشی کے گیت گانے شروع کئے - اور میٹھی میٹھی باتوں کا چرچا ہونا شروع ہوا - دانا اور تجربہ کار ساس نے دیکھا - کہ نئی دلھن کی طبیعت نئے گھر میں اُداس ہو رہی ہے - دلھن کے پاس بیٹھ کر اس کے ماتھے کو چوم کر کہنے لگی :-

اے جان و دل سے پیاری دلھن! تو شرمیلی اور اُداس کیوں بیٹھی ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ اُونچے خاندان کی بہو بیٹیوں میں شرم و حیا ان کا زیور ہی نہیں بلکہ دھرم اور ایمان ہے۔ پھر بھی اپنے گھر میں اِتنی شرم نہ چاہیئے ‏‏۔

اے منوہر روپ والی پیاری دلھن! دیکھ آج تیرے آنے سے ہمارا گھر جگمگا اُٹھا ہے۔ ہمارا کیا در حقیقت یہ گھر تمہارا ہی ہے۔ اور تو ہی اِس گھر کی مالکہ ہے۔ یہ جگہ کوئی غیر نہیں۔ جیسے تیرے بھائی بہنیں۔ سہیلیاں میکے میں تھیں۔ اِس گھر میں بھی موجود ہیں۔ پھر تو کیوں اُداس ہے؟ آج ایشور نے ہماری برسوں کی آشا اور اُمید کی ڈالی کو ہرا بھرا کیا ہے۔ تیرے آنے سے ہمارے گھر میں منگل ہو رہا ہے ‏۔

پیاری دلھن! اِدھر اُدھر مکان اور کمروں میں آزادی سے گھوم اور دیکھ یہ تیرا ہی گھر ہے۔ اِسے سنبھال۔ خدا نے ہمارا بوجھ اُتارنے کے لیئے تجھے بھیجا ہے۔ جب تو اپنے گھر کو دیکھ بھال اور سنبھال لیگی ہمارا فرض ادا ہو کر تو ہی اِس گھر کی مالکہ بنے گی۔ ہم تو صرف روٹی اور کپڑے کے دعویدار ہیں۔ ہر ایک کام وقت پر بھلا معلوم ہوتا ہے۔ تمہاری عمر کام کرنے اور گرہستھ کے فرائض انجام دینے کی ہے۔ ہماری حالت بھگتی۔ تیاگ اور بھجن (عبادت)

کرنے کی ہے ۔ تیرے آنے سے آج بھگوان نے ہماری اُمید پوری کر دی ہے ۔

نئی دُلھن کا جواب

دانا ساس کی ایسی دِل کو لبھانیوالی اور پریم سے بھرپور گفتگو کو سن کر نئی دُلھن کے چہرہ پر خوشی سے نیا جوبن آگیا - اور دل ہی دل میں بڑی پرسن اور خوش ہوئی اور بے تکلف ہو کر مگر بڑے ادب اور نمرتا (عاجزی) سے ہاتھ جوڑ کر اپنی ساس سے کہنے لگی -

اے میری پوجیہ قابل تعظیم ماتا جی ! آپ نے جس پریم کا اظہار کیا ہے - اس کو دیکھ کر میرا ہردیہ (دل) گد گد (مسرور) ہو رہا ہے - اور میں آپ کے اِن پاکیزہ الفاظ کا شکریہ کسی زبان سے بھی ادا نہیں کر سکتی آپ کو اپنی پوجیہ ماتا سمجھتی ہوں - میں تن من اور بانی (زبان) سے آپ کی خدمت کروں گی - آپ کی سیوا کرنا ہی میرا پرم دھرم (اعلیٰ فرض) ہے - میں بھگوان سے پرارتھنا (دعا) کرتی ہوں - اور آپ بھی آشیرواد (برکت) دو - کہ میں بیٹیوں کی طرح آپ کو اور اِن سب بہنوں اور بھائیوں کو ہمیشہ خوش رکھوں ۔

اِس کے بعد دوسرے روز پیار سے نئی دلھن کا ہاتھ پکڑ کر اور اپنی لڑکیوں اور دوسری بہوؤں کو ہمراہ لیکر ساس گھر کی سب چیزوں کو ایک ایک کر کے دِکھلانے لگی ۔

دیکھ - میری پیاری بیٹی دیکھ - یہ کتابوں کا ہال کمرہ

ہے - یہاں ساتویں روز اڑوس پڑوس کی عورتیں مل کر بھجن گاتی اور ست سنگ کرتی ہیں - یہ چاروں مول وید ہیں یہ منو سمرتی ہے یہ چھ شاستر ہیں - یہ اوپ نشدیں ہیں - یہ یوگ درشن ہے - تمہارے سسر جی کو اس گرنتھ سے بڑا پیار ہے - پیاری دلھن ! یہ گرہ بھادہان پر بڑی اوتم پستک ہے - یہ دواہ آدرش ہے یہ نارائنی شکھیا ہے - یہ جنن وگیان ہے - اس الماری میں انگریزی کی اچھی اچھی کتابیں ہیں - اس الماری میں اردو فارسی اور عربی کی کتابیں ہیں - یہ قرآن ہے - جو مسلمانوں کی پاک کتاب ہے - یہ انجیل ہے - جو عیسائیوں کی مقدس کتاب ہے - یہ اردو ہندی اور انگریزی میں طبّ ویدک اور ڈاکٹری کی کتابیں ہیں ؛

پیاری بیٹی ! دیکھ یہ سامنے رسوئی ہے یہ غسلخانہ ہے - یہ دھوئیں اور شور کی جگہ سے علیحدہ زچہ خانہ کا ہوا دار کمرہ ہے - یہ کھانا کھانے کا کمرہ ہے - یہ تمہارے سسر کی بیٹھک ہے - اس میں مہاتماؤں کی تصویریں لگی ہیں - یہ کمرہ تمہارے پتی کی بیٹھک ہے دیکھ یہ کمرہ سندھیا اور پوجا پاٹھ کے لئے ہے - ایک طرف صندوقوں والے کمرہ میں گرم - اونی اور ریشمی کپڑے ہیں - گرمی میں ان کے اندر فینائل کی گولیاں - نیم کے پتے اور کافور کی ٹکیاں رکھ کر بند کر دیتے ہیں - جس سے پھر کیڑا نہیں لگتا - یہ غلّہ والا کمرہ ہے - یہ برتنوں کے صندوق ہیں - یہ زیوروں اور قیمتی چیزوں کے رکھنے کی

جگہ ہیں - یہ اِن جگھوں اور کمروں کی چابیاں ہیں- جو
میرے یا تمہارے سسر کے پاس رہتی ہیں- جب تو سب
کام دیکھ بھال اور سنبھال لے گی- تب تیرے سپرد کر دی
جائیں گی- اب جو کپڑا یا زیور تجھے چاہیے اور پسند ہو
نکال لے- تو ماتا پتا سے علیحدہ ہو کر نئی نئی بظاہر پرائے
مگر در حقیقت اپنے اصلی گھر میں آئی ہے- اگرچہ یہ
گھر تیرا ہی ہے- مگر مجھے یاد ہے- کہ میں بھی جب پہلے
پہل اِس گھر میں آئی تھی- ماں باپ کو یاد کرتی تھی- اور
میں جانتی ہوں کہ نئی دُلھنوں کا یہی حال ہوا کرتا ہے
اب دن چھپنے کا وقت ہو گیا تھا- چھوٹے بڑے سب نے
اکٹھے ہو کر سندھیا اور پرارتھنا کی اور کھانا کھا پی کر نئی
دلھن سمیت بڑی ماتا جی (ساس کی ساس) کے پاس جمع ہو
گئے- ساس نے بڑی ماتا جی کے پاؤں کو اپنے ماتھے سے
چھوا- اور نئی دلھن سے بھی پاؤں چھوانے کے بعد بڑی
ماتا جی سے پرارتھنا کی کہ وہ چھوٹی نئی دلھن اور اُس
کی جھٹانیوں کو کچھ اُپدیش دیں ؂

بڑی ساس کا قیمتی اُپدیش

نصیحت نامہ دُلھن

بڑی ماتا جی نے سب کو آشیرواد دی اور کہنے لگیں:-
میری پیاری پُتریو! آج تم سب پرسن نہ کھلائی

دے رہی ہو - جس کا سبب یہی ہے - کہ نئی دلھن تمہارے گھر میں آئی ہے - تمہیں یاد ہے - کہ جسوقت تمہارا بیاہ ہوا تھا اور تم اس گھر میں نئی دلھن ہو کر آئی تھیں تمہاری چھوٹی ساس نے کتنا آنند منگل منایا تھا ۔

بیٹوں سے زیادہ تمہارا خیال رکھتی تھی - اب تم اپنے اپنے گھر کی علیحدہ علیحدہ مالکہ ہو - تم نے نئی دلھن کو اس بات کی ساکھی دینی ہوگی - کہ ساس جو کچھ کہہ رہی ہے - وہ بالکل یتھارتھ اور سچ ہے - بیٹیو - تم غور سے سنو - سوچو سمجھو کہ

"دنیا کے سب تعلقات میں پریم بڑی انمول چیز ہے - اگر سنسار سے پریم اُٹھ جائے تو سب انتظام بگڑ جائے - اور گرہستھ آشرم (خانہ داری زندگی) تو صرف پریم کا ہی چمتکار ہے - اگر پتی پتنی (خاوند بیوی) میں پریم نہ ہو - تب اُوتم سنتان پیدا نہیں ہو سکتی - اور نہ ہی وہ آپس میں سُکھ سے رہ سکتی ہیں - مزاج کے ایکدوسرے کے انوکول (موافق) نہ ہونے پر بھی جو جذبہ خاوند بیوی - بہن بھائی - باپ بیٹا - ماتا - لڑکیوں اور سارے رشتہ داروں کو آپس میں ملا جلا رکھتا ہے - وہ پریم ہی ہے - پُتریو! تم آپس میں پریم سے رہو گرہستھ جیون کو سُکھ اور چین سے گذارنے کا مول منتر پریم ہے - پریم پرائن کرتویہ پرائن ہوتے ہیں - پتی پتنی کے درمیان سچا پریم ہونے سے

ہی وواہ کا سکھ اور جیون کا آنند ملتا ہے - پریم کو وشہ بھوگ سمجھنا مورکھتا ہے - پریم ایک پوتر وستو ہے - بھگتی اور پریم سے منش ایشور کو پراپت کرتا ہے - پھر سنسار کی وستوؤں کو پریم سے پالینا تو کچھ دُور ہی نہیں ہے - پیاری بیٹیو! پریم کو جو چیزیں ناش اور برباد کرتی ہیں - ان میں سے مکھ یا بڑی بات سوارتھ یا لوبھ ہے - جب بھائی بھائی میں سوارتھ آ جاتا ہے - جب بہنوں اور بھائیوں میں لوبھ پیدا ہو جاتا ہے - جب باپ اور بیٹوں میں - پتی پتنی میں خود غرضی اور لالچ آ جاتا ہے تب اُن کا پریم نشٹ (دُور) ہو جاتا ہے - آپس کا وشواش جاتا رہتا ہے - لڑائی جھگڑا ہو کر جگت میں ہنسی اور گھر کا نقصان ہوتا ہے - شریف خاندان اور پوتر کلوں کے مرد عورت دنیا کی ناپائدار (اشیاء) دھن دولت یا جیت ہار کے چھوٹے خیال سے اپنی کل کو بدنام کرنا بڑا اندھیر سمجھتے ہیں - سمجھ دار بہو بیٹیاں سوارتھ چھوڑ کر آپس میں پریم سے رہتی اور گھرانے کی عزت اور نام کو قائم رکھتی ہیں *

پتریو! دُنیا کے جھگڑوں میں پڑ کر تم اپنے اصلی مقصد کو ہرگز نہ بھُولنا - تمہاری زندگی کا اصلی اودیش پرمانند یا راحت کل کو پانا ہے *

تحفہ شادی

ساتواں باب

رہنمائے دولہا دلہن

خاوند بیوی کی ملاقاتیں اور سہاگ کی پُر کیف راتیں

از

مہتہ سیتا رام دت کویراج

مصنف تحفہ خاوند - تحفہ بیوی - تحفہ عید

آنتیہ رسائن - انارکلی لاہور

خاوند بیوی کی ملاقاتیں

پہلی ملاقات یا پہلی رات

شادی کے رسم و رواج ادا ہونے کے بعد ہندوستانی گھروں میں عموماً خاوند کے گھر اور بعض دفعہ لڑکی کے گھر خاوند بیوی کی ملاقات اکثر رات کے وقت کرائی جاتی ہے - یہ پہلی ملاقات سمجھنی چاہیئے اس ملاقات کے متعلق چند ضروری ہدایات کو نوٹ کرنا لازمی ہے - اگرچہ موقعہ و محل نیز تعلیمیافتہ یا غیر تعلیم یافتہ میاں بیوی کے حالات کے مطابق پہلی ملاقات کے پروگرام میں بہت ردّ و بدل قدرتاً ہوا کرتا ہے تاہم ایک دستور العمل دیتے ہوئے ہم اس مضمون کو مختصر طور پر واضح کریں گے ٭

بگڑی ہوئی ذہنیت

شادی شدہ مرد عورتوں کے دل اور دماغ میں شادی سے پہلے اور شادی کے بعد عموماً ایک ہی غلط اور ناپاک خیال سمایا رہتا ہے - کہ وہ تناسلی افعال کی سرانجام دہی شہوت اور آپس میں ہمبستری کے لئے اکھٹے کئے گئے ہیں اور جتنی جلدی وہ اس میں مشغول ہو جاویں - اتنا ہی اچھا ہے - جوان لڑکے اور لڑکیاں اگرچہ اپنے ماں باپ کو روزانہ دیکھتی ہیں - کہ اُن کی زندگی کتنی مشغولیت سے بسر ہو رہی ہے - کھانے پینے - بچّوں کی پرورش - تعلیم

کاروبار - شادی غمی - ملکی قومی وغیرہ کئی ایسے ضروری مشغلات ہیں - جو والدین میں اس نسبت سے پائے جاتے ہیں - کہ تناسلی جذبات اور ان کے استعمال کا حصہ نسبتاً بہت کم رہ جاتا ہے - لیکن پھر بھی جوان شادی شدہ جوڑوں کی ذہنیت (سمجھ) کچھ ایسی بگڑ رہی ہے - کہ وہ اس ناقص اور اوندے خیال کو اپنے دماغ سے دُور نہیں کر سکتے - اس قسم کے خیالات کی کئی وجوہات ہیں - مرد شادی سے پہلے بُری صحبت کے زیر اثر ناولوں اور غلط ہدائتوں کے پڑھنے اور سننے سے سمجھ لیتے ہیں کہ عورت اور خصوصاً اپنی منکوحہ یا بیاہی ہوئی بیوی شہوت رانی کا ذریعہ ہے - بعض مرد جو جلق وغیرہ کے کثرت سے عادی رہ چکے ہوتے ہیں - یا جن کی حس تناسلی شہوانی تصورات اور خیالات سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے - وہ پہلی ہی ملاقات میں جھٹ پٹ کرنے کی کوشش میں آو دیکھتے ہیں نہ تاؤ اپنی منکوحہ بیوی سے بے تحاشہ گلوگیر ہو جاتے ہیں - بعض مرد اپنی عورت کی طبیعت اور خصوصاً نئی شادی شدہ دلھن کی حالت کو قطعاً سمجھنے کی کوشش نہ کرتے ہوئے یہ غلط فرض کر لیتے ہیں کہ عورت میں مرد سے چار گنا اور آٹھ گنا زیادہ شہوت ہوتی ہے - لہذا جبکہ وہ خود اس وقت بالکل تیار اور خواہشمند ہیں - اُن کی بیوی اُن سے بھی زیادہ ہمبستری اور شہوانی پاگلانہ حرکات کے لئے بیتاب ہو رہی ہے - بعض انجان اور خصوصاً جن میں اوائل عمر کی ناجائز حرکات سے کچھ تناسلی کمزوری

یا وہم و شک از خود یا اشتہارات نے پیدا کر دیا ہوتا ہے - وہ یہ سمجھ کر کہ اگر ہم نے پہلی ہی ملاقات میں مردانہ طاقت کا ثبوت نہ دیا - تب عورت یہ سمجھے گی۔ کہ میرا خاوند نامرد ہے - اور پھر بدنامی یا خراب چرچا ہونا شروع ہو جائیگا - اِسی طرح کے کئی غلط اور نکمے خیالات اور درست تعلیم اور سچی ہدایات کی کمی کے سبب عام طور پر پہلی ہی ملاقات میں اونکے جذبات کے تابع ہو کر بیوی کی دلی خواہش اور رضامندی کے بغیر ہی خاوند غلط طور پر قبل از وقت نفسانی محبّت کا اظہار کرنے لگتا ہے - انجان خاوند یہ نہیں سوچتا کہ یہ نئی دُلھن ابھی ابھی اپنے ماں باپ کی جدائی سے اُداس ہے - ابھی سسرال میں نووارد بطور مہمان ہے - ابھی بے تکلف کسی سے ملی جلی نہیں ہے - وہ شرم سے کھل کر بات بھی نہیں کر سکتی - وہ مجھ سے گفتگو کرتے وقت شرماتی اور جھجکتی ہے - ایسے حالات میں اس کے ساتھ انوکھا کام کرنا جسے اُسنے آج تک نہ دیکھا اور نہ کیا ہے - بلکہ اِس میں سراسر تکلیف سمجھتی ہے - کیونکر مناسب اور جائز ہو سکتا ہے لہٰذا ہر دانا خاوند کا یہ فرض ہے - کہ وہ پہلی ملاقات میں اپنی عورت کو اپنے ساتھ بے تکلّف کرنے میں مناسب طریق اختیار کرے - کھانے کے لئے لذیذ - خوش رنگ تازے میوے - خوشبودار پھل پھول اور دودھ وغیرہ کی بنی ہوئی لذیذ مٹھائی - بسکٹ اور تفریح کے لئے دلپسند

انیار - خوشبودار عطر - پھولوں کے ہار وغیرہ تحفہ تحائف دینے کے علاوہ ایسی شیریں زبانی سے محبت اور پریم کی باتیں کرے - جن سے خوش ہو کر اس کا دل باغ باغ ہو جائے - حالات خانگی پر عام گفتگو - بچوں سے پیار کی باتیں - ملکی و قومی حالات و واقعات کا عام چرچا - تعلیم یافتہ ہونے کی صورت میں کسی علمی مسئلہ پر سوال و جواب - مذہبی و اخلاقی بات چیت سے بیوی کو اپنا گہرا اور بے تکلف دوست بنانے کی سعی کرے - اور دانائی سے موقعہ دیکھ کر بیوی کو ان الفاظ سے مخاطب کرے -

پہلی ملاقات پر خاوند کی اپنی رفیق زندگی سے محبت آمیز گفتگو

میری پیاری رفیقِ زندگی !

جو نصائح آپ کے قابلِ تعظیم ماں باپ نے اور میری والدہ بزرگوار نے مجھے اور آپ کو دی ہیں - اُن میں سب سے زیادہ کار آمد نصیحت اور قیمتی ہدایت یہ ہے - کہ ہم دونوں آپس میں سچے پریم - محبت - ہمدردی اور اخلاق سے رہیں اگر کسی وقت غصہ یا لالچ کے سبب مجھ سے کوئی بات ایسی ہو جائے - جو آپ کی طبیعت کے خلاف ہو - یا جسے تم ناجائز خیال کرتی ہو - اس کے جتانے

پر میں درستی کر کے ہمیشہ تمہیں خوش رکھنے کی
کوشش کرتا رہونگا - آپ نیک بیوی ہو - شریف
خاندان سے آئی ہو - خدا نے مجھے تیری محبّت
اور عزّت کے لئے مقرر کیا ہے - ہمیں دُنیا میں
بیشمار کام کرنے ہیں - قومی ملکی اور مذہبی کاموں
میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہے - یہ خانگی
زندگی بڑی ذمہ واری کی زندگی ہے - جس میں
تیری رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنا میرے لئے
گویا خدا کی برکت پانا اور اپنی زندگی کو کامیاب
بنانا ہے ۞

اِس قسم کی باتیں کرنے سے مرد عورت دونوں کے دِلوں
پر پریم اور محبّت کا سچّا جذبہ قائم ہو جاتا ہے اور
یہ خالص پریم ہر قسم کے تناسلی افعال سے پہلے قائم
ہو جانا ضروری ہے - ایک اور امر اِس سِلسِلہ میں
یاد رکھنے کے قابل ہے - کہ بے میل شادیوں میں
بڑی دانائی اور موقعہ شناسی سے کام لینا چاہیئے جہاں
تعلیمیافتہ میاں بیوی ہوں - وہاں قدرتی طریق پر (نہ
کہ بناوٹی طور پر) مندرجہ بالا قِسم کی گفتگو ٹھہر ٹھہر
کر بطور سوال و جواب ہونی چاہیئے - یہ نہیں کہ
خاوند لیکچر دیتا جائے اور بیوی چپ چاپ سُنتی
جائے - بیوی اور خاوند دونو ہنسی اور بے تکلّفی
سے سِلسِلہ گفتگو جاری رکھیں - مگر آپس کی کم وبیش
تعلیمی لیاقت پر بحث نہ کرنے لگ جائیں - ایسے

حالات ہیں ہنسی سے بات چیت کا رُخ بدل دیں۔ تا کہ کسی کے دل پر کوئی ملال یا رنج نہ پیدا ہو۔ جہاں خاوند تعلیم یافتہ اور بیوی غیر تعلیمیافتہ ہو۔ وہاں موقعہ کے مطابق محبّت آمیز گفتگو ہونی چاہیئے یہ پہلی ملاقات کے پروگرام کا نمونہ ہے ؂

دُوسری ملاقات یا دُوسری رات

پہلی ملاقات کے بعد خاوند بیوی میں عام گفتگو اور میل ملاپ میں کافی بے تکلفی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر یہ بات ابھی تک قائم نہ ہوئی ہو۔ تب دُوسری ملاقات میں بھی اُسی قسم کی گفتگو۔ کھیل اور مشغلات سے بے تکلفی کو بڑھانا چاہیئے۔ ناجائز جلدی سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے۔ ساتھ ہی جسمانی طور پر نسلی محبّت اور اُلفت کے ابتدائی طریقوں کا اظہار کرنا چاہیئے۔ کام شاستروں میں خاوند بیوی کی ابتدائی ملاقاتوں میں ایک دوسرے کے جسموں کو چھونا (بغلگیر ہونا) یا آلنگن Embracing اور چمبن - چُومنا (بوسہ لینا) Kissing کے کئی طریق دیئے ہیں۔ جن کا مدعا اور مقصد محض یہ ہے - کہ گربھادھان کے مکمل فعل شروع کرنے سے پہلے مرد عورت جسمانی طور پر بے تکلف ہو کر ایک دوسرے کی رضامندی اور خواہش سے تیار ہو جاویں۔ اور بے تکلف ایکدوسرے کو پیار کریں۔ گلے لگائیں۔ جسم کے مختلف حصّوں کو چھوئیں۔

جوہیں۔ چنانچہ ہر نئے جوڑے کو دُوسری ملاقات کیوقت اظہارِ محبت اور جسمانی بے تکلفی پیدا کرنے کے لئے آپس میں بہت نرمی اور آہستگی سے بوس و کنار کا عمل ہلکے یا باریک کپڑے پہن کر فرش یا بسترہ پر تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد جاری رکھنا چاہیئے اور بقیہ رات علیحدہ علیحدہ بستروں یا ایک ہی بستر پر نیم برہنہ حسب موقعہ بغیر مزید تجاوز کے گذارنی چاہیئے۔

تیسری پاکیزہ ملاقات یا گربھادھان کی رات

تیسری ملاقات خاص ملاقات ہے اور یہ گربھادھان کی رات ہے۔ اِس ملاقات میں خصوصیت کے ساتھ اُن تمام امور کا خیال رکھنا چاہیئے۔ جو ہم گذشتہ صفحات میں تناسلی تشریح اور گربھادھان ودھی میں تفصیل کے ساتھ بیان کر آئے ہیں۔ چونکہ مباشرت یا گربھادھان کی یہ پہلی ملاقات پردۂ بکارت کی موجودگی کے سبب عورتوں میں کم و بیش درد پیدا کرتی ہے۔ اور پردہ کے پھٹنے سے خون بھی آتا ہے۔ اِس واسطے صاف کپڑوں اور ایک دو صاف تولیوں کا موجود رہنا ضروری ہے۔ اور ویریہ کے اخراج ہونے سے اعضاء کو صاف کرنے کے لئے صاف رومالوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس ملاقات میں اکثر عورت کو درد اور بہت شرم و حیا کے باعث انکار ہوا کرتا ہے۔ اور یہ پہلی دفعہ کی مباشرت

سوائے خاص خاص عورتوں کے عموماً ناگوار سی ہوتی ہے۔ لہذا ایسے موقعہ پر دانا خاوند کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی بیوی کی دلجوئی اور گذشتہ ہدایات کی پیروی سے اس کے خوف کو دُور کرتا رہے۔ بے تحاشہ زور اور عمل کی بجائے نرمی اور آہستگی سے کام لیوے اس ملاقات کے بعد عورت کو کم و بیش کھچاؤ اور دُوسرے روز رانوں میں بھاری پن رہتا ہے۔ جو خود بخود ایک دو روز میں دُور ہو جاتا ہے ؛

بعض دفعہ عورت کے اندام نہانی میں تنگی اور خشکی ہونے سے مرد کے سپاری والے چمڑہ میں بھی خفیف سی سوزش یا خراش آ جاتی ہے۔ جو ویسلین یا گھی وغیرہ کے چپڑنے سے خود بخود دُور ہو جاتی ہے۔ زیادہ خشکی یا تنگی کی حالت میں عضو پر خوشبودار ویسلین تیل یا گھی لگا لینا چاہیئے ؛

غیر قدرتی جلد بازی

میاں بیوی کی مندرجہ بالا تین قسم کی مسلسل یا غیر مسلسل ملاقاتوں کا پروگرام اپنے مزاج۔ طبیعت۔ فرصت و حالات کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اگرچہ بعض دفعہ ایسے حالات بھی پیش آ جاتے ہیں۔ کہ میاں بیوی میں چند منٹوں کے اندر ہی ہر قسم کی بے تکلفی شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ اتنے انتظار کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے شہوانی جذبات کو برانگیختہ کرنا کرانا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ جلد بازی نامرغوب و ناروا ہے

جس کے نتائج ہمیشہ مرد عورتوں کی شہوانی زندگی ہیں ختم ہوتے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کو شہوت پسند بنانے اور آئندہ زندگی میں کہیں میاں سے بیوی اور بیوی سے خاوند شہوت پرستی کی غیر قدرتی عادات کے کے نشو و نما سے دُکھ اُٹھاتے اور جوانی و صحت کو برباد کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا سمجھدار اور دور اندیش خاوند بیوی کا یہ فرض ہے کہ وُہ شروع سے ہی درست طریق پر عملدر آمد کر کے قدرتی ضرورت اور پروگرام پر ہمیشہ کاربند رہیں۔ نیز تیسری ملاقات میں مباشرت کے بعد اگرچہ خاوند کی طبیعت اُداس ہی ہو تب بھی بیوی کی دلجوئی کے لئے اس سے پیار اور پریم سے پیش آوے۔ لیکن اسی رات میں دوبارہ سنگم یا مباشرت نہ کرے ؎

بیوی خاوند کی ملاقاتوں کے متعلق مشورہ و ہدایات

احتیاط متعلقہ حیض

شادی شدہ جوڑوں کو نوٹ کر لینا چاہیئے۔ کہ اگر ان پہلی ملاقاتوں میں بیوی کو ماہواری خون حیض شروع ہو جائے۔ یا ایام شادی میں بھی خون حیض جاری ہو چکا ہو۔ تب مرد کو صرف پہلی ملاقات کے پروگرام پر

قائم رہنا چاہیئے - کیونکہ ایام حیض میں عورت کو کوئی شہوانی اُکساہٹ ہونا مناسب نہیں بلکہ جسمانی طور پر بھی آرام کرنا مناسب ہے - اور جب تک خون حیض خشک نہ ہو جائے - ٹھنڈے پانی سے غسل نہ کرے اور خصوصاً پیٹ اور پیڑو پر ٹھنڈا پانی نہ ڈالے - بشرط خواہش و ضرورت کو سے پانی سے غسل کیا جائے - ایام حیض میں مرد سے ہم بستری یا گربھادھان دونوں کے لئے نقصان دہ ہے - مرد کو پیشاب کی سوزش - سوزاک وغیرہ اور عورت کو کثرت اخراج خون - درد اور اندرونی اعضا کی سوزش ہو جاتی ہے - ٹھنڈا پانی پیٹ اور پیڑو پر ڈالنے سے خون یکدم رُک جاتا ہے - دردِ سر اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے - جس کے لئے پیٹ اور پیڑو میں گرم پانی بوتل میں بھر کر یا اینٹ سے ٹکور اور سینک کرنا یا گرم پانی سے دھونا چاہیئے ؛

شادی سے پہلے تیاری

ایام شادی سے چند ماہ یا کم از کم چند ہفتہ پہلے ہونے والے خاوند بیوی کو اپنی صحت عمدہ بنا لینی چاہیئے - اور اگر مرد کو کوئی مخصوص مردانہ مرض احتلام - سرعت انزال کی شکایت ہو یا عورت کو کوئی شکایت مثلاً سیلان الرحم وغیرہ ہوں - یا کسی طرح کا خاص خوف - فکر یا وہم طبیعت پر غالب ہو - تو اس کا تدارک کر لینا چاہیئے - اور تجربہ کار وید ڈاکٹر یا حکیم سے اپنے حالات کے مطابق عملی ہدایات یا

مشورہ حاصل کر لینا ضروری ہے۔ مقوّی۔ زود ہضم
غذا اور دوا کھانے اور قواعد حفظان صحت۔ غسل
سیر۔ ورزش اور مناسب آرام کرنے اور تفکرات کو
مٹا کر اپنی صحت عام اور تناسلی طاقت کو عمدہ کر
لینے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ
پہلی ہی ملاقاتوں میں جبکہ ہدایات مندرجہ بالا کے
مطابق گربھادھان کیا جائے گا۔ تب ضروری ہے
کہ تندرست اور جوان خاوند سے بیوی حاملہ ہو جائے
اور بغیر کافی تیاری اور عمدہ صحت حمل ہو جانا
اور بچہ پیدا ہو جانا آئندہ اولاد کی کمزوری کا باعث
ہوگا۔ لہٰذا ہر جوان خاوند بیوی کو شادی سے پہلے
اور ان ابتدائی ملاقاتوں اور آئندہ بھی ایسے موقعوں
پر دن کو کافی آرام۔ نیند اور رات کو بھی کافی
نیند لینی چاہیئے۔ اور عمدہ مقوی غذا اور مقوی
خوراکی نسخہ جات اور آدتیہ رسائن اور چندر رسائن
وغیرہ ادویات کا استعمال خصوصیت سے رکھنا چاہیئے
بلکہ رات کو دوسری اور تیسری ملاقات کے بعد دود
ملائی اور دوسری لذیذ مرغن اشیاء۔ مقوی حلوہ جات
اور مناسب دوا حسب ضرورت کھانی چاہیئے۔ تا
کہ جذبہ نسلی کی اُکساہٹ یا پیار سے اعصاب اور
دماغ میں جو گرمی اور تکان پیدا ہوتی ہے۔ وہ
اس کے بعد ہی ایسی غذا اور دوا کے کھانے
سے دُور ہو جائے۔ اگرچہ مذہبی لوگ گربھادھان

کے عین بعد بغیر غسل کسی چیز کا کھانا اچھا نہیں سمجھتے - مگر ہم طبی طور پر اسوقت کھانے کی اجازت صرف منہ ہاتھ دھو کر دیدیا کرتے ہیں ؛

ملاقات کا کمرہ اور وقت

ایسی پوشیدہ ملاقاتوں میں کمرہ یا مکان میں کافی خلوت ہونی مناسب ہے - تا کہ کوئی دوسرا آدمی کسی طرح مخل نہ ہو سکے - پہلی اور دوسری ملاقات موزون جگہوں میں دن کو بھی ہو سکتی ہے - مگر تیسری ملاقات رات کو ہی ٹھیک اور قدرتاً مناسب ہوتی ہے - نیز ایسی ملاقاتوں کے وقت جو خاص کمزوری اور شکایات وغیرہ نمودار ہوں انکے تدارک اور علاج کے لئے تحفہ شادی کے دوسرے حصہ بنام تحفہ خاوند اور تیسرے حصہ بنام تحفہ بیوی کو بغور مطالعہ کرنا چاہیئے ؛

آخری ہدایات

جوانی کی بیشمار اُمنگوں اور ولولوں سے بھرے ہوئے نوجوان لڑکے اور پاکیزہ صورت جوان لڑکیاں جن ملاقاتوں اور مبارک راتوں کا شوق سے انتظار کر رہی ہوتی ہیں - وہ یہی ہیں - جنکا بیان اُوپر ہو چکا ہے - سہاگ کی یہ پُرمٹھاس راتیں اور میاں بیوی کی پُرجوش ملاقاتیں درحقیقت گلشن جوانی میں موسم بہار سے کم نہیں - اور شادی کے زرّیں محل کے یہ دل کش دروازے ہیں جن سے گذرنے کے اشتیاق میں شادی سے پہلے اور عین بعد جوانوں کے دل بیشمار جذبات سے گھرے ہوتے ہیں - کاش کہ میری ان ہدایات کو پڑھنے والے والدین اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کی درست رہنمائی کے لئے یہ کتاب اُن کے مطالعہ کے لئے مخصوص کریں ؛

تحفۂ شادی

آٹھواں باب

رہنمائے جوانی

جذبۂ نسل کا ناجائز استعمال

بمعہ

ہدایات ضروری - احتیاطیں اور
بچاؤ کے طریق

مصنفہ

مہتہ سیتا رام دت - کویراج

مصنف ڈاکٹر بابی - ڈاکٹر ہوا - ڈاکٹر ننھا - ڈاکٹر ورزش

آدتیہ اوشدھالیہ - انارکلی لاہور

ZAFAR

جذبۂ نسل کا قدرتی اور جائز استعمال تو یہی ہے۔ کہ مرد عورت پوری جوانی اور تندرستی میں شادی کر کے صرف اُسی وقت پر سماگم کریں۔ جب اُن کے دلوں میں اولاد پیدا کرنے کی پوری خواہش موجزن ہو۔ اس کے سوائے مباشرت غیر قدرتی اور ناجائز سمجھنی چاہیئے جس زمانہ میں لوگوں کی خوراک پوشاک۔ رہن سہن قدرتی اور سادہ تھے۔ اُن کی زندگیاں روحانی تھیں۔ اور وُہ حواس پر ضبط رکھ کر یوگ اور یکسوئی کی طرف زیادہ راغب تھے۔ عیش و عشرت اور بدمستیاں نہ تھیں اس وقت کے لوگوں کی مباشرت یا سماگم بھی قدرتی تھا۔ لیکن جب سے حضرت انسان نے اپنی خوراک اور رہن سہن میں اعتدال کو چھوڑ دیا۔ اور زندگی کا مقصد کھاؤ پیو اور مزے اُڑاؤ سمجھ لیا ہے۔ اُسی وقت سے وہ جذبہ نسل کو بھی دھرم اور پریم کی حد سے نیچے گرا کر لذت اور عشرت کا وسیلہ سمجھ اس کا ناجائز استعمال کرنے لگا۔ چنانچہ پُرانے حکما ہر تیسرے سال ایک دفعہ اور بعد کے حکما نے ہر سال کے بعد ایک دفعہ اور پھر ہر چھ ماہ کے بعد ایک دفعہ سماگم کی پابندی قدرتی اور طبّی قرار دی۔ لیکن مغلوب الشہوت عیاش جماعت کی آئے دن کی مجبوریوں نے حکما کو حیران کر دیا۔ اور نزدیکی زمانہ کے حکما نے تمام اخلاق اور مذہب کی ہدایات پُرانے حکما کے پاکیزہ خیالات۔ قدرتی معیار۔ صحت۔ طاقت اور زندگی

قائم رکھنے کے حقیقی ذرائع کے خیال کو بالائے طاق رکھ کر قرار دیا - کہ جب تک ضعف اور کمزوری محسوس نہ ہو - بلکہ مباشرت کے بعد خوشی - فرحت اور اطمینان پیدا ہو - جماع جائز ہے - خواہ وہ ہفتہ وار ہو یا ماہانہ نہ صرف یہ بلکہ عیاش لوگوں کی آئے دن کی فرمائشوں کو پورا کرنے لگے اور دیر تک سلسلہ مباشرت کو قائم رکھنے کے لئے محرک باہ و مقوی باہ خوراکیں گوشت - انڈے - شراب اور کباب کھانے کی ہدایات دینے لگے - اور زیادہ منی پیدا کرنیوالے اور اُکسانے والے نسخہ جات - گرم و منشی و زہریلے اجزا کے مرکبات و مفردات کیسر - کستوری - عنبر - شنگرف سنکھیا - افیون کا استعمال عام ہو گیا - جوشیلے طلاء و ضماد عیاش لوگوں کے لئے ہزاروں کی تعداد میں تیار کر دیئے - چنانچہ موجودہ زمانہ میں جسکو تہذیب و علم کا زمانہ کہا جاتا ہے - اس میں طبّی سائنس کی گوناگوں ترقیوں کے ساتھ عیاشی اور آزادی بھی بیشمار پہلو بدل رہی ہے اور جذبہ نسل کا ناجائز استعمال بھی انتہائی درجہ تک پہنچ گیا ہے - اس شہوت پرستی اور عیاشی کے زمانہ میں جبکہ ہر جواں مرد اور عورت کا دل و دماغ شہوت انگیز نظاروں - سینما کے دلکش کھیلوں - محبت کی تصاویر کے رنگین فحش پوسٹروں سے بھر رہا ہو - اور جبکہ کھانے پینے کے لئے گوشت مچھلی کے چٹ پٹے آچار - کیک - بسکٹ اور شراب

دل لبھانیوالی اشیار خوبصورت تصویر دار لیبلوں والی بوتلوں
میں بند ہر وقت نظر کے سامنے ہوں اور جوانوں کی جیبیں
روپیوں اور نوٹوں سے بھر رہی ہوں - تب جذبۂ
نسل کا قدرتی معیار کیسے قائم رہ سکتا ہے ؟

مغربی ڈاکٹروں کی تصدیقی مہریں لگی ہوئی بے شمار
اشتہاری اور پٹینٹ مقوی باہ ادویات - فاسفورس - یوہم
بین - گولڈ - ڈیمیانہ - سٹرکنیا کے مرکبات اور مچھلی کے تیلوں
کی خوبصورت شیشیوں سے دنیا کے ملکوں کے بڑے بڑے
شہروں کے کونے کونے اور کوچے کوچے میں دکانوں اور
شفاخانوں کی نمائش ہو رہی ہے - اور حمل کو روکنے
کے بیسیوں طریق بتانے والے مشرقی اور مغربی دعویدار
قدرت اور اخلاق سے بر سر پیکار ہیں - ہمارے کالجوں
کے پڑھنے والے جوان لڑکے اور لڑکیوں کو حسن و عشق
کے فسانوں سے بھرے ہوئے مضامین زبان دانی میں
مہارت پیدا کرنے کے لئے پڑھائے جا رہے ہیں - دل
کش - خوبصورت اور فحش تصاویر کے ٹائیٹل والے ناول
لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں شائع ہو رہے ہیں -
اور جذباتِ شہوت کو ابھارنے والے گندگی کے پلندہ
کو بیگناہ جوانوں کے دماغ میں ٹھونسنے میں ہی بیوپاری
مال کامیابی سمجھ رہے ہیں - تب آپ ہی انصاف کرو
کہ جذبۂ نسل کا قدرتی معیار کیسے قائم رہ سکتا ہے ؟
اور سنئے کہ جب مذکورہ بالا دائرہ میں کام کرنیوالے
ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے وید اور مغربی ڈاکٹر عملاً یا تحریراً

یہ ہدایت کر رہے ہوں کہ جوانی میں ہفتہ میں ایک دو بار سماگم کرنا نہ صرف غیر مضر ہے۔ بلکہ صحت کے لئے ضروری ہے اور بیشمار مشرقی و مغربی اشتہار باز اپنی اشتہاری مقوی ادویہ کو فروغ دینے کے لئے اُنکے اکسیری شہوت انگیز مقوی اَدویہ کو فروغ دینے کے لئے اُن کے اکسیری شہوت انگیز مقوی باہ فوائد کے دن رات گُن گا رہے ہوں۔ پھر تحفہ شادی اور چشمہ زندگی میں بتلائے ہوئے قدرتی معیار (نقارہ خانہ میں طوطی کی آواز) کو کون سوچنے یا سُننے کی تکلیف گوارا کر سکتا ہے ؟

ایک خیال عام ہے۔ کہ شادی شدہ مرد عورت کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اعتدال سے (اپنی طاقت صحت اور پیشہ کے مطابق) مہینہ میں دو چار مرتبہ مباشرت کر سکتے ہیں۔ ساتھ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ جماع یا مباشرت تب ہی ناجائز ہے۔ جب اپنی منکوحہ بیوی کے سوائے دوسری عورت کے ساتھ کیا جائے لیکن اپنی عورت کے ساتھ حسب خواہش و طاقت سماگم ہمیشہ جائز ہے۔ یہ دونوں خیال غلط ہیں۔ اور زمانہ حال کا شہوانی معیار ہیں نہ کہ قدرتی۔ مان لیا کہ اس دستور العمل سے جسمانی نقصان نسبتاً کم ہو۔ مگر نقصان ضرور ہے ٭

علاوہ ازیں جذبہ نسل کے ناجائز استعمال کے کئی اور بھی نقصان دہ اور مضر طریق مروّج ہیں۔ چنانچہ ہم ذیل

ہیں بقدر ضرورت اِن پر تھوڑی روشنی ڈالتے ہیں اور نیکدل ناظرین کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بیان سے جائز اور مناسب سبق حاصل کریں ؛

جلق یا مشت زنی

اِس وقت دُنیا کے امیر و غریب چھوٹے بڑے تعلیمیافتہ و غیر تعلیم یافتہ حلقہ میں جذبۂ شہوت کے اُبھار یا اُکساہٹ کو ناجائز طور پر ہٹانے کے لئے جلق یا مشت زنی کا رواج سب رواجوں سے زیادہ ہے ۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ یہ طریق بغیر خرچ و تردّد کے ہر شخص کے لئے قابل حصول ہے ۔ اور یہی وجہ ہے ۔ کہ اس عمل کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے ۔ اور کثرت استعمال سے یہ عادت بطور مرض کے مرد عورتوں میں قائم ہو جاتی ہے ۔ اندرونی گلٹیوں کی حس یا اُکساہٹ پیدا کر کے منی خارج کر دینا بالکل غیر قدرتی اور نقصان دہ ہے ۔ لیکن جلق اِس صورت میں نہایت مہلک اور مضر صحت بن جاتا ہے ۔ جبکہ اس کی عادت بطور مرض کے قائم ہو جائے ۔ اور یہ کثرت سے دن میں کئی کئی بار روزانہ کئی مہینوں اور سالوں تک بلا ناغہ جاری رہے ۔ لہذا مجرد جوان مرد عورتوں اور طالبعلموں کو برہمچاریوں کے دستور العمل اور ضبط کے طبی اصولوں پر قائم رہ کر ہمیشہ اِس خلاف قدرت فعل سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ لیکن وہ لوگ جو اس فعل کے عادی رہ چکے ہوں ۔ انہیں دوا فروشوں کے جلق وغیرہ

کے متعلق مبالغہ آمیز خوفناک بیانوں سے خوفزدہ ہو کر اپنی قوت ارادی کو کمزور نہیں کر لینا چاہیئے۔ بلکہ گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط کے اصول پر عمل کرنا چاہیئے اور وہم یا خوف سے کسی دماغی مرض میں مبتلا ہونے سے بچنا چاہیئے۔ جلق کا مفصّل بیان طبّی مشورہ اور چشمہ زندگی میں دیکھو۔ دوسرے حصہ تحفہ شادی بنام تحفہ خاوند میں اِسکے علاج کے متعلق چند امور درج ہونگے۔

اغلام یا بچہ بازی وغیرہ

جلق کی طرح نالائق مجرد جوانوں میں اور بھی کئی بُری عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ بچوں سے شہوانی پیار اور محبّت کرنا اور ان کو خراب اور ناپاک کرنا ہے۔ یہ عادت سکولوں میں عموماً اور جیلخانوں میں بڑی عمر کے مردوں میں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور خلاف قدرت ہونے سے عامل اور معمول دونوں کی تناسلی صحت خوبصورتی اور جوانی کو ملیامیٹ کر دیتی ہے۔ چھوٹے بیگناہ بچّوں کو کھانے پینے کا لالچ دے کر اور ورغلا کر آوارہ گرد نوجوان اور بے ایمان لوگ چومتے اور اپنے اعضا تناسلی دکھاتے اور انکو خلاف قانون گندے اور غلیظ فعل کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اور بچارے انجان بچے اپنے ماں باپ اور استادوں کی غفلت سے اِن زہریلے آوارہ گرد اور پاپی نوجوانوں کی بُری خواہشات کا شکار بن جاتے ہیں اور پھر خود بھی بُری عادات اور اُکساہٹ

ہیں مبتلا ہو کر جلق یا اغلام کی عادات سیکھ لیتے ہیں ان خرابیوں کا علاج اور تدارک یہی ہے کہ والدین اور استاد چھوٹے آٹھ دس سال سے پندرہ سال کی عمر تک کے خوبصورت و خوش شکل بچوں کو بڑی عمر کے جوانوں کیساتھ علیحدگی میں بہت دیر تک رہنے یا آوارہ پھرنے کی اجازت نہ دیں اور بچوں سے بھی موقعہ پا کر پوچھتے رہیں اور دیکھ بھال کرتے رہیں - جوان اور کم سن لڑکیاں بھی ایسی ہی عادات میں مبتلا ہو جاتی ہیں - اور ایک دوسرے سے غیر قدرتی عمل کی عادی بن کر صحت - خوبصورتی اور نزاکت سے بے بہرہ ہو کر دائم المریض رہنے لگتی ہیں بس والدین کو چاہیئے - کہ وہ چھوٹی بڑی لڑکیوں اور سہیلیوں کی آپس میں میل جول پر جائز دھیان رکھتے ہوئے اُن کی گفتگو اور اطوار کو زیر نگاہ رکھنا اپنا فرض سمجھیں - ان خرابیوں کا علاج - احتیاط - درست ہدایات - قواعد حفظان صحت پر عمل - غسل - ضبط - بھگتی اور اچھے شغل ہیں ؎

زنا یا پراستری گمن

بہت سے مجرد مرد اور عورتوں کے سوائے شادی شدہ مرد عورتیں بھی اپنے شہوانی جذبات کو مٹانے کے لئے پوشیدہ طور پر فریق ثانی کی تلاش میں رہتے ہیں اور بدمعاش لوگ شریف گھروں کی کنواری یا شادی شدہ لڑکیوں کی جستجو میں رہتے ہیں - لہذا والدین کو چاہیئے - کہ اڑوس پڑوس میں رہنے والے جوان لڑکوں اور لڑکیوں کا خاص

طور پر دھیان رکھیں۔ تا کہ وہ جوانی کے وقت اِس جذبہ سے اندھے ہو کر خاندان کی عزّت اور اپنی عصمت کو نہ بگاڑ لیں۔ کام سوتروں میں ذکر ہے۔ کہ بدمعاش لوگ کئی طرح کا لالچ دے دلا کر۔ اور اعتبار جما کر اور تحفہ تحائف بھیجوا کر اڑوس پڑوس کا سہارا لے کر لاپرواہ اور سادہ والدین کی بہو بیٹیوں کو دلالہ کے ذریعہ ورغلاتے ہیں اور آئے دن بیچاری سادہ لوح عورتیں سادھوؤں اور فقیروں کے لباس میں بدمعاش لوگوں سے خراب ہوتی سُنی اور دیکھی جاتی ہیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے۔ کہ لوگوں کو پتی ورت دھرم (خاوند سے وفاداری اور محبّت) اور پتی ورت دھرم (اپنی بیوی سے بھی وفاداری اور محبّت) کے پاکیزہ اصول نہایت احتیاط کے ساتھ ذہن نشین کرائے جائیں۔ ورنہ اِس طرح کی حرام کاریوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ پاکیزہ جذبہ بدنام ہو کر بدمعاش اولاد پیدا ہوتی ہے ❊

رنڈی بازی یا ویشیاگمن

انسانی جماعت میں بازاری عورتوں کا پیشہ نہایت ہی ذلیل اور منحوس ہے۔ خانہ داری زندگی کی تکالیف یا سوسائٹی کے بُرے رواجوں کی وجہ سے نہ صرف ادنےٰ اور رذیل خاندان کی عورتیں بلکہ بعض دفعہ اعلیٰ خاندان کی جوان بیوہ عورتیں بھی ماں باپ اور اپنے سسرال کی عزّت شرافت اور اپنی عصمت کی پروا نہ کرتے ہوئے کھلم کھلا بڑے بڑے شہروں کے چوباروں

بازاروں اور گلی کوچوں میں بے حیا و بے شرم ہو کر بیٹھ جاتی ہیں - اور اپنے پیٹ کی خاطر بدمعاش اور ناواقف نوجوانوں کو کئی طریقوں سے اپنی طرف مائل کرتی اور ان کی صحت و دولت کو تباہ کرتی ہیں-آج کل کی وہ نہایت خطرناک اور نامراد امراض آتشک و سوزاک کی پیدائش کی جگہ انہی پیشہ ور عورتوں کی غلیظ اور متعفن شرمگاہ ہیں-جو انسانی خوبصورتی - پاکیزگی اور صحت کو چند منٹوں کے اندر برباد کر دیتی ہیں- اور پھر ان کا زخمی شکار ساری عمر ڈاکٹروں اور حکیموں کے دروازے کھٹکھٹاتا رہتا ہے- جس گڑھے میں ہر قسم کا میلا اور کوڑا کرکٹ بے تحاشہ ڈالتے جاویں - چند دنوں اور ہفتوں کے بعد اس کی بُو اور تعفن کا اندازہ کون نہیں کر سکتا - ایسے ہی جہاں ہر مزاج ہر عادت اور ہر صحت کے مردوں کا ویریہ بے انداز بار بار گرتا رہے - اس شرمگاہ کی غلاظت - مضرت اور زہریلے پن کا اندازہ کرنے کے لئے آتشک و سوزاک کی جیتی جاگتی اور چلتی پھرتی بے قصور گنہگار شکلیں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہمارے سامنے موجود ہیں *

لہذا آوارہ گرد جوانوں کو ہمیشہ اپنی طبیعت پر ضبط رکھ کر ایسے گندے اور غلیظ گلی محلوں میں جہاں کہ انسانی شرافت کو فریب دینے والی ذلیل اور تباہ کن بازاری چڑیلیں گھات لگائے بیٹھی ہوں - ہرگز ہرگز بھُولکر بھی نہ جانا چاہیئے - حکومت وقت کا یہ فرض ہے کہ

کہ وہ ایسے زہریلے سانپوں سے اپنی معصوم رعیت کی حفاظت کریں ؂

خیالی شہوت

غیر شادی شدہ مرد عورتوں میں اکثر اور شادی شدہ میں گاہ بگاہ خیالی شہوت کی بُری عادت قائم ہو جاتی ہے ایسے لوگ جذبۂ شہوت کو کسی بھی قدرتی اور غیر قدرتی طریق سے پُورا نہیں کرتے - وہ جلق - اغلام کی خرابیوں سے آگاہ ہوتے ہیں - اور بازاری عورتوں کے پاس جانے سے آتشک و سوزاک کے امراض میں مبتلا ہونے سے خوفزدہ ہوتے ہیں - مگر کسی تصویر یا نقشہ کو اپنے دماغ میں خیالاً لا کر تناسلی مرکزوں کو اُکساہٹ اور جوش میں لاتے ہیں - اور ایسی حالت دن رات میں کئی بار پیدا کرتے رہتے ہیں - بعض آدمی ناولوں اور حسن و عشق کے فسانوں اور قصّوں کو پڑھتے اور متواتر گھنٹوں تک جوشِ شہوت میں رہتے ہیں - بعض جب کبھی کسی عورت یا جوان لڑکی کو دیکھتے ہیں - اپنے اندر جذباتِ شہوت کو پیدا کر لیتے ہیں - یہی حال عورتوں کا بھی ہوتا ہے - اِس ناجائز مضر طریق سے ان کے اعصاب اور دماغی تناسلی مرکز بار بار کی شہوت سے ذکی الحس یا Sensitive ہو جاتے ہیں - دل و دماغ کی کمزوری ہونی شروع ہو جاتی ہے - اور رات کو خواب میں بے اختیار دن کے تصوّرات آنے سے مرض احتلام یا سُپن دوش Night polutions کی سخت شکایت پیدا

ہو جاتی ہے۔ خیالی شہوت نہایت مضر صحت عمل ہے
اور جلق وغیرہ وغیرہ قدرتی طریقوں سے کسی طرح کم نہیں
بلکہ زیادہ نقصان دہ ہے۔ ایسے ناواقف جوانمرد اپنے
مرض احتلام اور کمزوری کی نسبت اکثر معالجوں سے
یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کوئی کام خلاف فطرت
ہرگز نہیں کیا۔ نہ جلق نہ اغلام نہ کثرت جماع وغیرہ
مگر پھر بھی وہ حیران ہیں کہ ان کے کثرت احتلام کی
کیا وجہ ہے۔ وہ در اصل خیالی شہوت کے مضر
اثرات سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا احتلام
بہت دیر کے بعد اور خیالات میں بالکل پاکیزگی
کے لانے سے اچھا ہو سکتا ہے۔ اُن کی عادات و
خیالات کو بدلنے کے لئے عمدہ شغل۔ اچھا مطالعہ۔
صبح و شام اور رات سوتے وقت عمدہ کلمات منتر وں
یا Suggestion کے بار بار دہرانے کی ہدایت
کرنی چاہیئے۔ نیز ایسے لوگوں کو صبح شام یا رات
کو سوتے وقت "ڈاکٹر کلام" اور "گلشن راحت"
میں دیئے ہوئے کلمات کو بار بار دُہرانا اور مذہبی
و اخلاقی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے ؛

دل و دماغ کے پوتر اور پاکیزہ بنانے کی ہر ایک انسان
کو اشد ضرورت ہے۔ غصہ لالچ اور شہوت کے جذبات کو
اعتدال میں لانے کے لئے صبح و شام سچی پرارتھنا (دعا)
اکسیری علاج ہے۔ جس کے لئے ہم آپ سے ڈاکٹر کلام
اور گلشن راحت کے روزانہ مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں ؛

تحفہ شادی

نواں باب

رہنمائے برہمچریہ

برہمچریہ یعنی حفاظتِ منی کی فضیلت
اور طریق

مُصنّفہ

مہنتہ سیتا رام دت۔ کویراج
آدتیہ رسائن۔ انارکلی لاہور

برہمچریہ یعنی ویریہ یا منی کی حفاظت

عام مذہبی اور اخلاقی کتابوں میں ضبط اور برہمچریہ کی فضیلت کا ذکر پایا جاتا ہے لیکن اُپنشدوں اور شاستروں میں برہمچریہ کی خوبیوں کا بیان خصوصیت سے زیادہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ان کتابوں میں طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے علاوہ روحانیت کی اعلیٰ منزلوں کو پانے کے لئے حفاظت منی یا برہمچریہ کی بنیادی ضرورت پر ہر پہلو سے مکمل بحث کی گئی ہے۔ زندگی کی چار منزلیں برہمچریہ (زمانہ طالب علمی) گرہستھ (زمانہ خانہ داری) وان پرست (زمانہ ریاضت) سنیاس (زمانہ تارک دنیا) میں سے صرف دوسری منزل یعنی زمانہ خانہ داری میں تناسلی جذبات کا استعمال صرف پیدائش اولاد کے لیئے بتلایا ہے۔ ہم گذشتہ صفحات میں جس کا ذکر جا بجا کر چکے ہیں۔ باقی ہر سہ زمانوں میں کامل تجرد برہمچریہ اور ضبط کی تعلیم دی ہے۔ قدرتی حالت میں رہتے ہوئے انسانوں کے لئے یہ دستور العمل نہایت اعلیٰ ہے۔ لیکن غیر قدرتی حالات میں پرورش یافتہ مرد عورت کے لئے یہ پروگرام ناقابل عمل ہو جاتا ہے۔ ہم نے گذشتہ صفحوں میں یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ اس غیر قدرتی تہذیب کے زمانہ میں رشیوں کے شاستروں اور مذہبی کتابوں میں بیان کردہ برہمچریہ کے وعظ یا اُپدیش کا عمل اگرچہ ناممکن نہیں

تاہم از حد مشکل ہونے میں تو کوئی کلام نہیں ہے۔ برہمچریہ کی خوبیاں بیان سے باہر ہیں۔ اس لیئے ضروری ہے۔ کہ درست طریق پر عمل کیا جائے۔ اور لازمی طور پر مندرجہ ذیل احتیاطیں ملحوظ رکھی جاویں۔ لہذا طالب علموں۔ سنیاسیوں۔ فقیروں اور اُن لوگوں کے لیئے جو اپنے حالات کے مطابق مجرد رہنا ضروری سمجھتے ہوں مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالتے ہیں۔ تاکہ ساتھ ہی بچوں کے والدین بھی اُن سے آگاہ ہو کر شروع سے ہی اپنی اولاد کی حفاظت کر سکیں ؂

غذا برہمچاریوں اور مجردوں کو غذا کے متعلق خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض غذائیں شہوت (کام) کو قدرتاً بڑھاتی ہیں۔ انڈہ۔ مچھلی۔ گوشت چربی وغیرہ قریباً سب حیوانی غذائیں (سوائے دودھ کے) خون میں جوش حرارت اور تیزی پیدا کرتی ہیں لذیذ مرغن پلاؤ۔ حلوے جن میں کیسر کستوری الائچی وغیرہ خوشبودار مصالحے پڑے ہوں۔ چھوٹے بچوں کو نہیں دینے چاہئیں۔ گرم اور چٹ پٹے مصالحہ جات۔ کھٹائی پیاز۔ لونگ۔ لال مرچ۔ زیرہ۔ رائی۔ دارچینی۔ پان سپاری سے طالب علموں کو سوائے اشد ضرورت کے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ برہمچاریوں کی غذا۔ دودھ۔ کھیر چاول۔ سادہ حلوہ۔ گیہوں۔ مکی۔ پھل۔ سبزیاں۔ گھی مکھن۔ ملائی وغیرہ ہونی چاہیئے۔ غذا ہمیشہ پابندی وقت کے ساتھ بھوک سے کم کھانی مناسب ہے۔ زیادہ پیٹو

پن کی عادت بھی منی کو غیر قدرتی تحریک دیتی ہے چاہ شراب - تمباکو - کافی اور مقوّی باہ محرّک ادویات جن میں شنگرف - کچلہ - ڈبمیانہ - کستوری - کیسر ملا ہوا اور افیون - بھنگ وغیرہ منشیات برہمچاریوں کے لئے از حد مضر ہیں - ایسی ادویات سوائے کسی بیماری یا طبی ضرورت کے ہرگز استعمال نہ کرنی چاہیئے -

روزہ - ورت یا فاقہ محافظ برہمچریہ

فاقہ یا روزہ کے عام فوائد پہ ہم نے اپنی کتاب طبی مشورہ میں تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے - اور بتلایا ہے کہ طبی و مذہبی دائرہ میں فاقہ کی بزرگی بیان سے باہر ہے - یہاں پہ ہم خصوصیت سے یہ بات بتلانا چاہتے ہیں - کہ جواں مرد عورتوں سادھوؤں - فقیروں - سنیاسیوں اور اُن تمام لوگوں کو جو کسی ضرورت کے باعث مجرد یا برہمچاری رہنا پسند کریں - ہفتہ میں ایک بار بارہ گھنٹے کا روزہ یا فاقہ رکھا کریں - موسم گرما میں پینے کے لئے پانی کا استعمال کیا جا سکتا ہے - لیکن جن مجردوں کے شہوانی قوا میں غیر معمولی اُکساہٹ پریشانی کا باعث بن رہی ہو - انہیں دیگر ہدایات کی پیروی کے ساتھ ساتھ حسب برداشت ۲ سے ۷ روز تک (کسی تجربہ کار کی ہدایت کے مطابق) فاقہ رکھنا چاہیئے - ایسے فاقوں کے متعلق یہ ضروری ہے - کہ اُن کے عامل

جسمانی اور دماغی طور پر بھی آرام کریں - ایسے لمبے فاقوں میں پانی کا استعمال بند نہیں ہونا چاہیئے - اور بشرط ضرورت تھوڑا دودھ اور پھلوں کا رس بھی استعمال کیا جا سکتا ہے - اِن ورتوں میں پیٹ اور آنتوں کی صفائی کے لئے وستی کرم (انیما) کا عمل مطابق ہدایت کتاب سنؤدھن ودھی یا ڈاکٹر پانی جاری رکھنا چاہیئے ؛

بستر اور لباس

طالب علموں - برہمچاریوں اور مجرد رہنے والے مرد عورتوں کو بستروں اور کپڑوں کے متعلق خاص طور پر احتیاط رکھنی چاہیئے - اُن کی چارپائی - پلنگ یا تخت کھچا ہوا اور سخت ہونا چاہیئے - بسترہ بلا طبی ضرورت کے کبھی بھی بہت نرم - گدگدا اور بہت گرم نہیں رکھنا چاہیئے - نیز والدین اور خانہ دار لوگوں کو یہ احتیاط خاص طور پر ملحوظ رکھنی چاہیئے - کہ وہ ایسی چادریں یا بسترے برہمچاریوں کو نہ دیویں جو وہ خود استعمال کرتے رہے ہیں - اور خصوصاً بغیر دھلائے اپنے استعمال والی چادریں اور پہننے کے کپڑے جنہیں وُہ جلد کے ساتھ پہنتے ہوں - نہ دیویں - اگر غربت یا ضرورت سے وہ لاچار ہوں - تو کم از کم ایسے کپڑے دھلا کر یا دھوپ اور ہوا میں صاف کر کے مجردوں کو دینے چاہئیں - کیونکہ ہر ایک انسان کے جسم سے ایسے بخارات خارج ہوتے رہتے ہیں - جو کپڑوں کے

اندر خاص طرح کی بُو پیدا کرنے سے ناک کے ذریعے دوسروں کے دماغ کو متاثر کرتے ہیں۔ برہمچاریوں کا لباس عام طور پر ڈھیلا ڈھالا ہونا چاہیئے۔ تنگ اور سخت لباس جلد اور تناسلی اعضا پر کھچاؤ ڈالنے سے اُکساہٹ کا باعث ہوتا ہے۔ خصوصاً تنگ نکریں اور پتلونیں جن میں جیبیں لگی ہوتی ہیں اور ہاتھ جیبوں کے ذریعہ بار بار تناسلی اعضا کو چھوتا رہے۔ نہایت ہی قابل اعتراض ہیں۔ اور بہت سے برہمچاریوں کو ایسے لباس میں رہنے سے جلق وغیرہ کی خراب عادات کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ نکر کی بجائے بغیر بٹنوں اور جیب کے ہلکا سا نکر نما کچھیرا دھوتی کے نیچے پہننا زیادہ موزون ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں بھڑکیلے لالی رنگ کا لباس اور نرم پشمینے ریشم اور مخمل کی قمیص کوٹ اور کپڑے پہننے کی بجائے کشمیری پٹو۔ رفل اور کھدر کے کپڑوں کا پہننا برہمچاریوں کو سردی گرمی سے بچانے کے لئے زیادہ موزون اور مناسب ہے۔ کمر اور اعضا تناسل کے اوپر لنگوٹا رکھنا بھی مفید ہے۔ لیکن اتنا کس کر باندھنا کہ عضو کے دورانِ خون میں ہی خلل واقع ہونے لگے ناواجب ہے۔ جسم۔ بالوں۔ چہرہ کی سجاوٹ اور فیشن اور بار بار بلا ضرورت آئینہ میں دیر تک مُنہ دیکھتے رہنا بھی برہمچریہ کے دُور کرنے کا سبب ہے۔ لہذا سادگی کے ساتھ صفائی برہمچریہ کا اعلیٰ

اصول ہے ۔ چمڑے کے جوتے اور ننگ بوٹ استعمال کرنے کی بجائے عام طور پر لکڑی کی کھڑاؤں کا استعمال برہمچاریوں کو بہت مفید اور بہتر ہے ۔ اور کوڑے کانٹے سے مناسب احتیاط رکھتے ہوئے ننگے پاؤں چلنا پھرنا بھی واجب ہے ؎

تیل ۔ صابن ۔ خوشبودار عطر اور پینے کے خوشبودار پانی شربت اور سوڈا واٹر

جو چیزیں جذبہ شہوت یا کام کو ابھارتی ہیں اُن میں خوشبودار تیل صابن اور خوشبوؤں کا بھی خاص حصّہ ہے ۔ کسی قسم کے خوشبودار تیل ۔ عطر اور خوشبودار صابن استعمال کرنا تو درکنار رہے برہمچاریوں کو دیکھنا بھی نہیں چاہیئے ۔ بعض خوشبودار چیزوں مثلاً کستوری ۔ کیسر چنبیلی ۔ گلاب اور مصنوعی ولائتی یا دیسی خوشبوئیں خاص طور پر جذبہ شہوت کو تحریک دیتی ہیں ۔ گرہستھی یا خانہ دار لوگ اِس قسم کی خوشبوؤں کا استعمال طبی ضرورت یا گربھادھان کے موقعہ پر کر سکتے ہیں ۔ لیکن برہمچاریوں مجردوں اور سنیاسیوں کے لئے یہ خوشبوئیں یا اس کی ملاوٹ سے بنے ہوئے تیل ۔ صابن ۔ منجن کریم وعطر وغیرہ کا استعمال ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے ۔ اور کھانے پینے کی تیز خوشبودار چیزیں یا ایسی خوشبو والی ادویات مثلاً سپاری ۔ پان ۔ شربت ۔ بوتلوں کا پانی سوائے اشد

جبی ضرورت کے عام طور پر استعمال کرنا مناسب نہیں ہے ٭

گھر میں چھوٹے نابالغ بچوں یا کالج و سکول کے طالب علموں کو سر پر لگانے یا جسم کی خشکی کو دور کرنے کے لئے ناریل یا سرسوں کا تیل ۔ مکھن ۔ گھی یا سادہ ویسلین استعمال کرنا کافی ہے ۔ اور ہاتھ منہ کی صفائی کے لئے راکھ ۔ سفید صابن والی مٹی یا بغیر خوشبو کے ناریل کا بنا ہوا اچھا صابن استعمال کرنے کے لئے دینا چاہیئے ۔ خوشبودار لذیذ شربتوں اور ایسنسوں (ولایتی ست) سے ملے ہوئے بوتلوں کے پانی کی بجائے بشرط ضرورت سونف ۔ صندل ۔ سنگترہ ۔ سیب ۔ لیموں ۔ کیلا وغیرہ مفرّح اشیاء اور پھلوں سے بنے ہوئے پانیوں یا شربتوں کو استعمال کر لینا چاہیئے ۔ گرمی کی شدت اور پیاس کو دور کرنے کے لئے برہمچاریوں اور مجردوں کے پینے کے لئے دودھ اور میٹھے دہی کی ٹھنڈی اور تازہ لسی ۔ بادام کی سردائی اور تازہ پانی نہایت موزوں چیزیں ہیں ٭

برہمچاریوں کو پھولوں کی مالا ۔ چنبیلی کے ہاروں کے پہننے یا سونگھنے سے علیحدہ رہ کر صندل ۔ کافور چاول تل ۔ دھوپ ۔ گوگل اور گھی سے ملی ہوئی ہون سامگری کو آگ میں جلانے سے جو خوشبو پیدا ہوتی ہے ۔ اُسی پر قناعت کرنی چاہیئے ۔ اگرچہ ہون سامگری میں بھی بعض ایسی خوشبوئیں ڈالی جاتی ہیں ۔ جو

گرہستیوں کے لئے تو مضر نہیں - مگر برہمچاریوں کے لئے محرک ہو سکتی ہیں - لہذا مجردوں اور برہمچاریوں کے لئے ہون سامگری مہیا کرنے والے بیوپاریوں کو خصوصیت کے ساتھ اس کے متعلق ویدوں سے مشورہ کر لینا چاہیئے؛

گانا - بجانا - ناچنا - کھیل تماشہ - سینما اور تھیٹر

برہمچاریوں - مجردوں اور اُن لوگوں کو جو یہ چاہتے ہوں کہ جذباتِ شہوت میں کوئی دکھائی اُبھار نہ پیدا ہو - ضروری طور پر اپنے روزانہ کے کاروبار اور شغل میں گانے بجانے اور کھیل تماشہ کے متعلق پوری احتیاط رکھنی چاہیئے - زبان - کان آنکھ وغیرہ اندریوں یا حواس کے ذریعہ جو بیشمار اثرات دماغ اور اعصاب پر پڑتے ہیں - اُن کا اثر خصوصیت سے زیادہ ہو جاتا ہے - جبکہ وہ گانے بجانے اور تھیٹر و سینما کی شکل میں ظاہر کئے جاویں - معمولی گفتگو اتنی اثر انداز نہیں ہوتی - جتنی کہ راگ اور باجے کے ساتھ متاثر کرتی ہے - اور اگر ساتھ ہی ہو بہو اس راگ یا مضمون کا نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے کھینچ دیا جائے - تو اس کے اثر کا اندازہ حدِ بیان سے باہر ہو جاتا ہے - لہذا والدین - اُپدیشکوں - سکولوں - کالجوں اور گوروکلوں - مسجدوں - مندروں اور دھرم سالوں وغیرہ کی چھوٹی موٹی درسگاہوں کے استادوں اور منیجروں کو چاہیئے - کہ وہ خاص طور پر اپنے بچوں - طالبعلموں

اور برہمچاریوں کو نہایت زور دار الفاظ میں ہدایت کریں کہ وہ گندے گیتوں - محبت آمیز ناچ - گانے - عشقیہ غزلوں اور ریکارڈوں کے سننے سنانے سے بچیں - اور بدمعاشی اور شرارت سے بھرے ہوئے حیا سوز سینموں - تھیٹروں اور نفسانی جذبات کو اکسانے والے تمسخرانہ کھیلوں سے قطعاً علیحدہ رہیں - جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ کالجوں اور سکولوں کے پڑھنے والے آوارہ گرد طالب علموں کے ساتھ ہونہار طالب علم بھی اندھا دھند تھیٹروں اور سینموں کے اخلاق سوز قتل گاہ پر مغربی و مشرقی عشقیہ خونی رنگوں سے رنگی ہوئی ننگی تصویریں دیکھنے کیلئے شوق سے بھاگے جاتے ہیں - تو بے اختیار میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں - یہ جوان مجرد مرد عورتیں وہاں جا کر کیا دیکھتے اور کیا سنتے ہیں - وہ ننانوے فیصدی گناہ آلود اور ادنےٰ جذبات کا نمونہ ہوتا ہے اس سے یہ خوب متاثر ہو کر احتلام - آوارہ گردی اور پوشیدہ برائیوں کے شکار ہو کر منجل و خوار ہوتے رہتے ہیں ؎

بعض کھیل ضرور نصیحت آموز اور تاریخی واقعہ یا کسی علمی یا طبی مضمون پر ہوتے ہیں - اور بعض گیت بھی قومی اور اخلاقی رنگ میں رنگے ہوتے ہیں - لیکن یہ بھی حسن و عشق - وصل و ہجر کے رنگین فسانوں کے ساتھ مل جل کر اخلاقی اور علمی خوبی اور قومی جذبہ کو گنوا دیتے ہیں - لہذا اگر پروفیسروں اور استادوں کو یہ خیال ہو کہ

کہ لڑکوں میں تواریخی - قومی یا اخلاقی پوتر جذبات کو تھیئیٹروں کے ذریعہ اُبھارا جائے - اور موجودہ وقت کی اِس بیحد موثر کرنے والی بہترین ایجاد سے طالب علموں کے دماغوں کو روشن اور منوّر کیا جائے - تب میرا مشورہ ہے کہ کچھ امتیازی تھیئیٹر گاہ - سینموں اور کھیلوں کا انتظام خاص طور پر کرنا چاہیئے - جو محض طالب علموں اور برہمچاریوں کے لئے مخصوص ہوں - اور جہاں اگر بھولے سے بھی کوئی طالب علم یا پاک دل مرد عورت جا نکلے - تب بھی وہ دھوکے سے بُرے اثرات سے آلودہ ہو کر نہ آئے

بعض بچے اور جوان پیدائش سے یا صحبت کے زیر اثر گانے بجانے کے بہت مشتاق ہوتے ہیں - اور اُن کے راگ کے استاد اُنہیں ملی جلی راگنیاں اور غزلیں سکھلاتے ہیں - وُہ پہلے پہل تو انہیں طوطے کی طرح یاد کر لیتے ہیں - لیکن بعد میں اُن کے مطلب سے متاثر ہو کر اُن کے مطابق عمل کرنے لگ جاتے ہیں - لہٰذا ہرگز ہرگز مجرد - برہمچاریوں اور طالب علموں کو ایسے لوگوں کی شاگردی نہیں کرنی چاہیئے - اور ہمیشہ خدا کی عبادت اور بھگتی کے علاوہ ملکی قومی اور تاریخی بھجن و غزلیں سُنانی یا سکھانی چاہئیں - اور دھارمک اور تاریخی ڈراموں وغیرہ میں بھی احتیاط سے جانا چاہیئے - بس اِس طرح اپنی آنکھ - زبان اور کان اور ناک کی حفاظت اور نگہبانی کرنے سے ہی برہمچریہ کی حفاظت اور روح کی پاکیزگی قائم رہ سکتی ہے ٭

گھوڑے - اونٹ وغیرہ کی سواری - خاص ورزشیں

برہمچاریوں کے لئے زمانہ قدیم میں ہدایت ہوا کرتی تھی - کہ وہ گھوڑے بیل - ہاتھی - اُونٹ وغیرہ کی سواری نہ کریں - جس کی وجہ یہ ہے - کہ اُن سے جذباتِ تناسلی میں اُکساہٹ پیدا ہوتی ہے - جسم کی خاص خاص حرکات سے پٹھوں اور رگوں پر اثر ہونے سے بُرے جذبات پیدا ہوتے ہیں - گھوڑے اور بائیسکل وغیرہ کی سواری میں خاص طور پر تناسلی گلٹیوں کے نزدیک دباؤ اور بار بار کا زور اُن کی اُکساہٹ کا باعث ہوتا ہے - لہذا برہمچاریوں کو بہت احتیاط کے ساتھ بوقت ضرورت اُن سواریوں کو ترجیح دینی چاہیئے - جن سے تناسلی گلٹیوں کے نزدیکی حصّہ جسم پر کوئی خاص دباؤ یا اُکساہٹ پیدا کرنے والا بوجھ نہ پڑے - اور پیٹھ یا ریڑھ کا نچلا حصّہ نرم و گرم بستر کے ساتھ رگڑ نہ کھائے یا دیر تک چت نہیں لیٹنا چاہیئے - اور ایسی ورزشوں سے جن کے باعث پیڑو کے نیچے خون زور زور سے جاوے - یا اعضا کو بار بار بلا ضرورت ہاتھ لگانے سے پرہیز کرنا چاہیئے - سواری کے لئے ٹانگہ موٹر یا گاڑی کا استعمال کرنا بہتر ہے - ہمارا مدعا یہ نہیں کہ طالب علموں کو گھوڑے وغیرہ کی سواری کی مشق بھی نہ کرنی چاہیئے - بلکہ اِس بیان سے ہمارا

مدعا یہ ہے کہ ان کا استعمال ہمیشہ احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ اور اپنے حالات کے مطابق سوچ سمجھ لینا چاہیئے۔ اور ہمارے ایسے طبی بیانوں سے یہ وہم بھی نہ کرنا چاہیئے کہ بس جب کبھی گھوڑے وغیرہ کی سواری کا موقعہ ملے۔ اس وقت اِن امور کی محض یاد ہی اِس طرف راغب کر دیوے۔ لہذا ہر ایک تحریر اور ہدایت سے سوچ اور سمجھ کر ہی فائدہ اُٹھانا دانائی ہے۔

مالش اور آلنگن (چھونا)

برہمچریہ یا حفاظتِ منی کے لیئے جہاں اپنے حواس خمسہ - آنکھ کان اور زبان کو ضبط میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ وہاں سب سے زیادہ اِس امر کی ضرورت ہے کہ اپنی جلد کی طرف خاص طور پر دھیان رکھا جائے۔ جوان لڑکے اور لڑکیوں کا آپس میں ہنسی کھیل - مذاق اور محبّت کے طور پر ایک دُوسرے کو بار بار چھونا اور گلے لگانا - گدگدی کرنا - اور اکٹھا سونا قابل اعتراض ہے۔ جن ملکوں میں مرد عورتوں کے درمیان پسندیدہ رواج کے طور پر ایک دوسرے کو چھاتی لگانا اور چُومنا جاری ہے۔ وہاں بھی اِن کا نہایت خراب اثر دیکھا جاتا ہے۔ پس مجرد رہنے والے لوگوں اور طالب علموں کو نہ تو مِل کر اکٹھے ایک بسترہ پر سونا اور نہ ہی ایک دوسرے کے جسموں کو خواہ مخواہ بلا ضرورت بُرے جذبات سے چھونا چاہیئے

تیل کی مالش اور ورزش کے وقت یہ احتیاط لازمی ہے۔ کہ برہمچاری اپنا دھیان برُے جذبات سے علیحدہ رکھے۔ اِسی بات کو زیر نگاہ رکھتے ہوئے آچاریوں نے تیل کی مالش اور دوسری خوشبودار کریم اور وٹنا وغیرہ کا ملنا بھی برہمچاریوں کے لئے منع کیا ہے پس مجرد لوگوں کو جوان لڑکوں سے مٹھی چاپی کرانے اور خصوصاً عورتوں سے جسم کے کسی حصہ کو دبوانے حتیٰ کہ چھونے تک سے لازمی طور پر پرہیز رکھنا چاہیئے اور نہانے دھونے یا صاف کرنے کے سوائے دن میں بار بار تناسلی اعضا کو ہاتھ سے چھولے یا دیکھنے سے پرہیز کرنا لازمی ہے ؎

والدین کو ہدایت

والدین کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے بچّوں کی حفاظت کے لئے ہماری اِن ہدایات کو خوب سمجھنے کی کوشش کریں والدین عام طور پر ایسی ہدایات کی پروا نہیں کرتے۔ جسکا خطرناک نتیجہ اُن کی اولاد کو بھگتنا پڑتا ہے۔ ادویات کے ہزارہا کارخانے دنیا میں نہایت کامیابی اور خوشحالی سے روز بروز ترقی کر رہے ہیں اور سینکڑوں قسم کی مقوی ادویات بیحد فروغ پا رہی ہیں پوشیدہ امراض کے سینکڑوں ماہر معالج اپنی کامیابی پر فخر کر رہے ہیں۔ یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔ اس کا جواب صاف ہے کہ یہ سب لاپروا والدین کے مشکور ہیں ؎

تحفۂ شادی

دسواں باب

برہمچاریوں کیلئے ہدایات

یا

مجردوں کا پروگرام

مرتبہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج

مصنّف

تحفۂ زندگی - تحفۂ شباب - تحفۂ دلھن - تحفۂ عید - رہنمائے خاوند

(رہنمائے بیوی - رہنمائے شادی - رہنمائے جوانی وغیرہ)

ذیل میں ہم ایک مختصر سا پروگرام یا دستور العمل دیتے ہیں - جس پر عمل کرنا ہر ایک مرد عورت کے لئے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا مجرد نہایت مفید ہے اور خصوصاً برہمچاریوں - طالب علموں اور مجرد مرد عورتوں کو لازمی طور پر بڑی پابندی کے ساتھ اس ہدایت نامہ پر عمل کرنا چاہیئے - گو خاص حالات میں مناسب کمی بیشی کی جا سکتی ہے ۔

رات کو جلدی سونا اور صبح سویرے اُٹھنا

بیماری یا کسی خاص وجہ کے سوائے ہمیشہ وقت مقررہ پر رات کو کھانا کھانے کے دو یا تین گھنٹہ کے بعد دس بجے سو جانا چاہیئے رات کو زیادہ دیر تک جاگتے رہنے سے صبح دیر سے اُٹھنا پڑتا ہے - جو مضر صحت ہے - برہمچاریوں اور طالب علموں کو دن چھپنے کے بعد سندھیا نماز سے فارغ ہو کر رات کا کھانا ۷-۸ بجے کے درمیان کھا لینا چاہیئے - اور کھانا کھا کر نصف گھنٹہ ٹہلنے یا یا آرام کرنے کے بعد گھنٹہ دو گھنٹہ اپنا تعلیمی کام ست سنگ بھجن یا کوئی لیکچر سننے میں صرف کر کے دس یا ساڑھے دس بجے تک سو جانا چاہیئے سونے سے ۱۰-۱۵ منٹ پہلے سوچ و غور کا کام بالکل چھوڑ دینا واجب ہے - تا کہ رات کو اسی کام کے متعلق خواب آنے سے پوری نیند میں خلل

واقع نہ ہو۔ اِن ۱۰۔ ۱۵ منٹوں میں دل و دماغ کو ہلکا کرنے اور دن بھر کے تمام بُرے اثرات کو دُور کرنے کے لئے کوئی اچھا بھجن۔ نظم یا اچھا سا منتر یا کلام خواہ وہ کسی زبان میں ہو۔ دہراتے ہوئے سو جانا چاہیئے اور صبح نیند کھُلتے ہی ۵۔۶ بجے بستر پر بیٹھ کر سب سے پہلے اِسی قسم کے بھجن۔ منتر یا نصیحت آموز کلمات چند منٹ اُونچے یا دل میں پڑھ کر بستر سے علیحدہ ہونا چاہیئے ٭

ہر ایک شخص کو عموماً اور طالب علموں اور برہمچاریوں کو خصوصاً سوائے کسی طبّی ضرورت کے رات کو عین سوتے وقت ٹھنڈا یا گرم دودھ۔ پانی چائے یا کوئی خوراک مٹھائی۔ پھل وغیرہ نہیں کھانا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت کھائی ہوئی غذا ساری رات معدہ اور ہاضمہ پر بوجھ رہتی ہے۔ اور ہضم نہ ہونے سے نیند میں بے چینی اور پریشان خوابوں کی پیدائش کا سبب بنتی ہے۔ نیز رات کو سوپن دوش یا احتلام کا باعث بھی بنتی ہے۔ لہذا اگر کسی وجہ سے رات کو دیر سے خوراک کھانے یا دود پینے کی ضرورت پڑے۔ تب فوراً سونے کی بجائے کم از کم ایک گھنٹہ کے بعد سونا چاہیئے اور پانی کا گلاس پی کر بھی ۲۰۔۳۰ منٹ انتظار کر کے سونا چاہیئے ٭

رات کو سونے سے پہلے پاخانہ پیشاب کی حاجت

کو رفع کر لینا چاہیئے - پاخانہ پیشاب روک کر سونا مضر صحت ہے - اگر کسی وجہ سے رات کو پاخانہ یا پیشاب کی حاجت معلوم ہو - تو فوراً اس کو رفع کرنا چاہیئے ٭

جو طالب رات کو دیر سے سوتے ہیں - وہ اکثر صبح دیر کر کے اُٹھتے ہیں - اور صبح دیر کر کے سورج نکلنے کے بعد جاگنا جہاں صحت عامہ اور خوشی کو مٹانے والا ہے - وہاں حفاظت منی کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہے - کیونکہ صبح جب مثانہ پیشاب سے بھرا ہوتا ہے - اور بڑی آنت یا کولن پاخانہ سے بھر جاتی ہے - تب دونوں کا بوجھ اور دباؤ آس پاس کے ویریہ کی ناڑیوں اور تناسلی گلٹیوں پر پڑتا ہے - اور اُکساہٹ شروع ہو جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ بُری عادات اُکساہٹ یا احتلام ہوتا ہے - لہذا اگر تیاری امتحان یا کسی وجہ سے رات کو زیادہ دیر تک جاگنا پڑے - اور صبح دیر سے اُٹھنا ہو - تب پاخانہ پیشاب کی حاجت صبح رفع کر کے پھر سو جانا چاہیئے ٭

رفع حاجات کے بعد صبح ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا

برہمچاریوں اور طالب علموں کو صبح ہی پاخانہ کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے - بعض طالب علم آلس سے پاخانہ یا پیشاب

حاجت روکے رہتے ہیں - اور کبھی دوپہر اور کبھی شام کو
پاخانہ کرتے ہیں - بس صبح جاگنے کے بعد چار پانچ گھونٹ
تازہ یا باسی پانی پی کر یا ویسے ہی خیال کو رفع حاجت
کی طرف متوجہ کرنے سے بلا حاجت ہی صبح پاخانہ کرنے
کے لئے جنگل - کھیت یا صاف پاخانہ میں چلا جانا چاہیئے
اس طرح چند روز میں صبح ہی رفع حاجت کی عادت قائم
ہو جاتی ہے - رفع حاجت کے بعد صاف اور دھلے ہوئے
تازہ داتن سے دانتوں اور زبان کو (پانی سے نہ کہ تھوک
سے تھوک ایک قیمتی اور کار آمد رطوبت ہاضمہ ہے اس
کو داتن کرتے یا پان چباتے وقت یا ویسے ہی بار بار
باہر پھینکتے رہنا نقصان دہ ہے) صاف کرکے ٹھنڈے
پانی سے غسل کر لینا چاہیئے - سکول اور کالج کے لڑکے
جو بورڈنگوں یا گھروں میں رہتے ہیں - سردی یا مصروفیت
کے سبب یا سستی و آلس کے باعث یا غسلخانہ و تازہ
پانی کا مناسب انتظام نہ ہونے کے سبب سردیوں میں
بہت کم غسل کرتے ہیں - اور برسات اور گرمیوں
میں بھی انکو درست طریق پر غسل کرنے کی عادت نہیں
ہوتی - روزانہ غسل کے متعلق ہم نے اپنی تصنیفات میں
کافی سے زیادہ زور دیا ہے - اور **ڈاکٹر پانی** میں
مختلف قسم کے غسلوں کی ماہیت اور فضیلت بتلا کر
ہر ایک امر تشریح سے سمجھایا ہے - تاہم یہاں بھی
برہمچاریوں - طالب علموں اور خانہ داروں کی رہنمائی
کے لئے ہم چند ہدایات درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں *

غسل کے متعلق ہدایات

جوانی اور تندرستی میں ہمیشہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا چاہیئے - جہاں سخت سردی ہو - وہاں بند غسلخانہ یا دھوپ میں جہاں زبردست ٹھنڈی یا ناگوار ہوا نہ چلتی ہو - غسل کیا جا سکتا ہے - سردی کے موسم میں غسل کے پانی کی حرارت جسم کی حرارت کے برابر ہونی چاہیئے - یا حسب برداشت پانی تھوڑا ٹھنڈا ہونے کا بھی مضائقہ نہیں - بڑے بڑے شہروں میں زمین کے اندر سے آئے ہوئے نلکوں کا پانی اور گاؤں میں کنوؤں کا پانی عام طور پر سردیوں میں غسل کے لئے درست سمجھنا چاہیئے - جو ہر مزاج کے چھوٹے بڑے تندرستوں اور کمزوروں کے لئے موزوں ہوا کرتا ہے گاؤں میں اکثر مضبوط لوگ کھلے تالابوں کے ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں - اور جہاں دریا نزدیک ہوں - وہاں بھی تندرست اور جوان مرد عورتوں کے علاوہ کئی بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں بھی دریاؤں کے پانی میں صبح سویرے غسل کرنے کی عادی ہوتی ہیں - جوان آدمی جتنے ٹھنڈے پانی سے غسل لیتے ہیں - اس کے بعد ری ایکشن ہو کر طبیعت میں اتنی ہی زیادہ فرحت اور گرمی آ جاتی ہے - اور دوران خون تیز ہو جاتا ہے - جسم پر ٹھنڈا پانی لگنے سے خون پہلے اندر کی طرف چلا جاتا ہے اور پھر زور سے باہر آتا ہے - خون کے اندر جانے کا نام ایکشن action اور پھر باہر آ کر جلد اور جسم

کو گرم کر دینے کا نام ری ایکشن Reaction ہے - اس طرح خون کے سارے جسم میں آنے جانے سے معدہ دل - دماغ - جگر اور اعصاب وغیرہ اعضائے بدنی میں تازہ خون کی آمد و رفت سے بہت فائدہ ہوتا ہے - بدہضمی دُور ہو جاتی ہے - بھوک خوب لگتی ہے طبیعت میں چستی اور پھرتی نمودار ہوتی ہے - چہرہ پر رونق اور بشاشت آ جاتی ہے - دائمی قبض اور خرابیٔ خون رفع ہو جاتی ہے - ٹھنڈے پانی کا غسل اس صورت میں مضر ہوا کرتا ہے - جبکہ بعد غسل ری ایکشن یا دوبارہ گرمی کا ظہور جلدی نہ ہو - یا بہت دیر کے بعد کپکپی ہو کر آگ کے تاپنے یا بہت کپڑے اُوپر لینے سے ہی گرمی آوے - ٹھنڈے غسل کے بعد فوراً ۴ یا ۵ منٹ میں جب چھاتی - چہرہ - پیٹ وغیرہ میں فرحت نما گرمی آ جائے - تب سمجھنا چاہیئے - کہ غسل نہایت مفید اور درست ثابت ہوا ہے - سوائے طبی ضرورت کے یا سردیوں میں گاہ بگاہ جسمانی میل اور تیل کو اُتارنے کے لئے جوانی اور تندرستی میں طالب علموں اور برہمچاریوں کو گرم پانی سے غسل یا حمام کوئی نقصان نہیں دیتا - لیکن عادتاً روزانہ گرم پانی سے (سردی - زکام - وغیرہ کے غلط وہم اور خوف سے) غسل لینا نہایت مضر ہے - کیونکہ روزانہ گرم پانی کا غسل جوانوں کے اعصاب - دماغ - جلد - دل - جگر اور معدہ کو کمزور کرتا ہے - اور بعد غسل بجائے فرحت آنے کے سردی اور بے لطفی سی معلوم ہوتی ہے -

لہذا ٹھنڈا پانی یا زیادہ سے زیادہ کوسا پانی ہی سردیوں
میں غسل کے لیئے استعمال کرنا چاہیئے۔ غسل کرتے وقت
اِس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ جلد اور جسم
کو تولیہ سے اچھی طرح پونچھا اور رگڑا جائے۔ اِس سے
جلدی مساموں میں حرکت اور طاقت پیدا ہوتی ہے اور
جلدی اعصاب اور گوشت کی ورزش ہونے سے بہت
سا جسمانی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور تمام سردی مٹ جاتی
اور ری ایکشن بھی جلدی ہوتا ہے۔ غسل کے بیشمار
فوائد کی وجہ سے ہی ہر ایک مذہبی رسم ورواج میں
تندرستی اور سہولیت کی حالت میں غسل لازمی قرار
دیا گیا ہے۔ غسل لیتے وقت متبرک کلمات۔ منتروں
خدا کے ناموں یا بھجن کا پڑھنا اور دہرانا عام طور پر
پرانے لوگوں میں مروّج ہے۔ اور اِس سے دوہرا فائدہ
ہوتا ہے۔ لہذا برہمچاریوں اور طالب علموں کو غسل لیتے
وقت موزوں مذہبی کلمات۔ بھجن۔ منتر ضرور پڑھنے چاہیئے
جس کا فائدہ برہمچاریوں کو خاص طور پر یہ پہنچے گا
کہ غسل سے جو ری ایکشن ہوتا ہے۔ اس کا اثر تناسلی
گلٹیوں پر بھی بڑا طاقت بخش و محرک ہوا کرتا ہے
اور جسم کے پونچھنے۔ رگڑنے اور ننگا ہونے سے
بلا ضرورت اکساہٹ کے خدشہ سے بچانے کے لیئے
طبیعت اور خیال کو متبرک کلمات و پاکیزہ بھجنوں
میں لگانا نہایت ہی ضروری ہے۔ پس برہمچاریوں
اور طالب علموں کو حفاظت منی کے لیئے اس نہایت

ہی قیمتی اور فلسفیانہ ہدایت پر ضرور عمل کرنا چاہیئے

جسمانی دماغی اور روحانی شغل

ہر مرد عورت کے لیئے خواہ وُہ شادی شدہ ہو یا مجرد۔ قائمیٔ صحت اور تندرستی کے لیئے جسمانی دماغی اور روحانی شغل کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ آوارہ گردی اور بیکاری سے بیماری اور بدکاری پیدا ہو جاتی ہے۔ بیکار بچے گندے گیت اور گندی راگنیاں سیکھ جاتے ہیں۔ بیکار جوان گندے تماشوں اور مجلسوں ہیں بیٹھنا شروع کر دیتے ہیں۔ شراب تمباکو اور بھنگ وغیرہ نشوں کے عادی بن جاتے ہیں۔ الغرض بیکاری اور بے شغلی انسانی صحت اور اخلاق کی سخت دشمن ہے۔ لہذا طالب علموں۔ برہمچاریوں اور مجردوں کو خاص طور پر یہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ وہ بیکار نہ رہیں۔ جسمانی شغلوں ہیں سب سے اچھا شغل ورزش ہے۔ خواہ وہ گھر کے کھلے صحن یا چوبارہ۔ جنگل یا پہاڑ پر۔ ندی یا دریا کے کنارے۔ کھلے میدانوں یا سکولوں کالجوں کے میدانوں میں ہو۔ لیکن ہمیشہ مقررہ اوقات پر پورے شوق اور توجّہ سے ہونی چاہیئیں۔ ورزشیں بیشمار قسم کی ہیں۔ دوڑنا۔ تیرنا۔ بیٹھکیں نکالنا۔ مختلف آسن کرنا۔ کرکٹ۔ فٹ بال۔ ہاکی۔ کبڈی۔ کشتی وغیرہ ہر قسم کی ورزشوں کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

برہمچاریوں کو صرف اِس امر کی احتیاط لازمی ہے - کہ وہ کوئی ایسی ورزش اتنی زیادہ نہ کریں کہ جس سے خاص طور پر تناسلی گلٹیوں میں خون کا زیادہ دورہ ہونے سے اُکساہٹ کی شکایت ہونے لگے - چنانچہ صرف نچلے حِصّہ جسم کی ورزش زیادہ کرنے سے خون تناسلی گلٹیوں میں زیادہ جاتا ہے - جیسے تیز دوڑنا - یا تیز تیز چلنا - پس نچلے حِصّہ جسم کی ورزش کیساتھ ساتھ بازوں - چھاتی - گردن - اور پشت کی ورزش بھی اِسی نسبت سے ہونی چاہیئے - تاکہ سارے جسم میں دورانِ خون یکساں طور پر ہو کر ہر عضو کی نشو و نما باقاعدہ اور یکساں ہو - جو ورزشیں ہم نے طبی مشورہ نمبرا اور ڈاکٹر کلام میں دی ہیں - وہ عام طور پر بے ضرر ہیں - سارے جسم پر سرسوں کے تیل کی مالش بھی جسمانی نشو و نما کے لئے ایک نہایت کارآمد ورزش ہے - اگرچہ برہمچاریوں کو مالش منع کی گئی ہے - جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں احتیاط سے محض ورزش کے خیال کو مدِّ نظر رکھ کر ورزش سے پہلے یا بعد تیل کی مالش کر کے تھوڑا ٹھہر کر غسل کر لینا جسمانی صحّت اور تندرستی کا اعلیٰ ذریعہ ہونے کے علاوہ ایک اچھا جسمانی شغل بھی ہے - پہلوان اور ورزشی آدمی جو اپنی ساری توجّہ جسم کے بنانے میں لگا دیتے ہیں - ان کے شہوانی قوٰے میں قدرتاً سستی اور کمزوری آ جاتی ہے - اِس کی وجہ زیادہ تر یہی

ہے - کہ ان کی توجہ دوسری طرف ہٹ جاتی ہے - اَور وہ عام جسمانی صحت میں روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں - جسمانی شغل کے علاوہ برہمچاریوں اور مجردوں کو دماغی طور پر کسی علمی مضمون کے پڑھنے سمجھنے - دستکاری کے سیکھنے یا کوئی تحقیقات کرنے میں ہی اپنے دماغ کو لگائے رکھنا چاہیئے - جو لوگ عام طور پر کسی علمی مطالعہ میں محو رہتے ہیں - اُن کی تناسلی اُکساہٹ عارضی طور پر قدرتاً دبی رہتی ہے - مگر جو لوگ ادھر علمی طور پر دماغی محنت کے عادی ہوں اور دوسری طرف دیدہ و دانستہ محرک ادویہ یا دوائیں کھا کر تناسلی اُکساہٹ بھی کرتے رہیں - وہ سخت نقصان اُٹھاتے ہیں - کیونکہ وہ نادان اپنا چراغ زندگی دونوں طرف سے جلا رہے ہیں - علمی مشغلات میں لگے رہنا طالب علموں - مجردوں اور اُپدیشکوں - سادھوؤں اور سنیاسیوں کے لئے شہوانی اُکساہٹ سے حفاظت کا اعلیٰ ذریعہ ہے ؂

(روحانی مشغلات) ست سنگ سوادھیائے اور یوگ یعنی نیک صحبت نیک مطالعہ اور نیک ریاضت

جسمانی اور علمی مشغلات کے ساتھ ساتھ نیک سدا چاری صاحب اخلاق مرد عورتوں کی صحبت برہمچاریوں اور مجرد عورتوں کے لئے نہایت مفید ہے - ست سنگ یا نیک صحبت میں فرصت اور

بیکاری کا وقت گذارنا بے شمار فوائد دیتا ہے ۔ مہاتماؤں۔ سنیاسیوں ۔ نیک فقیروں ۔ تیاگی لوگوں ۔ پنڈتوں ۔ مولاناؤں نیک پادریوں کی صحبت ۔ اچھے ویاکھیانوں ۔ اخلاقی نصیحتوں اور کتھاؤں کو دن میں کسی نہ کسی وقت روزانہ سُننا اور مذہبی و اخلاقی کتابوں کا مطالعہ کرنا روح کی اعلیٰ خوراک ہے ۔ جو لوگ کافی وقت سماج ۔ مندر ۔ گرجا ۔ مسجد یا دھرم شالا میں صرف نہیں کرتے ۔ وہ آخرکار اپنی اخلاقی صحت کو کمزور کر لیتے ہیں ۔ جس طرح کافی غذا ۔ اور آرام نہ ملنے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے ۔ اور علمی مسائل اور تعلیم پر کافی دھیان نہ دینے سے دماغی قویٰ کند اور سست ہو جاتے ہیں ۔ ٹھیک اسی طرح انسان کی آتما اور روح کو ست سنگ ۔ نیک مطالعہ ۔ اُپدیش یا عبادت کے ذریعہ روحانی خوراک نہ ملنے یا ناکافی ملنے سے اخلاقی موت یا اخلاقی کمزوریاں اور امراض روحانی پیدا ہو جاتی ہیں ۔ اور اس طرح کے انسان حیوانات سے بدتر زندگی کے دن کھانے پینے ۔ سونے ۔ روپیہ کمانے ۔ ظلم کرنے اور وشے بھوگ (شہوت رانی) میں بسر کرتے ہیں اور اشانتی ۔ بےچینی اور غم کی موت مرتے ہیں ۔ لہذا ہر مرد عورت کو اپنی آتما (روح) اور آخرت کی حفاظت کے لئے ہمیشہ دل و جان سے کوشش کرتے ہوئے نیک صحبت اور نیک مطالعہ سے فیضیاب ہوتے رہنا چاہیئے ۔

برہمچاریوں ۔ طلبہ اور مجردوں کے لئے یوگ ایک

اعلیٰ پاکیزہ جسمانی اور روحانی مشغلہ ہے - یہ بیان بہت لمبا ہو رہا ہے - ہم اِس کو ختم کرنا چاہتے ہیں - لہذا یوگ کے مشتاق لوگوں کو پاتنجلی رشی کا یوگ درشن مطالعہ کرنا چاہیئے - اور کسی ابھیاسی یا مشاق سے اس مضمون کو عملاً سیکھنا اور سمجھنا چاہیئے ؛

یوگ کے عملی مطالعہ سے انسان کو تمام اخلاق حسنہ کی عملی برکتوں کے علاوہ پرانا یام یا حبس دم کی ماہیت معلوم ہو جاتی ہے - جو برہمچریہ کی حفاظت کے لیئے یقینی طور پر نہایت اعلیٰ طریق کار ہے اور بے شمار امراض سے محفوظ رکھنے میں اپنی نظیر آپ ہے - اِس سے من اور حواس پر بے انتہا قابو ہو جاتا ہے - اور یوگ کی اعلیٰ منزلوں - دھیان اور یکسوئی سے ایسے جسمانی دماغی اور روحانی کمالات و معجزات انسان میں نشو و نما پا جاتے ہیں - جنہیں ایسے عالموں میں دیکھ کر عام لوگ انہیں ولی - اوتار - مہاتما اور خدا رسیدہ سمجھ کر بے حد عزّت کرتے اور پوجتے ہیں ؛

لب لباب یا نتیجہ

پیارے ناظرین ! جب کوئی شخص مندرجہ بالا ہدایات کی پیروی کرتا ہے - تب وہ سچے معنوں میں باپرہیز برہمچاری کہلا سکتا ہے - اور

۵ قانون نصیحت میں یوگ کے ابتدائی و انتہائی اسباق نہایت دلچسپ پیرایہ میں درج ہیں - خواہشمند اصحاب واقفیت پیدا کرنے کے لیئے مفصل کا غذات مطالعہ کریں

ایسا شخص نہایت آسانی سے برہمچریہ رکھ کر زندگی میں شاندار کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اور اس میں جذبہ شہوت عارضی طور پر بالکل دب جاتا اور کوئی جسمانی یا دماغی نقصان نہیں کرتا۔ ایسے برہمچاریوں میں منی کی گلٹیاں بجائے اس کے کہ رطوبت ویریہ کو بنا کر باہر نکالنے کے لئے منی کی تھیلیوں کو بھر کر جذبۂ شہوت کی اُکساہٹ کا باعث بنیں وہ ویریہ کی قیمتی رطوبت کو دوبارہ خون میں ملا کر جسمانی اور دماغی نشو و نما کا باعث بنتی ہیں جب انسان خانہ داری زندگی کے بعد ادھیڑ عمر میں ارادتاً یا ضرورتاً جذبہ شہوت کے استعمال سے اپنے تئیں علیحدہ کر لیتا ہے۔ تب اس کے دماغی قوے میں زیادہ ترقی نمودار ہونے لگتی ہے۔ عالم اور سائنس دان علمی مسائل کی چھان بین کرنے والے اشخاص کی توجّہ دوسری طرف ہونے سے جذبۂ شہوت مٹ جاتا ہے۔ یا بہت کم اور برائے نام رہ جاتا ہے۔ لہٰذا ہر ایسے شخص کو جو پُوری طرح مکمل تجرّد یا کچھ عرصہ کے لئے عارضی برہمچریہ رکھ کر کسی خاص تحریک یا معاملہ میں اپنی توجّہ اور طاقتیں لگانا چاہتا ہو۔ مندرجہ بالا ہدایات کو ہمیشہ احتیاط سے اپنا دستور العمل بنانا چاہیئے۔

متواتر فرمائشوں کو پورا کرنے کیلئے مصنف تحفہ شادی
نے ضرورت وقت کو محسوس کر کے اسی سلسلہ کی دو نہایت ضروری
کتابیں سلیس عام فہم اور دلچسپ عبارت میں تحریر کی ہیں۔ جن کے
نام سے ہی اُن کے مضامین واضح ہو رہے ہیں چنانچہ تحفہ شادی حصہ دوم
بنام

تحفہ خاوند

نئے یا پرانے شادی شدہ جوان یا بوڑھے مردوں کیلئے طبی و اخلاقی
مکمل رہنما ہے۔ خاوند بیوی کے تعلقات اولاد کی پرورش پیدائش
کے متعلق مشورہ وغیرہ بیشمار مضامین پر سنجیدگی و پاکیزگی سے تفصیل
کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ مردانہ پوشیدہ امراض کا مکمل علاج درج
کیا گیا ہے۔ قیمت باتصویر مجلد قابل دید قیمت ایک روپیہ محصول ۴؍

تحفہ بیوی

جو خانہ داری زندگی کا سچا پیشوا اور صحیح معنوں میں ناصح دلہن ہے
قیمت باتصویر مجلد ایک روپیہ محصول آٹھ آنہ ۸؍
تیار ہونے سے پہلے اپنا نام رجسٹرڈ کرا لیں اور دونو کتابیں اکٹھی خریدنے
پر محصول ڈاک معاف۔ قیمت پیشگی بھیجنے کی ضرورت نہیں۔

مہتہ سیتا رام دت کھرا اچ انار کلی لاہور

مہنت ببتا رام دت کو یراج

مصنف چشمہ زندگی طبی مشورہ - تحفہ شادی تحفہ خاوند - تحفہ بیوی - قانون فضیلت وغیرہ

مالک آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی لاہور موجد - آدتیہ رسائن کے

آلات - ادویات اور کتب سے فیض اٹھاویں

جن کی بیشمار خوبیوں پر لیڈروں کے علاوہ نامور ذیل کی کانفرنس کے

درجہ اول کی سنہری

سندات و تمغہ جات

نذر کئے ہیں

آل انڈیا آیورویدک مہا منڈل - کراچی

آل انڈیا ویدک ہمنڈل

یونانی طبی کانفرنس رامپور - دہلی لاہور

آل انڈیا نیشنل کانگریس لاہور

پنجاب آیوریدک کانفرنس

راولپنڈی لاہور - موگا

آدتیہ رسائن طاقت کی اکسیر دوا - انارکلی لاہور

مفصلات کے اصحاب کو ضروری مشورہ

کسی مریض کے لئے طلب ادویہ یا مشورہ کے وقت مندرجہ ذیل حالات تفصیل کے ساتھ لکھنے چاہئیں - عمر - پورا پتہ - بیماری کے گذشتہ اور موجودہ حالات - اسباب - علامات - موافقات (جو خوراک یا کام موافق ہو) مضرات - خاندانی حالات - وزن - عام جسمانی حالت - رنگت - مجرد - شادی شدہ صاحب اولاد وغیرہ مقامی یا موسمی اثرات - سابقہ علاج کی کیفیت - بھوک - پیاس - نیند - مردانہ طاقت وغیرہ پھوڑا پھنسی پیشاب کی حالت - جریان منی - سیلان الرحم حیض وغیرہ کے جملہ حالات - بواسیر - قبض - نزلہ - زکام خاندانی امراض - کھانسی - دمہ - دائمی بدہضمی - درد گنٹھیا امراض گردہ - حافظہ - دماغی طاقت وغیرہ خوراک کی حالت اپنا روزانہ پروگرام وغیرہ ؛

مہتہ سیتا رام دت کوبراج

آدتیہ اوشدھالیہ انارکلی - لاہور

امراض مخصوصہ کے مرد عورتوں کیلئے

تشخیصی سوالات

مردوں کے لئے

مندرجہ بالا عام حالات لکھنے کے ساتھ ساتھ ذیل کی باتوں پر خصوصیت سے پورا پورا بیان زبانی یا لکھ کر دینا چاہیئے

شادی شدہ یا مجرد - عمر - پیشہ - کتنی عمر سے ویریہ ضائع ہوا کس طریق سے - کتنا عرصہ - کس اوسط سے احتلام یا خواب میں ویریہ کے اخراج کی ماہواری تعداد بغیر خواب یا گندی خواب کے ساتھ / لذت یا جوش کے ساتھ یا بغیر لذت (کس قسم کے خواب عموماً آیا کرتے ہیں) پیشاب کے ساتھ یا پاخانہ کرتے وقت اخراج کی حالت فراغت یا مباشرت میں کمزوری کا ذکر - امساک میں کمی یا زیادتی - جماع میں فریق ثانی کی تسلی یا خواہش پوری ہوتی ہے یا نہیں عضو میں سختی اور تناؤ کی کیفیت - کمی یا زیادتی بعد اخراج منی استادگی فوراً مٹ جاتی ہے یا ۲-۳ منٹ رہتی ہے - عضو میں ٹیڑھا پن معمولی ہے یا زیادہ - عضو کی لمبائی موٹائی کا اندازہ بحالت نرمی و سختی - فوطے ڈھیلے رہتے ہیں یا عضو کیساتھ لگے رہتے ہیں - فوطوں کا وزن یا حجم کا اندازہ بتلاؤ - ٹھنڈا پانی ڈالنے سے فوطے سکڑتے ہیں یا نہیں - جماع کے بعد یا دوران جماع میں لرزہ (کانپنا) دھڑکی یا تیزی سانس - معمولی سے زیادہ تکلیف دہ تو نہیں ہوتی - بعد جماع نیند آجاتی ہے یا خشکی گرمی بڑھ جاتی ہے - پیشاب کی زیادتی یا بار بار آنا - پیاس کا زیادہ لگنا - آتشک سوزاک - سابقہ علاج - اپنی خاص عادات گوشت خوری - تمباکو نوشی - شراب نوشی وغیرہ کا ذکر کرو ؞

طبی مشورہ کا پتہ

مہنت بستا رام دت آدتیہ رسایق انارکلی لاہور

عورتوں کے لئے خاص تشخیصی سوالات

عمر - وزن صحت جماع میں رغبت کم یا زیادہ اس کی وجہ جو معلوم ہو - بعد جماع میٹھی نیند آجاتی ہے یا بیخوابی ستاتی ہے اولاد والی یا بے اولاد - پہلے بچوں کی صحت - حمل گرنے یا نہ گرنے کا حال - مزاج میں غصہ کی زیادتی یا اعتدال ہسٹریا (خواب کس قسم کے آتے ہیں) حیض کے وقت درد - بے قاعدگی - رنگت - رحم یا اندام نہانی سے سفید پانی یا رطوبت کا کم یا زیادہ آنا - کب سے کوئی وجہ معلوم ہو - کوئی علاج ہوا - اس کا نتیجہ - خارش یا سوزش اندام نہانی - کوئی آپریشن ہوا - دھرن یا رحم کا اُلٹا ہونا - خاوند سے کوئی مرض آتشک یا سوزاک تو نہیں ہوا - حمل موجود ہو تو اس کی کیفیت - مزاج میں سستی یا چستی - زود رنجی یا چڑچڑاپن یا شانتی و اطمینان کا ذکر خاوند سے محبت و فرمانبرداری یا نفرت و آزادی وغیرہ

مہتہ سیتا رام دت کھیراج انارکلی لاہور

دماغی امراض نیوریستھینیا (مرض وہم و ڈر) کے متعلق تشخیصی سوالات

مندرجہ بالا عام حالات اور خاص سوالات کے جوابوں کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل امور کو واضح کرو۔ کس قسم کے خیالات اکثر سوچتے رہتے ہو۔ کیا بار بار ایک ہی خیال کو سوچنے کی عادت ہے کسی امر کا جلدی فیصلہ نہیں کر سکتے ہو۔ ہر ایک کام کو جلدی کرتے ہو یا آہستہ آہستہ۔ خاموشی کی عادت ہے یا زیادہ بات چیت کرنے کی۔ ملنسار طبیعت ہے یا تنہائی پسند۔ روزانہ کا پروگرام بتلاؤ۔ گذشتہ زندگی کے حالات و خیالات کا ذکر کرو۔ نیند بلا خواب (سپنا) آتی ہے یا با خواب عموماً کس قسم کے خواب آتے ہیں۔ چند خوابوں کا ذکر کرو۔ کون سی بات سے متفکر ہو جاتے ہو کونسی کمی اپنے اندر محسوس کرتے ہو۔ طبیعت میں ہمت کام میں سرگرمی یا بے ہمتی یا سستی رہتی ہے۔ کیسے لوگوں سے عام صحبت رہتی ہے۔ خاص شغل کیا ہے۔ کثرت جماع یا جلق کے کتنے عرصہ تک عادی رہے ہو یا مجرد رہتے ہوئے خیالی طور پر شہوت بڑھانے والے ناول یا نظارے (تھئیٹر) دیکھتے رہتے ہو یا کثرت احتلام کے شاکی ہو۔ خدا پر ایمان یا دلی اعتقاد یا وشواش ہے یا نہیں کوئی پاٹھ یا عبادت کرتے ہو یا نہیں۔ مذہبی خیالات میں کٹر ہو یا معمولی۔ حافظہ اور عقل کیسی ہے۔ کونسی شکایت جسمانی زیادہ ستاتی ہے قبض یا بدہضمی۔ کسی خاص ہنر یا آرٹ میں مہارت ہے ÷

مشورہ کا پتہ

مہتہ سیتا رام دت کوبراج آدتیہ اوشدھالیہ انارکلی لاہور

لاہور

جوانی طاقت و زندگی کا رہنما

رسالہ

کرشمۂ طاقت

بمعہ

نسخہ آدتیہ رسائن

مرتبہ

مہنت سیتارام دت کویراج مصنف تحفہ شادی طبی مشورہ تحفہ خاوند

رہنما جوانی تحفہ بیوی

گلشن راحت

چشمۂ زندگی قانون فضیلت

اتالیق صحت

انارکلی لاہور (کیسری بالاخانہ)

گیانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام [illegible] سیتارام [illegible] چھپ کر انارکلی لاہور سے شائع ہوئی

حیرت انگیز مشین

طاقت صحت اور زندگی جسم میں خون سے پیدا ہوتی ہے اور خون اچھی خوراک سے بنتا ہے جسم میں طاقت صحت اور زندگی کی پیدائش اور قائمی کے لئے کئی محکمہ کام کر رہے ہیں ایک محکمہ دوران خون کا ہے دوسرا محکمہ ہضم غذا کا ہے تیسرا محکمہ نروس سسٹم یا نظام عصبی کا ہے۔ اعصابی نظام چھوٹے بڑے سب محکموں پر حکمران ہے غذا کے منہ میں ڈالنے سے لیکر رس خون۔ گوشت۔ چربی۔ ہڈی اور ویریہ میں تبدیل ہونے تک سارا کام نظام عصبی کے تابع ہے۔ حواس ظاہری اور اندرونی یعنی دیکھنا۔ سننا۔ سونگھنا۔ چکھنا اور چھونے کے علاوہ سوچنا۔ غور کرنا۔ فیصلہ کرنا وغیرہ افعال کا مرکز دماغ ہے اور دماغ ہی اعصابی تاروں کی جڑ ہے ہمارے سارے طبعی نفسانی اور حیوانی جذبات کا محرک نظام عصبی ہے۔ جب نظام عصبی کے دماغی مرکزوں میں کمزوری یا خلل واقع ہو جاتا ہے۔ تب یہ زندہ مشین بگڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ صحت اور طاقت میں زوال لازمی ہوتا ہے۔

کھانے پینے کی بدپرہیزیوں اور اعضائے تناسلی کے ناجائز استعمال نیز غم۔ غصہ۔ تفکرات وغیرہ اسباب سے نظام عصبی کمزور ہو کر اپنی طاقت کو زائل کرنے سے دل۔ دماغ۔ حافظہ۔ جگر۔ معدہ۔ گردے کمزور ہو جاتے ہیں۔ خوشی۔ اطمینان۔ دلبری۔ طاقت۔ خوبصورتی کم ہو جاتی ہے۔ وہم بے خوابی۔ جریان۔ سرعت۔ نامردی۔ بزدلی۔ شک۔ مایوسی۔ غصہ اور غم بڑھ جاتا ہے

ایسے حالات میں درست طریق علاج یہ ہے کہ طاقت اور صحت کو کمزور کرنے والے اسباب کو ہٹایا جاوے اور گم شدہ طاقت کو بحال کرنے کے لئے ذرائع صحت مثلاً تبدیل آب ہوا برہمچریہ ورزش غسل عمدہ غذا کا استعمال کرتے ہوئے جگری۔ دلی اعصابی اور خونی طاقت کو بحال کرنیوالی مقوی ورسائن ادویات میں سب سے برتر اور سب کا سرتاج ہزارہا سے بعد تجربہ متفقہ تعریف کردہ مصدقہ تمغہ یافتہ طاقت کی اکسیر دوا آدتیہ رسائن کا باقاعدہ استعمال کرنا چاہئے **قیمت** ۷ روزہ دو عہ ۳۰ روزہ للعہ محصول ۸ر

موجد مہتہ سیتارام دت کوراج آدتیہ رسائن انارکلی لاہور

آدتیہ رسائن کا نسخہ کیمیائی

ہزاروں سالوں کے آزمودہ ویدک رسائن شاستروں اور طب یونانی کی مستند تصانیف کے متواتر مطالعہ۔ تجربہ اور ریسرچ کے بعد مصنف تحفہ شادی نے آدتیہ رسائن کا ایک کیمیائی نسخہ تیار کیا ہے یہ نسخہ دیسی اور ملکی اجزا کا مرکب ہے لیکن اسکی تیاری میں نئی مغربی تحقیقات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا ہے اسکے اجزا کی ماہیت سے واقف ہو کر اس اکسیری نسخہ سے فیض اٹھادیں۔

فولاد

خون کی لالی فولادی اجزا پر منحصر ہے۔ فولاد یا لوہے کے دیسی کشتے خون میں پورے طور پر حل نہیں ہوتے ملور ولایتی فولادی مرکبات تیزابی ہونے سے خشکی اور قبض کو بڑھا دیتے ہیں لیکن آدتیہ رسائن میں جو فولاد استعمال ہوتا ہے وہ کیمیائی ترکیب سے قابل سرائیت بنکر جدید دوزنیں لال ذرات خون کو بڑھا کر کمی خون ضعف جگر اور ضعف دل اور چہرہ کی پژمردگی کو دور کرکے خوبصورتی کی شان کو بڑھاتا ہے لطف یہ کہ آدتیہ رسائن کا فولاد خشکی اور قبض نہیں کرتا۔

جوہر گوگل

آدتیہ رسائن کا ایک جزو جوہر گوگل ہے جو لوہبیر گنٹھیا۔ فالج لقوہ امراض زنانہ دقت و کمی اور بیقاعدگی حیض میں تو یا پہلے اکیلا ہی بہت مفید ہے لیکن فولاد کیساتھ ملکر اکسیری خواص پیدا کرتا ہے۔

جوہر شلاجیت

شدھ شلاجیت یا ست شلاجیت میں کوئی اکسیری تاثیر نہیں پائی جاتی ہے۔ لیکن آدتیہ رسائن کے نسخہ میں خاص جوہر شلاجیت استعمال ہوتا ہے۔ جو آیورویدک طریق اور طب جدید کی کیمیائی ترکیبوں سے تیار کرنے کے بعد نہائت ہی مقوی بوٹیوں اور نباتاتی رسوں کی ملاوٹ سے اکسیری تاثیر اور کایا کلپ خواص حاصل کر لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ آدتیہ رسائن میں حیرت انگیز تاثیریں پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ مردانہ منی کی گلٹیوں اور انکی رگوں اور نالیوں کے علاوہ حیوان منی پر بہت خوشگوار طاقت بخش اثر ڈالتا ہے اور ڈھیلی رگ و ریشہ کو توانائی و رطاقت دیکر بلا مرضی اخراج منی جریان سرعت کو یقیناً روکتا ہے نیز تناسلی اعصابی مرکز دل کو تحریک دیکر مردمی کمزوری بے لطفی اور نفرت کو مردانہ قوت خوشی اور محبت میں بدل کر مرد کی کھوئی ہوئی جوانی

طاقت وقوت مردمی کو دوبارہ بحال کرتا ہے ۔ عورتوں میں مادہ پیدائش کی گلٹیوں کی کمزوری دور ہو کر نشو و نما شروع ہو جاتی ہے اور ان میں تندرست انڈے پیدا ہو کر بانجھ پن اٹھرا کے عوارض دور ہوتے ہیں رحم و اندام نہانی کے اعصاب مضبوط ہو کر سیلان الرحم وغیرہ امراض کا آرام اور حیض کی باقاعدگی شروع ہو جاتی ہے جس سے کمزور زرد رنگ عورت طاقت نزاکت خوبصورتی اور جوانی میں روز بروز نمایاں ترقی کرتی جاتی ہے آدتیہ رسائن اکسیر ہاضمہ کی ایک خوراک کے اندر اس جوہر صلاحیت کی مقدار ۱/۴ رتی ہے اور اس پر تاثیر کا یہ عالم ہے کہ حلق سے اترتے ہی جیسے ہاضمہ یا گیسٹرک جوس سے ملکر صادق یعنی سچی بھوک پیدا کرتا ہے ۔

کیلسیم یا موتی والا چونا

آدتیہ رسائن میں خاص قسم کے چونے کا استعمال ہوتا ہے اور یہ چونا وہی ہے جو قیمتی موتیوں میں پایا جاتا ہے اور کئی کیمیاوی ترکیبوں سے آدتیہ رسائن فارمیسی میں خاص نگرانی کے اندر بڑی احتیاط سے مونگا شنکھ سیپ سنجر مقوی دل و مفرح ادویہ سے بنایا جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ آدتیہ رسائن کے متواتر استعمال سے ہڈیاں مضبوط ہوتی اور ان کا کھوکھلا پن دور ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ چونا کی کمی سے جب پھیپھڑوں اور ہڈیوں کی بناوٹ کمزور ہونی شروع ہو جاتی ہے اور مرض دق یا سل کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے اس وقت آدتیہ رسائن دوران خون میں مل کر پھیپھڑوں اور ہڈیوں میں سرائت کرتا ہے ۔ تب ان خطرناک امراض کے حملہ سے سلطنت جسم کو عین نازک وقت میں بچا لیتا ہے ۔

مقوی دماغ و اعصاب اجزا

آدتیہ رسائن میں مزید برآں کئی اور مقوی دماغ و اعصاب اور مصفی خون اجزا ہیں جو آدتیہ رسائن کے ذریعہ جذب خون ہو کر جگر پھیپھڑوں اور دل کو سیراب کرتے ہوئے دماغ میں داخل ہوتے ہیں اور حافظہ عقل توجہ و یکسوئی و غیرہ بے شمار دماغی و اعصابی طاقتوں کو نشو و نما دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آدتیہ رسائن دماغی کام کرنیوالوں پروفیسروں طالبعلموں ایڈیٹروں وغیرہ کیلئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے مصفی خون اجزا کی شمولیت سے آدتیہ رسائن پرانی سے پرانی خرابی خون اور کمی خون میں حیرت انگیز فائدہ کرتا ہے اور حقیقت یہ نسخہ کیمیائے بدن ہے کایا کلپ ہے اور ہندوستانی دماغ کی بہترین ایجاد ہے قیمت ۷ روزہ دوا (عہ / ر) ۳۰ روزہ ۳ ٪ محصول ۸ / ر علاوہ ۔

موجد مہتہ سیتارام دت کوبراج آدتیہ رسائن انار کلی لاہور

آدتیہ رسائن
طاقت کی اکسیر دوائیں

مردانہ کمزوری - جریان سرعت نامردی کی نہایت مفید دوا

رفیق جوانی
ہے

عورتوں کے امراض رحم فتور حیض سیلان بانجھپن اور ڈھلتی جوانی میں

سالہا سال کا آزمودہ نسخہ
ہے

پرانی بدہضمی جسمانی و اعصابی کمزوری بواسیر دائمی زکام درد گنٹھیا

ذیابطیس کمزوری دل و دماغ جگر اور گردہ میں

نہایئت مفید دوا
ہے

تازہ اور زندگی بخش خون پیدا کرنے والی !

مصفیٔ خون
ہے

مرد عورت کی منی اور رحم مادہ پیدائش کو طاقتور بنا کر تندرست اور

خوبصورت اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتی

ہے باقاعدہ استعمال سے مستقل اثر رکھنے والی طاقت بخش دوا

ہر موسم و ہر عمر میں قابل استعمال ہے

قیمت ۷ روزہ دوا (عہ) ۳۰ روزہ دوا تین روپے (سے)

۳۰ روزہ دوا کے دو پیکٹ پانچروپیہ گیارہ آنہ (۵ ؍ ۱۱)

۳۰ روزہ دوا کے تین پیکٹ آٹھ روپے (۸ ؍)

ڈاک محصول ہر حالت میں ۸ آنہ علاوہ ہ

جوانی دیوانی

کی بے تحاشا غلطیوں اور خود کردہ بداعمالیوں نیز غم فکر کثرت محنت و بدپرہیزی یا استعمال منشیات۔ کثرت عیاشی سے زائل شدہ طاقت اور خوبصورتی کو دوبارہ بحال کرنے اور بڑھاپے اور جوانی کی کمزوری دور کرنے کیلئے آدتیہ رسائن کے باقاعدہ استعمال کیساتھ ساتھ مقامی نقائص کی اصلاح کیلئے

من متھ طلاء

کی بھی اکثر ضرورت رہتی ہے جو نہایئت قیمتی اجزا کا ایک بہت ہی مفید مقوی عضو طلاء ہے جو عام تناسلی کمزوری کیلئے تندرست ل فا۔ شخص بھی بغیر کسی پرہیز و احتیاط کے استعمال کر سکتے ہیں ہ

قیمت - چھ ماشہ دو روپیہ آٹھ آنہ (۲ ؍ ۸) ایک ماہ کی خوراک "آدتیہ رسائن" معہ من متھ طلاء پانچروپیہ (۵ ؍) محصول ۸ آنے علاوہ ہ

مسوجد - مہتہ سیتارام دت کویراج آدتیہ رسائن انارکلی لاہور

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ایک سال کے تجربہ کے بعد

میں نہائت خوشی کے ساتھ تصدیق کرتا ہوں کہ **آدتیہ رسائن** واقعی نہائت سودمند اور بہترین ٹانک ہے میں اس بہترین ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور ضرورت منداصحاب سے پرزور سفارش کرتا ہوں کہ وہ آدتیہ رسائن کے استعمال سے مستفید ہوں اور صحت و توانائی حاصل کرکے صحیح معنوں میں زندگی کا لطف اٹھاویں۔

دستخط حکیم امر سنگھ جائنٹ سیکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرس دہلی

متفقہ تائید

ڈاکٹر ایم پی بھٹناگر میڈیکل آفیسر چندرسی ڈاکٹر ہریچند سود۔ ایم بی بی ایس میڈیکل آفیسر نابھہ ڈاکٹر منتھراس صاحب اسسٹنٹ سرجن میڈیکل آفیسر سول ہسپتال جہلم لفٹننٹ کرنیل بخشی ہیمراج صاحب کوارٹر ماسٹر جنرل جموں ڈاکٹر نرنجن سنگھ آئی ایم۔ ڈی اسٹیشن ہسپتال راولپنڈی ڈاکٹر مکھن سنگھ صاحب قیصر ہند میڈلسٹ سابق میڈیکل آفیسر کنٹونمنٹ ہسپتال راولپنڈی جناب عبدالرحمن صاحب بی اے ڈی آئی آف سکولز۔ سردار سندر سنگھ صاحب ہیڈ ٹرین ایگزامنیر سوفی الیسٹ بنک۔ سردار حبیب علیخان صاحب صوبہ دار بیچاری۔ لالہ تمارام صاحب تحصیلدار بہرام پور۔ جناب غلام محمد صاحب صوبہ دار مشور چودری سالگرام بی اے مورانوال کے علاوہ ہزارہا اصحاب کی بارہا متفقہ تائید ہے۔ کہ

آدتیہ رسائن

طاقت کی اکسیر دوا ہے

موجد مہنتہ سیتارام دت کویراج انار کلی لاہور

فخرِ ہند مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب

کے دست مبارک سے قائم کردہ ہندوستان کی معتبر طبی جماعت

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی

کے معزز جائنٹ سیکرٹری نے ایک سال کے تجربہ کے بعد

آدیتیہ رسائن

کو ایک بہترین ایجاد بتلاتے ہوئے اپنی زوردار تصدیق کیساتھ صحت و توانائی کے خواہشمند اصحاب کے لیے پُرزور سفارش کرتے ہوئے بطور اعزاز



پیش کرنیکی مسرت کا اعلان کیا۔ مزید برآں

ہز ہائینس نواب سید **حامد علی خان** صاحب بہادر والیٔ ریاست رامپور

صدر جلسہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی

اور عالیجناب مسیح الملک بہادر حکیم محمد اجمل خان صاحب کیمعیت میں ہندوستان کے نامی گرامی ویدوں اور طبیبوں کی حاضری میں بمقام رامپور آدیتیہ رسائن کے اجزا کی ریسرچ و تحقیقات کے کاغذات جب معزز سیکریٹری نے اپنی

تصدیقی رائے

کے ساتھ پیش کئے تب ان پر بالاتفاق پسندیدگی و دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔

گلاب سنگھ پریس لاہور میں باہتمام مہتہ سیتارام دت پرنٹر و پبلشر چھپکر لاہور انار کلی سے شائع ہوئی۔

باتصویر رہنما شادی کتاب | باتصویر رہنما خاوند کتاب

تحفہ شادی

اپنی بھلائی اور اولاد کی بہتری کے لیے پڑھو

فہرست مضامین ۔ مضمون کی فضیلت

پرلطف شادیاں ۔ پودوں میں وصال ۔ دلچسپ نوٹ حیوانات میں جذبہ نسل کے مشاہدات ۔ مردانہ و زنانہ پوشیدہ تناسلی بناوٹ باتصویر رنگین (بلاک) حفاظت منی کی فضیلت منی کی خصوصیت ۔ دلچسپ نتائج حیوانات میں گر بہار ربانی تقی استعمال طبی و اخلاقی خاص ہدایات ۔ آداب صحبت بطریق اسلام ہدایات صحبت بطریق شاستر ۔ جذبہ شہوت کی نفی شادی کی فضیلت ۔ پیغمبر اسلام کا قیمتی فرمان ۔ بھگوان منو کا فرمان نزدیکی رشتوں میں شادیاں و اکی و عارضی شادیاں ۔ طلاق بے میل شادیاں ۔ فرائض نامہ شادی ۔ فرائض نامہ خاوند فرائض نامہ بیوی قیمتی ایڈیشن ۔ خاوند بیوی کی ملاقاتیں سہاگ کی راتیں ۔ مشورہ و ہدایت ۔ شادی سے پہلے تیاری ۔ ٹیکس کا ناجائز استعمال ۔ بچہ دانی کا دستور العمل بچہ پیدائی کا پروگرام بستر ۔ لباس غذا جسمانی و روحانی مشغلات تناسلی امراض کا طبی قدرتی و روحانی علاج وغیرہ قیمتی مضامین سے لبریز ہے ۔

دوسرا ایڈیشن قیمت باتصویر مجلد کتاب ۵ صفحہ ۲۰ محصول ۸ ر

اپنے شہر کے کتب فروشوں سے طلب کریں یا پتہ ذیل سے منگوا ئیں

تحفہ خاوند

نئے یا پرانے شادی شدہ جوان یا بوڑھے مردوں کے لئے طبی و اخلاقی مکمل رہنما ہے ۔ خاوند بیوی کے تعلقات اولاد کی پرورش و پیدائش کے متعلق مشورہ وغیرہ بے شمار مضامین سنجیدگی و پاکیزگی سے تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے ۔ مردانہ پوشیدہ امراض کا مکمل علاج درج کیا گیا ہے اس کتاب کے اندر تحفہ زندگی تحفہ شباب رہنمائے جوانی ۔ رہنمائے خاوند کا مضمون درج کر دیا گیا ہے ۔ کوئی خاوند اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہنا چاہیئے ۔ قیمت باتصویر مجلد ایک روپیہ مع علاوہ

باتصویر رہنما بیوی کتاب

تحفہ بیوی

نئی و پرانی شادی شدہ یا قابل شادی جوان عورتوں کے لئے نہایت کارآمد ہدایات کا قیمتی مجموعہ ہے جو خانہ داری زندگی کا سچا بھید بتاتا اور صحیح معنوں میں ناصح دلسوز ہے

قیمت باتصویر مجلد ۱۲ محصول ۳ ر

مصنفہ ۔ مہتہ سیتارام دت کویراج آدینہ رسائن انارکلی لاہور

تحفہ شادی کے تعریفی خطوط

پروفیسر شو شرما صاحب ممتحن آیوروید آچاریہ آل انڈیا آیورویدک مہامنڈل ریلوے روڈ لاہور - میرے علم میں یہ پہلی کتاب ہے جو نازک تناسلی مضمون کو پاکیزگی سے سمجھاتی ہے - آپ نے سائینس کو خلاق سے رواج کو پوتر تا سے اور صداقت کو بے حد ضرور پر قابل مبارک کامیابی سے ملا دیا ہے ۔

شریمان لالہ ویسراج جی بیچتا - بی اے ایل ایل بی وکیل گوجرانوالہ اس اہم مضمون کو ایسے سنجیدہ اور دلچسپ پیرایہ میں ادا کرنا آپ ہی کا حصہ ہے - میں نے اس مضمون پر پہلے بھی کتابیں پڑھی ہیں مگر سچ کہتا ہوں کہ ان میں نوجوانوں کے لئے ہدایات مناسب الفاظ میں درج نہیں ہیں - وہ بجائے کارآمد ہونے کے برا اثر ڈالتی ہیں - آپ نے اس امر کا خاص خیال رکھا ہے اور ہر ہدایت کے لئے موزوں اور سنجیدہ الفاظ استعمال کئے ہیں ۔

خوب لکھا ہے تحفہ شادی

نوجوانوں کو خضر راہ بن کے ! ! — راہ دکھاتا ہے تحفہ شادی !

ازدواجی سے مدعا کیا ہے ؟ — یہ بتاتا ہے تحفہ شادی !

سچ تو یہ ہے کہ اس زمانے میں — اک مسیحا ہے تحفہ شادی !

وقت شادی یہ دے دو جوڑی کو — سب سے اچھا ہے تحفہ شادی !

ہے مبارک کا مستحق یکتا — جس نے لکھا ہے تحفہ شادی

شریمان ودیا ساگر صاحب ایم اے ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور - تحفہ شادی نوجوانوں کیلئے ضروری سنجیدہ اور علی ہدایات دیتا ہوا مضمون کے اخلاقی پہلو کو ہر حالت میں مد نظر رکھتا ہے نسلی مضامین پر یہ کتاب نایاب ہے ۔

بتصویر کتاب ۵۰۰ صفحہ مجلد مصنفہ مہتہ سیتا رام ٹھکر راج آیوریدیہ سائنس ہاؤس قیمت ۱۲؍ محصول ۸؍

نظم در تعریف تحفہ شادی

از شری یمان متھرا ناتھ جی گوسوامی بانکے لاہور

پڑھکر کتاب دنیا کہتی صد آفریں ہے
تحفہ کے ہر ورق کا ہر لفظ عنبریں ہے
ہر بات روح پرور ہر ذکر دلنشیں ہے
گویا کہ گنجِ حکمت گر ہے تو بس یہیں ہے

یہ رہنمائے انساں یہ خیر خواہ پیراں
یہ مشفقِ غریباں یہ کارسازِ رنداں

مضمر ہے رازِ ہستی انجامِ زندگی ہے
تحفہ اسے نہ سمجھو پیغامِ زندگی ہے
اسکو پڑھے وہ جو کہ ناکامِ زندگی ہے
پیچ مانشار فیقو یہ جامِ زندگی ہے

اس میں ہے ہدائت بھی اسمیں ہے نصیحت بھی
اس میں ہی طریقت بھی اسمیں ہے فضیلت بھی

ہر باب پُر سبق ہے ہر فصل پُر اثر ہے
تاثیر سے موثر عبارت کا ہر بشر ہے
تحفہ شادی کیا ہے اک طلسمی شجر ہے
ہر پتہ پتہ گل ہے ہر شاخ پُر ثمر ہے

پیدائش و فزائش ترکیب گر بھداں کو
دیکھو کتاب پڑھکر جادو اثر بیاں کو

نوٹ

کتاب کی مکمل فہرست مضامین اور شاعران نامدار کی رنگین نظمیں دیکھنے کیلئے پہلا فرما ارکے ٹکٹ پر مفت طلب کرو

ہندوستان کی مذہبی، علمی، ملکی اور طبی شخصیتوں سے

چشمۂ زندگی و طبی مشورہ کی متفقہ تعریف

مہاتما ہنسراج جی دیانند کالج لاہور

فی الواقعہ چشمۂ زندگی میں بہت سی مفید باتیں درج ہیں

پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے صاحب

چشمۂ زندگی کو بڑے بڑے برگزیدہ لیڈروں نے پسند کیا ہے۔ آپ کی کوشش قابل قدر ہے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب دہلی

چشمۂ زندگی ضرور مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ لائق مصنف نے خاص طور پر محنت کی ہے۔

مشہور علامہ پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ

طبی مشورہ اور چشمۂ زندگی کی نایاب اور قابل قدر ہدایات رفاہ خلق کیلئے نہایت ہی مفید اور ضروری تھیں جن کی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عنایت فرما کر نعم الرفیق حبذا الشفیق کہلانیکا استحقاق بخشا

خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نورالدین صاحب قادیانی

چشمۂ زندگی کو میں نے نہایت دلچسپی سے پڑھا آپکی محنت قابل قدر ہے مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ملک اس کی قدر کرے۔

دیوان بہادر ٹیک چند صاحب کمشنر انبالہ

چشمۂ زندگی نہائت مفید اور دلچسپ ہے۔

سردار بھگت سنگھ صاحب ایم اے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات لاہور

چشمۂ زندگی واقعی نوجوان کا سچا رفیق۔ اور والدین کا خیر اندیش ہے۔

علاوہ ازیں

مسٹر کنور سین صاحب ایم اے ہائیکورٹ جج جموں۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ایم۔ اے ایم۔ آر سی لاہور۔ پروفیسر دیوانچند ایم۔ اے پرنسپل دیانند کالج کانپور۔ ڈاکٹر ایم۔ ایل پوری سول سرجن سیالکوٹ۔ لالہ جگن ناتھ صاحب ایم اے سینئر سب جج بہادر دہلی سردار آتم سنگھ صاحب ایم اے سب جج جالندھر شیخ انعام علی صاحب بی اے سیشن جج حصار جیسے معزز اصحاب اور بیشمار اخبارات کی متفقہ تائید ہے کہ

"یہ کتب نہائت مفید دلچسپ اور قابل غور ہیں"

زندگی کی ہر منزل میں کامیابی کا رہنما ۔ بے بہا تعلیمی کورس بنام

قانون فضیلت

صحت۔ دولت۔ عقلیت اور راحت کا رہبر۔ دینی و دنیوی علوم کی کنجی چھ کورسوں اور بیشمار قیمتی اسباق کا مجموعہ۔

تمہیدی ہدایات۔ خاموشی پوشیدگی اور باقاعدگی کی حقیقت اور فضیلت مشق کے آسان طریق۔

کورس نمبر ۱۔ قوت ارادی کی فضیلت۔ خیال اور کلام کی ماہیت۔

کورس نمبر ۲۔ یکسوئی اور ضبط کی فضیلت۔ مکمل اور آسان طریق۔ عملی ہدایات۔

کورس نمبر ۳۔ قواعد مسمریزم و مکمل طریق ہپناٹزم معہ تصاویر۔

کورس نمبر ۴۔ علاج بذریعہ قوت ارادی۔ عالمگیر قوانین صحت۔

کورس نمبر ۵۔ روشن ضمیری اور اس کے حصول کی آسان مشقیں۔

کورس نمبر ۶۔ بنام منزل راحت۔ غم۔ فکر۔ خوف و خطر کا آخری علاج۔

(نوٹ) اس تعلیمی کورس کے لئے داخلہ کی فیس عوام سے کم از کم ۱۰ روپیہ۔ امراء سے کم از کم ۵۰ روپیہ (یا حسب حیثیت زیادہ جو وہ خوشی سے پیش کریں) اس کے علاوہ اور کوئی فیس نہیں لیجاتی۔ فیس داخلہ بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنی چاہیے۔ یا تمہیدی ہدایات بذریعہ وی۔ پی ارسال ہوتی ہیں۔

مفصل واقفیت کے لئے پراسپکٹس یا فہرست مفت طلب کرو

مصنف

مہتہ سیتارام دت کوبراج

آدتیہ رسائن
انارکلی لاہور

لاہور برانچ (متصل ہسپتال چوک ریلوے روڈ) سے مشورہ کرو

راولپنڈی صدر کے مشہور معالج

متعدد طبی و اخلاقی کتب کے مشہور مصنف

بنگال سے سند یافتہ

مہتہ سیتا رام دت کویراج

کی زیر نگرانی تیار کردہ

آدتیہ اوشدھالہ راولپنڈی

قائم شدہ سنہ ۱۹۰۵ء

کی مفید عام ادویہ - آلات و ہر دلعزیز کتب سے

جسمانی اور اخلاقی

فائدہ اٹھاؤ

ہندوستان کی مایہ ناز مذہبی۔ علمی۔ ملکی اور طبی شخصیتوں سے

چشمۂ زندگی و طبی مشورہ کی متفقہ تعریف

مہاتما ہنسراج جی دیانند کالج لاہور
فی الواقعہ چشمۂ زندگی میں بہت سی مفید باتیں درج ہیں

پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے صاحب چشمۂ زندگی کو بڑے بڑے برگزیدہ لیڈروں نے پسند کیا ہے۔ آپکی کوشش قابل قدر ہے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلی
چشمۂ زندگی ضرور مفید ثابت ہوگی۔ لائق مصنف نے خاص طور پر محنت کی ہے۔

مشہور عالم پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ
طبی مشورہ اور چشمۂ زندگی کی نایاب اور قابل قدر ہدایات رفاہ خلق کیلئے نہایت ہی مفید اور ضروری نفیس جنکی اشاعت کی توفیق حکیم مطلق نے آپکو عنایت فرما کر نعم الرفیق و حبذا الشفیق کہلانیکا استحقاق بخشا۔

خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نورالدین صاحب قادیانی
چشمۂ زندگی کو میں نے نہایت دلچسپی سے پڑھا آپ کی محنت قابل قدر ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اگر ملک اس کی قدر کرے۔

دیوان بہادر ٹیکچند صاحب کمشنر انبالہ
چشمۂ زندگی نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔

سردار بہادر بھاگت سنگھ صاحب ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات۔ لاہور
چشمۂ زندگی واقعی نوجوانوں کا سچا رفیق اور والدین کا خیر اندیش ہے۔

علاوہ ازیں

مسٹر کنور سین صاحب ایم۔ اے ہائیکورٹ جج جموں۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ ایم۔ اے ایم۔ ایل سی لاہور۔ پروفیسر دیوان چند ایم۔ اے پرنسپل دیانند کالج کانپور۔ ڈاکٹر ایم۔ ایل پوری سول سرجن سیالکوٹ۔ لالہ جگن ناتھ صاحب ایم۔ اے سینئر سب جج دہلی۔ سردار آتم سنگھ صاحب ایم۔ اے سب جج جالندھر۔ شیخ انعام علی صاحب بی۔ اے سشن جج حصار جیسے معزز ہستی اور بیشمار اخبارات کی متفقہ رائے ہے کہ یہ کتب نہایت مفید دلچسپ اور قابل غور ہیں۔

رشیوں اسلامی حکما اور مغربی علما سے تسلیم شدہ سچائی

آلہ دستی جنتر

ایک تریاق ہے جس کے ذریعہ گذشتہ چوتھائی صدی میں لاکھوں اشخاص واقف ہو کر مستفید ہو چکے ہیں یہ مکمل آلہ ہر قسم کی بدہضمی قبض دائمی یا عارضی زنانہ و مردانہ بیشمار امراض بواسیر نزلہ۔ دمہ۔ ضیق النفس بخار درد گردہ درد سر دائمی زکام کھانسی پیٹ درد خرابی خون وغیرہ امراض کے تدارک کیلئے نہایت مفید اور سریع التاثیر ہے مکمل سامان اعلیٰ قسم دیرپا قیمت تین روپے ۳ روپے محصول ڈاک و پیکنگ (عہ) مفصل واقفیت کیلئے ڈاکٹر پانی یا شودھن ودھی قیمت (۴) مطالعہ کرو ؛

آلہ نبولی کرم جنتر

اس آلہ کا بیان "ڈاکٹر پانی" بقیمت (۴) میں مفصلاً درج ہے۔ یہ خاص بناوٹ کی ربڑ کی لچکدار نالی ہوتی ہے جس سے ہر شخص خود بلا دوسرے کی مدد کے معدہ کو سادہ پانی سے بخوبی دھو کر بلا تردد و تکلیف یوگیوں کی طرح صاف کر سکتا ہے یہ قدرتی طریق دائمی بدہضمی۔ کھٹے ڈکاروں گرانی معدہ۔ درد معدہ کے علاوہ غذا کے جزو بدن نہ ہونے کے جملہ عوارضات کو نہایت خوبی سے دور کرتا ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول سات آنے (۷)

بے شمار تعریفی خطوط سے بطور نمونہ

رائے بہادر لالہ رلا رام جی ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور واقعی بہت مفید چیز ہے ایک دستی جنتر اور بھیجیں۔

جناب سعد اکرم خان صاحب تحصیلدار جموں کئی عدد آلات آپ سے منگوائے یہ زندگی کا محافظ ثابت ہوا ہے

ڈاکٹر درگا دت جی ہیڈ میڈیکل افسر سنواری۔ کئی آلات آپ سے منگوائے مریضوں پر تجربہ کیا بہت مفید ثابت ہوئے

بخشی رامداس جی ممبر دربار پونچھ۔ آلہ دستی جنتر بہت مفید چیز ہے۔

ہندوستان کی معتبر طبی کانفرنس کے جائنٹ سیکرٹری کی رائے

کامل ایکسال کے تجربہ کے بعد

میں نہایت خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ آدینہ رسائن واقعی نہایت سودمند اور بہترین ٹانک ہے میں اس بہترین ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں اور ضرورتمند اصحاب سے نہایت زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ آدینہ رسائن کے استعمال سے مستفید ہوں اور صحت و توانائی حاصل کر کے صحیح معنوں میں زندگی کا لطف اٹھائیں :۔

دستخط حکیم امیر سنگھ جائنٹ سیکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی

متفقہ تائید

آدینہ رسائن کے متعلق دنیا کے ہر طبقہ سے ڈاکٹروں حکیموں اور خریداروں کے بیشمار حوصلہ افزا تعریفی خطوط اور بار بار کی فرمائشوں سے ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ جو شہرت اور کامیابی تقویت ادویات سے نصیب ہوئی ہے وہ نسبتاً بہت کم دیسی یا ولائتی بیش قیمت ادویات کے حصہ میں آئی ہے مزید اطمینان کیلئے نہایت مفید اور کارآمد ہدایات اور واقفیت سے بھرپور دلچسپ بالتصویر رسالہ "کرشمۂ طاقت" مفت منگوا کر مطالعہ کرو :۔

نرخ آدینہ رسائن

۷ روزہ خوراک قیمت عہ پندرہ روزہ ۱۲ عہ ۳۰ روزہ سے ۳ محصول ۷ ر علاوہ

۳۰ روزہ خوراک کے دو پیکٹ قیمت ۱۱ عہ " " "

" " ۳ " " ۱۶ عہ ۱۲ ر "

" " ۶ " " ۳۰ صہ عہ ر "

" " ۱۲ " " للعہ ۹ ر "

۷ روزہ خوراک کے ۱۲ " "

½ درجن اور ایک درجن پیکٹ پر مزید کمیشن یا رعایت صفحہ ۵ پر دیکھو :۔

ادویات و کتب کے دہلی ایجنٹ :۔ بال بہار چاندنی چوک

طاقت کی مستند دوا

چندر رسائن

ہزاروں سال

کے پرانے ویدک گرنتھوں کے مشورہ اور ذاتی تجربہ سے نئی ترکیب سے تیار کیگئی ہے آدینہ رسائن کے ساتھ ساتھ اور علیحدہ بھی باقاعدہ چندر رسائن کا استعمال یقینی طور پر بے اولاد مرد عورت کو تندرست نرینہ اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔

مختصر فوائد :-

المرض پیشاب جریان احتلام کمزوری باہ ذیابیطس وغیرہ امراض منی اور زنانہ امراض سیلان رحم خرابی حیض ہسٹیریا اور بار بار اسقاط یا اٹھراہ کیلئے یہ اکسیری نسخہ ہے نیز حافظہ کی خرابی کند ذہنی جگری دلی دماغی کمزوری امراض چشم دائمی زکام نوابسیر بدہضمی کے دور کرنے میں نہایت اعلیٰ اور زندگی بخش خون پیدا کرنیوالی ہے۔

قیمت پندرہ روز خوراک عہ محصول ۷ر

ایکماہ ۲ر صہ معہ محصول۔

نوٹ چندر رسائن اور آدینہ رسائن دونوں ایکماہ کیلئے معہ محصول عہ ار

تعریفی خطوط

لالہ کشمیر واس صاحب سب ڈویژنل افسر ہڑ لوکی ضلع گوجرانوالہ اس وقت دو تندرست بچے اور ایک لڑکی میرے سامنے آپکی عنایت اور ان ادویہ کے خوشگوار پھل ہیں۔

دیوان جیت رام صاحب راحب میجر افواج مہاراجہ صاحب کشمیر سرینگر۔ آپکی دوائی چندر رسائن کی تعریف کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے ہیں نے از حد مفید پائی ہے۔

جناب سروار غلام رسول صاحب منیجر کورٹ آف وارڈس مٹھہ ٹوانہ۔ بفضلہ تعالیٰ اب میری صحت اچھی ہے احتیاطاً حسب مشورہ دوائی مزید استعمال کرونگا چندر رسائن اور آدینہ رسائن ایکماہ کیلئے وی۔ پی ارسال فرمائیں۔

دیوان اننت رام چیف جج حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر۔ چندر رسائن میری استری کیلئے ایک ماہ کی خوراک روانہ فرمائیں۔ ان کی طبیعت بہ نسبت سابق اچھی ہے ؛

ادویات و کتب کے امرتسر ایجنٹ :- میسرز سری رام گنگا رام ڈرگسٹ ہال بازار

پانچ اکسیری نسخے

اکسیر احتلام

سندر رسائن

رات کو خواب میں بے اختیار منی کا
ضائع ہو جانا اور خیالات کی پریشانی جسکی
بے خوابی اور سٹیرز باکیلئے مفید ہے۔
قیمت ۷ روزہ خوراک عہ ایکماہ للعہ
نوٹ مجرد مریضان کثرت احتلام کو
آدینہ رسائن اور سندر رسائن ملا کر
استعمال کرنا چاہیئے

اکسیر مقوی باہ

کانتا رسائن

مقوی باہ اور نروائن ٹانک ہے
بوڑھوں کمزوروں کیلیئے ایک نعمت ہے
تازہ خون اور گاڑھا وریہ پیدا کرتی اور مصفی
خون ہے امراض رحم کمزوری نطفہ سیلان
اور ذیابیطس میں نہایت مفید ہے قیمت
پندرہ روزہ صہ محصول ایکماہ
معہ محصول عہ

معجون اکسیر السبان

آدینہ لو ٹیک پاک
قیمت درجہ اول عنہ
درجہ دوم عہ سیر
محصول
علاوہ

اکسیر زنان

مہا یوگ رسائن

خون حیض کا کم ہونا یا درد سے آنا تمام جسم
واعضا میں درد ٹکا رہنا وغیرہ امراض متعلقہ
مستورات کے علاوہ مرد عورتوں کی امراض درد رنج
کمی اشتہا کھٹے ڈکار پیٹ درد دائمی قبض
کیلیئے یہ نہایت مفید مرکب ہے۔
قیمت ۳۲ گولی عہ ریکھنڈ گولی ہے
محصول علاوہ

اکسیر مردی

من منتھر رسائن

کیسر کستوری مکر دھوج وغیرہ
بیش قیمت امیرانہ اجزاء کا بڑے درجہ
کا مقوی باہ نسخہ ہے جو کمزوروں بوڑھوں
اور نامردوں کیلیئے اکسیر ہے۔
قیمت ۷ روزہ خوراک ہے
ایک ماہ کیلیئے سنہ
علاوہ محصول

کتب و ادویات کے گوجرانوالہ ایجنٹ :- بھائی شام سنگھ عطار ۲ ، اڈورڈ میڈیکل ہال

آدینہ اوشدھالیہ کی اکسیر نمبرا ۔ قبض کی لاجواب دوا

آدینہ قبض کشا گولیاں

قبض کشا ادویہ کا سرتاج
ہزارہا سے تصدیق شدہ

آدینہ قبض کشا گولیاں

بدہضمی ۔ دائمی قبض ۔ پیٹ درد ۔ بواسیر یرقان ۔ تلی ۔ زکام اور بخار میں نہایت مفید ہیں ۔

نرخنامہ

۳۲ گولی	قیمت	۸ر	محصول	۷ر
یکصد "	"	۶؎ر	"	۷ر
" گولیوں کی ۳ ڈبیہ	"	ہے ر	"	۷ر
" " ۶ "	"	۴؎ر	"	۱۰ر
۶۰۰ گولی کا ایک ڈبہ	"	للعہ ر	"	۱۰ر
یکصد گولیوں کی ۱۲ ڈبیہ	"	۴؎عہ ر	"	۱۲ر
۱۲۰۰ گولیوں کا ایک ڈبہ	"	لعہ ر	"	۱۲ر
۳۲ گولیوں کے ایک درجن پیکٹ	"	صر	"	۹ر

تعریفی خطوط

راۓ صاحب ڈاکٹر گوپال داس صاحب سول سرجن ہٹیاں کہتے ہیں آپکی قبض کشا گولیاں واقعی نہایت اعلیٰ ہیں ۔

ڈاکٹر مہتہ رام لعل صاحب اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی آدینہ قبض کشا گولی میں نے خود استعمال کی با آسانی صبح کے وقت کھل کر پاخانہ آجاتا ہے ۔

راۓ بہادر لالہ رلا رام صاحب اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ جو گولیاں قبض کشا پہلے بھجوائی تھیں وہ مفید ثابت ہوئیں یکصد گولی اور وی ۔ پی بھیجیں ۔

مہتہ رام چند صاحب سیکرٹری اینگلو ویدک مڈل اسکول لاہور آپکی قبض کشا گولیوں سے بہتوں کو فائدہ ہوا ہے

حکیم عنایت اللہ صاحب میونسپل کمشنر شاہدرہ قبض کشا گولی لائق تعریف ہے ۔

حکیم خلیفہ محمد صادق صاحب احمد رانی پور میں نے بہت حکیموں سے قبض کشا گولیاں طلب کیں سب ان میں یہ لاثانی ہیں

راۓ صاحب لالہ لال چند صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ایبٹ آباد سنہ سال سے یہ ہمارے گھر میں استعمال ہو رہی ہیں

باتصویر رسالہ کرشمۂ طاقت مفت طلب کرو

خرابی خون سفید داغ نئی و پرانی آتشک ہنجیروں پھوڑے پھنسی کیلئے اکسیر مصفیٰ خون

آدنیہ مصفیٰ خون جوہر

یہ مصفیٰ خون مقوی جوہر نہایت ہی نایاب مشہور و معروف مصفیٰ خون و مقوی خون ادویات کو لیکر بڑی محنت اور لگاتار کوشش سے تیار کیا جاتا ہے بھوک پیدا کرنا اور قبض کشا ہونیکے علاوہ مقوی اجزا کی شمولیت کے سبب لال خون کی مقدار بڑھاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کی خوراک عہ محصول ۷ر ایک ماہ کی خوراک ؎ معہ محصول۔

ہر طبقہ کے ڈاکٹروں سے تصدیق شدہ نیم۔ کاربالک۔ گندھک وغیرہ دافع عفونت و کرم کش ادویات کا صابن

آدنیہ میڈیکل سوپ

داد۔ پھوڑا پھنسی خارش ہر قسم اگزیما۔ چھائی کیل کہن۔ بدنما داغ۔ بالچر جوؤں کا پیدا ہونا۔ کھٹمل پسوؤں کے کاٹنے وغیرہ کی تکلیف میں نہایت مفید ہے آتشک کے زخم کاربنکل بھگندر وغیرہ گندے زخموں کو ڈریس کرنے اور دھونے کیلئے پانی میں حل کرکے بطور لوشن استعمال کیا جاتا ہے متعدی امراض ہیضہ۔ پلیگ۔ انفلوئنزا چیچک بخار محرقہ میں منہ ہاتھ اور جسم کو دھونے سے وبائی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت ۳ چاکی ۶ر بارہ چاکی عہ

خوبصورتی کا محافظ

آدنیہ اوبٹن

خوشبودار۔ چہرے کے بدنما داغ۔ کیل چھائی ہٹانے والا ہے۔

قیمت فی بکس ۸ر تین بکس عہ ۶ بکس ع

آنکھوں کا محافظ۔ مقوی بصر سرمہ

آدنیہ سرمہ

روزانہ استعمال کیلئے طالبعلموں اور باریک کام کرنیوالوں کو نہایت مفید ہے۔ قیمت سرمہ سیاہ فی تولہ ۸ر سرمہ سفید فی تولہ عہ

بمبئی ایجنٹ:۔ میسرز بسلی رام اینڈ برادرس ڈرگسٹ پرنسس سٹریٹ

تپ دق کے مریض ہرگز مایوس نہ ہوں

یہ غلط ہے کہ تپ دق لاعلاج مرض ہے

یاد رکھو! اگر تپ دق واقعی لاعلاج مرض ہوتا۔ تو آیوروید کے رشی مہرشی ہرگز اس کے علاج کیلئے نسخے جات وہدایات لکھ کر لوگوں کو دھوکے میں نہ رکھتے ہمت کرو اور متواتر تلاش کرو۔ نہ معلوم آپ کی صحت کن لفظوں کے اندر پوشیدہ ہے۔ رسالہ "انسداد دق وسل" قیمت ۴ر منگوا کر مطالعہ کرو۔

بالوں اور دماغی قویٰ کا شاندار محافظ

روپ ولاس تیل

سر پر لگانے والے بازاری تیلوں سے بدرجہا افضل ہے اسکی خوشبو قدرتی نہایت دلپسند ہے۔ بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرنا دیرتک کالا رکھنا اور سفید ہونے سے روکنا ہے قبل از وقت سفید شدہ بالوں کو متواتر استعمال سے قدرتی کالا کر دیتا ہے حافظہ اور دماغ کو تقویت دیتا چہرہ کو رونق اور طراوت بخشتا ہے دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب فائدہ بخش ہے۔

قیمت فی شیشی خورد ۸ر کلاں ۱۴ر

تریاق طاعون! تریاق طاعون!

آدینہ پلیگ ٹانک

اس طاعونی تریاق سے راولپنڈی میں کئی دوستوں اور ان کے بچوں اور کئی قیمتی اور عزیز زندگیاں بچی ہیں جناب سب ڈویژنل افسر صاحب اور جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر چھاؤنی نے ہماری کامیابی کی تصدیق فرمائی ہے۔

قیمت ۲۰ خوراک ۱۲ ، ۶۰ خوراک ۳ر باہر کے استعمال کیلئے ۱۲

کتاب حفظ صحت قیمت ۴ر

آدینہ اوشدکوش پندرہ اکسیری ادویہ کا خوبصورت بکس

نمبر	نام		قیمت	نمبر	نام		قیمت
۱	قبض کشا گولیاں ادویہ	اکسیر قبض	۳۲ گولی ۸/ ؛ ۱۰۰ " ۱ہ/	۹	ادویہ ٹھنڈی دل	اکسیر درد گردہ	۸ گولی ۴/ ؛ ۱۰۰ " ۱ع/
۲	ادویہ میوز بخی	اکسیر کھانسی	۱۶ گولی ۸/ ؛ ۱۰۰ " ۱ع/	۱۰	ادویہ بال بکھان	اکسیر اطفال	۳۲ گولی ۴/ ؛ ۲۰۰ " ۱ع/
۳	ادویہ کھا کھائی	اکسیر سفید	" "	۱۱	ادویہ شولا نرک	اکسیر درد سر	۸ گولی ۴/ ؛ ۱۰۰ " ۱ع/
۴	ادویہ جو دانتر	اکسیر بخار	" "	۱۲	ادویہ منجن	اکسیر دندان	۲ تولہ ۵/ ؛ ۴ " ۸/
۵	ادویہ بجہ بوس ساری	اکسیر حیض	" "	۱۳	ادویہ چورن	اکسیر ہاضمہ	۳۲ گولی ۴/ ؛ ۲۰۰ " ۱ص/
۶	ادویہ شلاکا	اکسیر کرہ	۴ عدد ۸/ ؛ ۱۲ " ۱ہ/	۱۴	ادویہ کف راج	اکسیر دمہ کھانسی	۳ ماشہ ۳/ ؛ ۲½ تولہ ۱ع/
۷	ادویہ جلاب دوز بخی دل	اکسیر جلاب	۸ گولی ۴/ ؛ ۱۰۰ " ۱ع/	۱۵	ادویہ بام	مرہم اکسیر درد	½ ا تولہ ۱۰/ ؛ ½ ۲ " عہ/
۸	ادویہ امرن	اکسیر الامراض	۳ ماشہ ۳/ ؛ ½ ۲ تولہ ۱ہ/		بطور تجربہ کوئی دوا طلب کرو		

نوٹ۔ آدینہ اوشدکوش مندرجہ بالا ۱۵ اکسیروں کا دلکش بکس ہے۔ جو گھر کی روزانہ تکلیف اور سفر میں نہایت کارآمد طبی رفیق ہے مکمل بکس چھوٹا قیمت ۵ محصول ۱۲/ مکمل بکس بڑا قیمت ۲۵ محصول ۱۲/ ۔
رہنمائے آدینہ اوشدکوش مفت۔

نوٹ۔ بکفوک نرخوں کی ذیل میں دی ہوئی سب ادویہ مکمل بکس سمیت مبلغ ۲۵ محصول عہ حسب ضرورت کوئی دوا مقررہ نرخ پر بطور تجربہ طلب کریں۔

علاوہ ازیں بھسم کشتہ جات ارشٹ معجون۔ رس، چورن گھرت تیل اور دیسی مفردات یونانی ساگری کبیر کستوری موتی وغیرہ مناسب نرخوں پر بہم پہنچائے جاتے ہیں۔

زندگی کی ہر منزل میں کامیابی کا رہنما قانونِ فضیلت کا مفصل بیان مفت!

مفصلات کے اصحاب کو ضروری مشورہ

مریض کو طلب ادویہ یا مشورہ کے وقت مندرجہ ذیل حالات تفصیل کے ساتھ لکھنے چاہئیں مریض کی عمر پورا پتہ۔ بیماری کے گذشتہ و موجودہ حالات اسباب علامات ہو اتفاقات مضرات خاندانی حالات۔ وزن۔ عام جسمانی حالت رنگت۔ مجرد شادی شدہ صاحب اولاد وغیرہ۔ مقامی یا موسمی اثرات سابقہ علاج کی کیفیت۔ نیند۔ بھوک پیاس۔ مردانہ طاقت درد اعضا پھوڑا پھنسی۔ پیشاب کی حالت۔ جریان منی حیض وغیرہ کے جملہ حالات۔

نوٹ۔ پرائیویٹ حالات کی سخت پوشیدگی رہتی ہے ایسے خطوط واپس کئے یا جلا دیئے جاتے ہیں۔

سارٹیفکیٹ

ہزاروں اصحاب ہر سال لوکل میں بذاتِ خود اور مفصلات میں بذریعہ خط و کتابت زیر علاج رہتے اور شفایاب ہوتے ہیں لیکن کسی شفایافتہ مریض سے کوئی ثنا و مدح بطور سرٹیفکیٹ طلب نہیں کیجاتی۔ البتہ معزز اصحاب مستفید اور خوش ہو کر خود ہی شکریہ کے تعریفی کلمات لکھ دیتے ہیں اور ہم اُن سے کچھ کچھ شائع کرا دیتے ہیں۔

شرائط ایجنسی مزید رعایت

مقررہ نرخوں کی سخت پابندی کیجاتی ہے۔ البتہ نادار مفلس مریضوں کے ساتھ جائز ہمدردی فرض سمجھا جاتا ہے۔ ایجنٹوں خریداروں اور مریضوں کو حسب ذیل مزید رعایت دیجاتی ہے

۱۰ سے ۲۵ روپیہ کی نقد یا وی پی یکمشت فرمائش پر ۱ فی روپیہ اور ۲۵ سے ۵۰ روپیہ کی نقد یکمشت فرمائش پر ۲ فی روپیہ اور ۵۰ سے ۱۰۰ روپیہ کی نقد یکمشت فرمائش پر ۳ فی روپیہ مزید رعایت مقررہ نرخوں پر مجرا دیجاتی ہے لیکن قانون نقصانات پر کوئی تجارتی یا شخصی کمیشن یا رعایت نہیں دی جاتی۔ کیونکہ یہ تجارتی دائرہ سے باہر ہے۔

ہمارا فرض

جتنے الممقدور ہر مریض کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اپنا طبی و اخلاقی فرض ادا کیا جاتا ہے۔ اور جائز شکایات پر پورا غور ہوتا ہے۔ مگر نتائج کا مالک وہی ایشور خداوند ہے۔ ”ہمت مرداں مدد خدا“ پر ہمارا بھروسہ ہے۔

مشہور کشتہ جات و ادویہ کی مزید تفصیل

نام دوا	قیمت	نام دوا	قیمت	نام دوا	قیمت
بسنت کسماکر	۷ روزہ خوراک للعہ فی تولہ للعہ	کشتہ ابرک سیاہ	فی تولہ عا درجہ خاص عہ	اکسیر آتشک	۱۴ روزہ دوا سے
بسنت مالتی	۷ روزہ للعہ فی تولہ درجہ اول للعہ	کشتہ قلعی	درجہ خاص فی تولہ صہ 〃 اول 〃 عا 〃 دوم 〃 عہ	اکسیر مرگی	ایک ہفتہ کیلئے سے
[illegible] پاک	۷ روزہ للعہ فی تولہ للعہ	کشتہ مونگا	فی تولہ عہ درجہ خاص عا	اکسیر ذیابیطس	۷ روزہ دوا سے
سنکر دھوج	درجہ اول فی تولہ لعہ دوم ۵۰ سوم ۲۵	کشتہ فولاد	فی تولہ عا درجہ خاص عہ	اکسیر پھلبہری	۷ روزہ دوا عا
چون پراش	درجہ اول فی سیر عہ 〃 دوم 〃 صہ	کشتہ [illegible]	نمبر اول فی تولہ عہ 〃 ۲ 〃 صہ	اکسیر دق وسل	۷ روزہ دوا للعہ
ادرک سپاری پاک	۱۶ خوراک عہ	کشتہ تانبہ	فی تولہ عا	اکسیر کالی کھانسی	۷ روزہ دوا عا
مقوی شلاجیت	درجہ خاص فی تولہ عا 〃 اول 〃 عہ 〃 دوم 〃 ۸	کشتہ مروارید	فی تولہ صہ	اکسیر درد کان	فی شیشی ۸
جوہر شلاجیت	درجہ خاص فی تولہ عہ 〃 اول 〃 صہ 〃 دوم 〃 عا	اکسیر دمہ	۷ روزہ دوا عا	اکسیر درد دندان	〃 ۸
کشتہ سونا	فی تولہ صہ	اکسیر بواسیر	۷ روزہ خوراک عا	اکسیر بچھو کاٹا	〃 ۸
کشتہ چاندی	نمبر اول فی تولہ عہ نمبر ۲ 〃 عا	اکسیر گنٹھیا	ایک ہفتہ کی دوا عا	اکسیر سانپ کاٹا	〃 عہ
کشتہ ابرک سفید	درجہ خاص فی تولہ عا 〃 اول 〃 عہ 〃 دوم 〃	اکسیر سوزاک	ایک ہفتہ کی خوراک سے	اکسیر چھیولا	۴ عدد عہ ۱۰ 〃 عا
				اکسیر [illegible] کی دوا	۷ روزہ خوراک عا

THE MARRIED LIFE

تحفہ خاوند

تحفہ بیوی



مہتہ سیتا رام دت کویراج - آدیتہ رسائن - لاہور

تحفہ شادی

مضمون کی فضیلت پُرلطف شادیاں - پوشیدہ بناوٹ باتصویر - قدرتی استعمال - خاص ہدایات - فرائض شادی
فرائض خاوند بیوی - خاوند بیوی کی ملاقاتیں - مجرد طلباء و برہمچاریوں کا پروگرام -
پوشیدہ امراض کا علاج وغیرہ بیشمار مضامین ۲۴۰ صفحہ مجلد قیمت ۱۲ ر محصول ۷ ر



راولپنڈی کے مشہور معالج
متعدد طبی و اخلاقی کتب کے مشہور مصنف
بنگال سے سندیافتہ

مہتہ سیتارام دت کویراج

کے

آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

کی

مفید عام ادویات-آلات و ہر دلعزیز کتب سے
جسمانی و اخلاقی فائدہ اُٹھاؤ

THE MARRIED LIFE

شادی شدہ عورت کا رہنما

विवाहित जीवन

تحفہ شادی

مصنفہ

مہتہ سیتارام دت کویراج

آدتیہ اوشدھالیہ راولپنڈی

A GUIDE TO MARRIAGE